یا ایها الناس اعبدوا ربکم

الحمد للہ والمنۃ کہ درین زمان سعادت اقتران رسالۂ منتخب الاحکام یعنی مجموعہ

منتخب ۱۹۱ع

و

نجاۃ العباد

جو قبل میں کئی مرتبہ چھپ چکا تھا فی الحال مزین بدستخط و توثیق جناب سرکار شریعتمدار

سلطان الفقہاء و المتکلمین یعسوب العلماء و المتقین آیۃ اللہ فی العالمین و حجۃ علی الجاحدین

سید المحققین نجم الملۃ و الدین ابو الفضل جناب آقا السید ناصر حسین صاحب دام اللہ

ظلہم العالی علی رؤس الموالی

حسب فرمایش سالک مسالک صدق و سداد ناہج مناہج صلاح و رشاد سعید ازلی

جناب داروغہ سید یحیی علی صاحب دام مجدہ

در مطبع تصویر عالم لکھنؤ دوبارہ مطبوع شد

جملہ حقوق محفوظ ہیں قیمت مجلد فی جلد (۴)

فہرست کتب مطبوعہ بمبئی و طہران مجلد

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
حمائل قرآن شریف کاغذ سفید مجلد	۱۲ر	منتخب الاحکام معروف بہ ترجمہ تحفہ		عبقات الانوار حدیث غدیر جلد ثانی	
ایضاً کاغذ حنائی	۱۲ر	ونجاۃ العباد مزین بدستخط و مہر جناب		کمیاب	[illegible]
ایضاً مطبوعہ انبالہ مترجم مجلد	[illegible]	سرکار شریعت مدار قبلہ و کعبہ آقا		ایضاً حدیث تشبیہ کمیاب	[illegible]
ایضاً بہت خوشخط اور صحیح دھونے		سید ناصر حسین صاحب دام ظلہم العالی	۴ر	ایضاً حدیث ولایت	[illegible]
مین رکھنے کے لیے	۴ر	مفتاح الهدایہ حسب مختار سرکار		ایضاً حدیث نور	صہ ر
ایضاً مطبوعہ روسیہ کاغذ سفید خط		شریعت مدار حضرت قبلہ و کعبہ آقا		ایضاً حدیث طیر	صہ ر
واضح مجلد	۶ر	سید ناصر حسین صاحب دام ظلہم العالی	۴ر	ایضاً حدیث ثقلین	صہ ر
مجمع البحرین لغت مطبوعہ ایران	عـہ ر	جدول تواریخ سعد و نحس ہر ماہ		ایضاً حدیث مدینۃ العلم جلد اول	ے ر
رواح القرآن جناب مفتی میر		حسب مختار سرکار شریعت مدار آقا		ایضاً // // جلد دوم	ے ر
محمد عباس صاحب مرحوم مجلد	[illegible]	السید ناصر حسین صاحب دام ظلہم	۲ر	نور الایمان۔ مناظرہ علی رضا و محیی	
نہج البلاغہ مطبوعہ اعلی ایران	ے ر	حاشیہ ملا عبد اللہ مجلد مطبوعہ طہران	[illegible]	الدین اردو بطور ناول نہایت	
جامع الشواہد مطبوعہ ایران	صہ ر	طریق النجات محشی بحواشی حضرت		عمدہ مناظرہ دو طالب علموں کا ہے	
اصول کافی مطبوعہ ایران	ے ر	آقا سید محمد دام ظلہم	۳ر	ایک لڑکا اہل سنت دوسرا لڑکا شیعہ	
شرح صحیفہ کاملہ مطبوعہ ایران	ے ر	حرز الامان من فتن الزمان جس میں		ہے دونون نے مناظرہ کیا ہے شیعہ نے	
مفتاح الجنان ادعیہ میں یہ کتاب		ہزارون نقوش و طلسمات و تعویذات		اپنا مذہب حق ثابت کر دیا ہے	عـہ ر
نہایت معتبر و مشہور ہے مجلد	[illegible]	ہر قسم کے ہین اور خواص حروف		اتحافات اہل اسلام فی سیرۃ امیر المومنین	
دیوان وفائی در مناقب و مراثی مجلد	ے ر	اور خواص اسماے باری تعالی و		علیہ السلام اردو مصنفہ مرزا [illegible]	
مناقب آل ابی طالب لابن شہر آشوب		حفاظت جن و شیاطین و آسیب		صاحب لکھنوی	عـہ ر
رحمہ اللہ مجلد	ے ر	و بلیات اس کتاب مین موجود ہین	عـہ ر	در المصائب جلد اول	عـہ ر
مراثی ملا جواد مجلد	ے ر	استقصاء الافحام جلد اول کمیاب	[illegible]	ایضاً جلد دوم	۱۰ر
ناسخ التواریخ جلد ششم حالات		ایضاً جلد ثانی	[illegible]	ایضاً جلد سوم و چہارم و پنجم ہر حصہ	۱۲ر
جناب سید الشہداء مجلد	صہ ر	عریضہ حضرت صاحب الامر عجل اللہ		شفاء الصدور شرح زیارت عاشورا	
بحور الغمہ جلد ثانی	۶ر	فرجہ فی صدی	۴ر	مجلد	[illegible]

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ

الحمد للہ والمنہ کہ درین زمان سعادت اقتران رسالہ منتخب الاحکام یعنی مجموعہ

نخبہ ۱۹۱۰ء

و

نجاۃ العباد

جو قبل میں کئی مرتبہ چھپ چکا تھا فی الحال مزین بہ تحشیہ و توثیق جناب سرکار شریعتمدار
سلطان الفقہاء والمتکلمین یعسوب العلماء والمتقدمین آیۃ اللہ فی العالمین وحجتہ علی الجاحدین
صدر المحققین نجم الملۃ والدین ابو الفضل جناب آقا السید ناصر حسین صاحب دام اللہ
ظلہم العالی علی رؤس الموالی
حسب فرمایش سالک مسالک صدق و سداد ناہج مناہج صلاح و رشاد سعید ازلی
جناب داروغہ سید یحیٰی علی صاحب دام مجدہ

در مطبع تصویر عالم لکھنؤ ڈیوڑھی آغا میر مطبوع شد

جملہ حقوق محفوظ ہیں قیمت پختہ فی جلد ۴ر

۳۳۶
۱۹۱۰

LIBRARY
JAMIA HAMDARD
A55222
55222
19 NOV 2001
297.14
N26N

عمل باحکام این رسالہ
جائز ست واللہ الموفق کتبہ بیدہ الوازرہ
ناصر حسین کان اللہ لہ فی الدنیا والاخرۃ

لا الٰہ الا اللہ الملک الحق المبین ۱۳۰۵
عبدہ ناصر حسین ابن العلامہ السید
حامد حسین الموسوی النیسابوری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد پس مومنین بالیقین پر واضح ہو کہ یہ رسالہ جسکو بعض حضرات نے سابقاً نخبہ اور نجاۃ العباد سے منتخب کرکے واسطے مقلدین جناب حجۃ الاسلام آیۃ اللہ فی الانام سرکار میرزا علی اللہ مقامہ کے شایع کیا تھا ازبسکہ موافق مسلک احتیاط ہی لہذا جناب سرکار شریعتمدار سلطان الفقہاء والمتکلمین یعسوب العلماء والمتعلمین آیۃ اللہ فی العالمین وحجتہ علی الجاحدین صدر المحققین نجم الملۃ والدین ابو الفضل آقا السید ناصر حسین صاحب دام ظلہم العالی علی رؤس الموالی نے اسکے احکام پر عمل کرنے کی اجازت اپنے مقلدین کو عطا فرمائی ہی چونکہ اسکے نسخ بکثرت مومنین کو مطلوب تھے اور نسخ باقیہ مین قلت تھی لہذا پھر چھاپنا اسکا مناسب معلوم ہوا اس مرتبہ اسکی تصحیح اور عمدگی خط وکاغذ مین جو صرف کیا گیا ہی وہ مومنین پر خود ظاہر ہو جائیگا امید ہی کہ مومنین اس رسالہ شریفہ سے بہرہ ور ہونگے واللہ الموفق

الراقم
لہذہ السطور الراجی غفور رب المشرقین عبدہ حامد حسین بن مولانا السید حسین الفیض آبادی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علی خیر خلقہ محمد ن المصطفی نخبۃ الانبیاء
وخاتم المرسلین وعلی وصیہ المرتضی علی امیر المومنین وعترتہ الطاہرین
الی یوم الدین **امّا بعد** پس مخفی نہ رہے کہ ہر مکلف پر علم مسائل دین و احکام
رب العالمین واجب ولازم ہی اور غرض خلق عالم سے عبادت خدا ہی اور عبادت
بدون معرفت احکام دین وعلم مسائل شرع مبین ہو نہین سکتی پس ضرور ہی کہ عمل عبد کا
باجتہاد ہو یا بتقلید یا باحتیاط اور علم مسائل باجتہاد واسطے عامۂ مومنین واکثر
مکلفین کے ممکن نہین اور جاننا مقامات احتیاط کا بتصریح اکثر محققین کار مجتہد
ہی اور ہر شخص عوام مومنین سے اسکی لیاقت نہین رکھتا پس حق مین اکثر مومنین
کے سواے تقلید کے کوئی طریقہ عمل کا باقی نہ رہا اور مسئلۂ تقلید مین اختلاف ہی
کہ آیا تقلید ہر مجتہد کی کافی ہی یا ضرور ہی کہ جو شخص زمرۂ مجتہدین سے افضل و
اعلم ہو اسکی تقلید لازم ہی اکثر محققین نے تقلید اعلم کو واجب جانا ہی اور یہی
مذہب اوفق باحتیاط ہی اور اس زمانہ مین بشہادت ثقات وعدول مومنین و بحکم
شہرت واستفاضہ علماے عراق مین اعلم واکمل ذات ملکی صفات خدام عالی مقام
عمدۃ العلماء الاعلام اسوۃ الفقہاء الکرام نخبۃ المجتہدین الفخام فقیہ اہل البیت علیہم
الصلوٰۃ والسلام ناشر شرایع الاسلام ناصر دین خیر الانام العالم العامل الفقیہ الکامل
الورع الصالح المؤتمن کہف الحاج جناب میرزا محمد حسن شیرازی دام ظلہ العالی بدوام
الایام واللیالی مین ثابت ومتحقق ہی اور ان جناب کے فتاوی واحتیاط شہرۂ انام
اور معتمد علیہ خاص وعام ہین اور بلاد ہند مین چند رسالے موافق فتواے جناب

موصوف کے متعارف ہین لہذا حقیر سراپا تقصیر نے نظر بافادۂ مومنین یہ رسالہ احکام طہارت وصلوۃ وصوم مین کہ نخبہ سے موافق فتواے جناب موصوف کے منتخب کیا گیا ہی اور جابجا رسالہ عربی مسمی بہ نجاۃ العباد سے کہ وہ بھی موافق فتواے جناب ممدوح الالقاب ہی کچھ مضامین اس سے زیادہ کیے گئے ہین چھپوایا تاکہ نفع اسکا عام اور فائدہ تام ہو امید خداوند عالم سے یہ ہی کہ مومنین کو توفیق عمل اس رسالہ پر ہو اور یہ کمترین بھی داخل ثواب و حسنات یوم الحساب ہو واللہ الموفق والمعین

مقصد اول بیان مسائل طہارت مین ہی

اور اس مقصد مین کئی مبحث ہین

مبحث پہلا بیان مسائل وضو اور غسل اور تیمم مین ہی

اور اس مبحث مین تین باب ہین

باب اول احکام وضو مین ہی

اور یہ باب متضمن کئی فصلون پر ہی

فصل پہلی وضو مین ہے

واجب ہی وضو واسطے نماز واجب کے اور طواف واجب کے اور صحت مین دونون کی شرط ہی یعنی نماز و طواف بے وضو کے صحیح نہین ہی بلکہ نماز سنت مین بھی شرط ہی

اور اسی طرح وضو واجب ہی واسطے چھونے حروف قرآن کے یعنی چھونا بے وضو حرام ہی

فصل دوسری مبطلات وضو مین ہے

وضو کو باطل کرتا ہی بول و غائط و ریاح جو معدہ سے نکلین آواز ہو یا نہو اور خواب ایسا کہ دیکھنے اور سننے سے معذور ہو جاوے اور جنون اور غشی اور نشہ اور قطرہ جو قبل استبرا یا وقت استبرا آوے اور بول ہونا اُسکا مشکوک ہو خواہ پیشاب مین اور قطرہ کے آنے مین بہت فاصلہ ہوا ہو یا نہ ہوا ہو اور استحاضہ قلیلہ و کثیرہ و متوسطہ اور حیض و نفاس و مس میت و جنابت پس بعد ہر ایک کے ان امور مین سے وضو واجب ہوتا ہی مگر جنابت کہ بعد اسکے فقط غسل واجب ہوا اور مس میت لیکن احوط اس مین وضو کرنا ہی اور استحاضہ کثیرہ اور متوسطہ اور حیض و نفاس مین وضو اور غسل دونون واجب ہین اور احوط اور افضل یہ ہی کہ وضو قبل غسل کرے اگرچہ اظہر یہ ہی کہ اس مین اختیار ہی چاہے قبل کرے چاہے بعد اور بطلان وضو کا بسبب ان امور کے اُس وقت مین ہوتا ہی کہ جب یقیناً ان مین سے کوئی امر پایا جاوے پس اگر ظن یا شک ہو تو وضو باطل نہو گا لیکن احوط اس صورت مین یہ ہی کہ وضو کو باطل کرکے دوبارہ وضو کرے

فصل تیسری بیان استنجا و استبرا مین ہی

واجب ہی پاک کرنا مخرج بول کا پانی سے سواے پانی کے اور کسی چیز سے طہارت اُسکی نہین ہو سکتی اور احوط اور اقوی یہ ہی کہ دو دفعہ پانی ڈالنا واجب ہی اور برابر پانی ڈالے جانا اتنی مدت تک کہ جس مین دو مرتبہ پانی پڑ سکتا ہی علی الاقوی کافی نہین ہی

اور اقوی یہ ہی کہ پہلی مرتبہ اتنا پانی ڈالے کہ رطوبت بول اُس مین مستہلک ہو جائے
اور ہاتھ ملنا مخرج پر واجب نہین ہی لکن اگر مخلوط مذی یا وذی ہو یا اجزاے بول
خشک ہو کر جم گئے ہون تو ہاتھ سے چھڑانا چاہیے تاکہ یقین زوال نجاست کا ہو جائے
بلکہ اگر شک خروج مذی یا وذی کا ہو تو بھی ہاتھ سے ملنا احوط ہی اور مخرج براز کے
پاک کرنے مین اختیار ہی چاہے پانی سے دھوئے اور چاہے ڈھیلے وغیرہ سے
پونچھ ڈالے اگر نجاست اُس جگہ سے کہ جسکا نجس ہونا عادۃً ضروری ہی پھیلی نہو اور اگر
پھیل گئی ہو تو معیّن ہی دھونا تمام مقام کا پانی سے یعنی اور کسی چیز سے طہارت
نہین ہو سکتی ہی اور اسی طرح اگر ساتھ براز کے اور کوئی نجاست نکلے مثل خون وغیرہ کے
اور واجب نہین ہی دو مرتبہ یا زیادہ دھونا مخرج براز کا پانی سے بلکہ نجاست کا دور
ہو جانا کافی ہی اگرچہ ایک ہی مرتبہ مین حاصل ہو جائے لکن احوط درصورتیکہ تعدی
فاحش ہو کر جو سبب نجاست آب استنجا ہوتی ہی دو نوبت ہی اور رنگ و بو جو مقام مین
رہجاوے اعتبار اُسکا نہین ہی اور سواے پانی کے کسی اور چیز سے اگر پاک کرے
تو واجب ہی تین مرتبہ تین چیزون[1] سے پاک کرے اگرچہ ایک ہی مرتبہ مین نجاست
دور ہو جائے جیسا کہ اگر تین مرتبہ مین چیزون سے بھی دور نہو تو واجب ہی زیادہ
تکرار اور کافی نہین ہی ایک پتھر کے تین کونون سے پونچھنا اور اسی طرح جو چیز پاک اور
برطرف کرنے والی براز کی ہو مثل کپڑے اور روئی اور گھانس اور لکڑی اور سونا اور
چاندی اور بال اور کھال اور کفِ دست وغیرہ کہ طہارت اُس سے باشرائط مذکورہ ہو سکتی
ہی البتہ جائز نہین ہی طہارت کرنا ساتھ اُس چیز کے کہ جو ملک غیر ہو بدون اذن
مالک کے اور ساتھ اُس چیز کے جسکا استعمال مضر ہو اگرچہ سواے اُسکے اور کوئی چیز

[1] یعنی تین عدد سے

ممکن نہو اور ساتھ شی نجس کے اور جو چیز کھانے کی ہو اور سرگین اور ہڈی اور جو چیز واجب
التعظیم ہو مثل خاک پاک و ورق قرآن و دعا و حدیث بلکہ طہارت نہین حاصل ہوتی
ہی استعمال شی نجس مین حتماً اور اسی طرح استعمال مین اُن چیزون کے جو بعد اسکے ذکر
کی گئی ہین علی الاحوط اور مستحب ہی استبراء کرنا بول سے اور طریقہ اسکا یہ ہی کہ مبرز سے بیخ
ذکر تک تین مرتبہ سوُتے پھر وہان سے سر حشفہ تک تین مرتبہ سوُتے اس طرح پر کہ بیچ کی
اُنگلی نیچے رکھے اور انگوٹھا اوپر رکھے اور زور سے دبائے اور ہاتھ کو طرف سر حشفہ
کے کھینچے بعد ازان تین مرتبہ سر حشفہ کو نچوڑے پس مجموع افعال استبراء نو ہوتے ہین
تین مرتبہ سوتنا مخرج غائط سے اصل ذکر تک اور تین مرتبہ اصل ذکر سے سر حشفہ تک
اور کافی ہی عوض مین اسکے تین مرتبہ نچوڑنا اور دبانا بھی اور تین مرتبہ نچوڑنا حشفہ کا اور
فائدہ استبراء کا یہ ہی کہ جو قطرہ مشتبہ بول بعد اسکے خارج ہو وہ پاک ہوگا اور مبطل وضو
نہوگا اور بہتر یہ کہ استبراء کے ہی اس حکم مین گذرنا مدت دراز کا بول سے اور کثرت حرکت
یہانتک کہ یقین ہو اسکا کہ مخرج مین بول کا بقیہ نہین رہا اور استبراء واسطے عورتون
کے نہین ہی پس قطرہ مشتبہ یہان پاک ہی اگرچہ قبل استبراء کے خارج ہوا ہو

فصل چوتھی بیان حقیقت وضو مین ہی

واجبات وضو چار ہین دھونا منھ کا جہان سے بال سر کے تمام ہوتے ہین ٹھڈی کے
آخر تک طول مین اور جسقدر انگوٹھے اور بیچ کی اُنگلی مین آجاوے عرض مین اور دھونا
ہاتھون کا کہنی سے اُنگلیون کے سرے تک اور دھونے مین منھ کے کچھ زیادہ ہر طرف
دھوئے تاکہ یقین مقام واجب کے دھو جانے کا حاصل ہو جائے خصوصاً

لہ اس حکم مین اور سابق مین جو ذکر کیا گیا کہ بدون استبراء کے جو قطرہ مشتبہ نکلے نجس ہے اگرچہ بعد مدت دراز کے خارج ہوا ہو منافات نہین

۲ یہ اسوجہ سے کہ سابق مین مراد وہ صورت ہے جب یقین بقاے رطوبت بول کا مخرج مین حاصل نہ ہو یا اول بنابر احتیاط کے ہے اور یہ بنابر حکم اور فتوی کے ہے ۱۲

عرض مین کیونکہ معرفت حد عرض کی تحقیق نہایت مشکل ہی خصوصًا واسطے عوام کے اور دھونے مین ہاتھ کے بھی چاہیے کہ کہنی کے کچھ اوپر سے دھوئے اس غرض سے اور مسح مقدم راس کا اور مراد مقدم راس سے وہ حصہ چہارم سر کا ہی جو متصل منھ سے ہی اور مسح سر کے لیے طولًا اور عرضًا حد نہین ہی بلکہ اتنا کافی ہی کہ عرفًا مسح کہین اگرچہ بقدر ناخن کے ہو لکن احوط و افضل یہ ہی کہ مسح بقدر تین اُنگل کے ہو اور احوط یہ ہی کہ مسح درمیان دو سفیدیون کے جو دو جانب پیشانی کے واقع ہین کرے اور مسح دونون پیرون کا اُنگلیون کے سرے سے بلندی پشت پا تک طول مین اور عرض مین کوئی حد معین نہین ہی اور واجب ہی کہ حد طولی مین کوئی جز چھوٹ نہ جائے بخلاف عرض کے کہ یہان مسمی کافی ہی لکن احوط مسح کرنا پنڈلی اور قدم کے جوڑ تک ہی اور افضل مسح کرنا تمام پشت پا کا ہی تمام کف دست سے

فصل پانچوین شرائط وضو مین

شرائط وضو کئی ہین پہلی شرط نیت اور احوط اور اولی یہ ہی کہ نیت کرے وضو کی اس طور سے کہ وضو کرتا ہون مین واجب یا سنت واسطے رفع ہونے حدث و مباح ہونے نماز کے قربۃً الی اللہ اور احوط اور اولی یہ ہی کہ نیت کو نزدیک منھ دھونے کے کرے اور اگر قصد وضو کا اثنائے وضو مین جاتا رہے تو نیت باطل ہو جائیگی لکن اگر پھر قصد ہو جائے قبل زائل ہونے موالات کے تو وضو کو تمام کرے صحیح ہوگا اور اگر وضوے واجب مین قصد سنت کرے یا سنت مین قصد وجوب کرے باطل ہو جائیگا دوسری شرط شروع کرنا منھ دھونے مین اوپر سے اور احتیاطًا لحاظ

اس بات کا رکھے کہ حقیقۃً ابتدا اوپر سے ہو اور واجب ہی یہ بھی کہ جو جز اوپر ہو
پہلے اُسپر پانی جاری ہو اُسکے بعد جو نیچے اُسکے ہو اور ظاہرا اس مین اتنا کافی ہی
کہ عرف مین کہین کہ پانی پہلے اوپر کے جز پر جاری ہوا اُسکے بعد نیچے کے جز پر اور شروع
کرنا ہاتھ دھونے مین کُہنی سے اور لازم نہین ہی پہونچانا پانی کا نیچے بالون کے
اگر بالون سے جلد چھپ گئی ہو اور جو جلد ظاہر ہو البتہ دھونا اُسکا واجب ہی اور
واجب نہین ہی دھونا اُس مقدار کا بالون سے ڈاڑھی کے جو حد سے مُنھ کے باہر ہی
اور مسح مین سر کے چاہیے کہ ہاتھ کو بالائے سر سے پیشانی کی طرف لاوے اور پیر مین
اُنگلیون سے پنڈلی کی طرف لے جائے اور جائز ہونا اُلٹے مسح کا محلّ تامل ہی
تیسری شرط تری ہاتھ مین جو وضو کے پانی کی باقی رہے اُسی سے مسح کرنا اور
احوط یہ ہی کہ سیدھے ہاتھ کی تری سے مسح سر کا اور داہنے پانون کا کرے اور بائین
ہاتھ کی تری سے بائین پانون کا اور ترک اس احتیاط کو نہ کرے اور جائز نہین
لینا پانی کا واسطے مسح کے باقی اعضائے وضو سے اگر تری ہاتھ مین باقی ہو
خصوصًا اُس مقدار سے ڈاڑھی کی جو لٹکی ہوئی ہو اور اگر تری ہاتھ کی خشک ہو گئی ہو
تو جائز ہی لینا پانی کا اُن اعضا سے لیکن جسقدر ڈاڑھی لٹکی ہوئی ہو اُس سے پانی
لیکر مسح کرنا اس صورت مین بھی جواز اسکا مشکل ہی اور احوط یہ ہی کہ مُنھ کی حد مین اگر
پانی ہو تو اور اعضا سے نہ لے اور احوط یہ ہی کہ مقام مسح خشک ہو اگرچہ ضرور نہین
ہی ہرگاہ تری ہاتھ کی محلّ مسح پر ظاہر ہو جائے اور اگر ظاہر نہ ہو تو اتنا خشک کرے
کہ رطوبت مسح ظاہر ہو جائے اور مضائقہ نہین ہی اس مین کہ ہاتھ مین تری زیادہ ہو
یہان تک کہ اگر پانی محلّ مسح پر جاری ہو جائے تو بھی کچھ خلل نہین ہی ہرگاہ نیت

دھونے کی نہو اور واجب نہین ہی مسح کرنا جلد پر بلکہ کافی ہی بالون پر بھی لیکن اگر بال
بڑے ہون تو جس مقدار محل مسح کے باہر ہین اُسپر مسح نہین ہو سکتا اور جتنے محل
مسح کے اندر ہین اُنپر کر سکتا ہی اور شرط ہی مسح مین نہونا حائل کا اگر مقام تقیہ نہو
چوتھی شرط ترتیب اعضاے وضو مین وضو واجب ہو خواہ سنت اضطراری
وضو ہو مثل صاحب جبیرہ کے یا اختیاری عالم ہو وضو کرنیوالا یا ناسی اور مراد
ترتیب سے یہ ہی کہ پہلے منھ دھوئے بعد اُسکے دہنا ہاتھ بعد اُسکے بایان ہاتھ
بعد ازان سر کا مسح کرے بعد اُسکے دہنے پیر کا بعد اُسکے بائین پیر کا اور اگر بھولے
سے خلاف اس ترتیب کے واقع ہوا ہو تو جس مقام سے خلاف ترتیب ہوا ہو
وہان سے پھر دوبارہ کرے اگر اعضا خشک نہوے ہون ورنہ از سر نو کرے
پانچوین شرط موالات درمیان اعضاے وضو کے شرط ہی اور بدون اُسکے
وضو باطل ہی اور مراد موالات سے یہ نہین ہی کہ بعد ایک عضو کے دوسرے عضو کو
فوراً دھوئے بدون تاخیر معتد بہ کے اگرچہ یہ احوط ہی بلکہ مراد یہ ہی کہ عضو متاخر دھونے
یا مسح کرنے کے شروع کرنے مین اگرچہ موسم سرما ہو اتنی تاخیر نہ کرے کہ جتنی تاخیر
مین باعتدال فصل مین اعضاے سابقہ خشک ہو جاتے ہین خلاصہ یہ کہ موالات مین
اعتبار زمان تاخیر کا ہو نہ رطوبت باقی رہنے کا اعضا پر ظاہر ہین پس اگر عمداً ابھی اعضا
خشک کر دے حالانکہ تاخیر بمقدار مذکور نہوئی ہو تو وضو مین خلل نہو گا اگرچہ
احوط رعایت بقاے رطوبت ہی جیسا کہ از سر نو وضو کرنا احوط ہی در صورتیکہ دھونے
مین ایک عضو کے ماقبل اُسکا خشک ہو جائے اگرچہ ماقبل کا ماقبل تر رہے اور یہ احتیاط
ترک نہ کی جائے بلکہ احوط یہی کہ وضو از سر نو کرے اُس صورت مین بھی کہ جب تری

باقی رہے بسبب کثرت آب وضو یا افراط برودت ہوا کے اور تاخیر زائد مقدار کو نہ
سے ہو جاوے ولکن اگر اعضا خشک ہو جاوین بسبب افراط حرارت ہوا یا حرارت
بدن کے حالانکہ تاخیر زائد نہ ہوئی ہو تو ازسرنو وضو کرنا لازم نہین ہی اگرچہ احوط ہی
چھٹی شرط مباشرت ہی یعنی مکلّف کا خود وضو کرنا بدون شرکت غیر کے حالت
اختیار مین اور اس شرط مین عامد اور جاہل اور ناسی اور غافل وضو اور غسل اور
تیمم اور دھونے اور مسح کرنے مین سب برابر ہین پس ہرگاہ دوسرے کی شرکت
سے تمام طہارت کو یا بعض کو عمل مین لاوے یا دوسرا شخص وضو کر دے یا بعض
افعال اُسکے کر دے تو یہ کافی نہو گا بلکہ اگر وضو کرنے والے کی نیت مین شریک
کرنا غیر کا داخل ہو تو بھی وضو باطل ہی اگرچہ اتفاق شرکت نہ بھی ہو ساتوین
شرط مطلق ہونا پانی کا باین معنی کہ عرفاً اُسکو پانی کہنا بدون قید کے بھی صحیح ہو
نہ یہ کہ بقید اُسکو پانی کہنا صحیح ہو اور فرق نہین ہی اس حکم مین آب شور و شیرین اور
آب برف اور آب دریا و بارش مین بلکہ اگر کوئی چیز اور بھی پانی مین مل جاوے
جب تک اطلاق باقی رہے یعنی بلا قید پانی کہنا صحیح ہو مضر نہین ہی آٹھوین شرط
کہ آب وضو پاک ہو اور مستعمل ازالۂ نجاست مین نہ ہوا ہو بلکہ احوط یہ ہی کہ رفع حدث
اکبر یعنی غسل مین بھی مستعمل نہ ہوا ہو پس اگر وضو آب نجس سے کرے اعادہ کرنا لازم
ہو گا بلکہ اگر بقصد تشریع کرے تو گنہگار ہو گا اور فرق نہین ہی باطل ہونے مین وضو
کے آب نجس اور آب مضاف سے درمیان اس امر کے کہ مطّلع ہو یا نہ ہو یا مطّلع ہوا ہو
اور بھول گیا ہو اور بر تقدیر بھول جانے کے یا نہ جاننے کے مطّلع ہو وقت مین یا
بعد وقت کے نوین شرط مباح ہونا پانی کا باین طور کہ پانی مباح الاصل ہو مثل

دریا کے یا ملک وضو کرنیوالے کی ہو یا اجازت مالک کی ہو خواہ اذن صریح ہو یا
فحوی[له] یا شاہد حال سے اور احوط شاہد حال مین یہ ہو کہ جب یقین اجازت اُس سے
حاصل ہو تب استعمال کرین لکن نہرین جو واقع راہون مین اور منزلون مین ہوتی ہین
استعمال اُنکے پانی کا جائز ہو جب تک کہ مالک کی کراہت ثابت نہو اور احتمال
ہونا اس بات کا کہ مالکون مین کوئی صغیر یا مجنون ہو مضر نہین ہو اور اگر مل جاوے
آب غصبی مین آب مباح اس طرح پر کہ امتیاز بالکل جاتا رہے اور قابل قسمت اور
قیمت کے بسبب کم ہونے کے نہو تو بھی جائز ہونا تصرف کا اُس مین محل اشکال
ہو پس احتیاط یہ ہو کہ بدون حاصل کرنے اجازت مالک کے وضو اُس سے نہ کرے
اور اگر مشتبہ ہو آب مباح ساتھ غصبی کے تو وضو اُس سے صحیح نہین ہو دسوین
شرط یہ ہو کہ پانی کے استعمال مین خوف ضرر کا یا پیدا ہونے مرض کا یا زیادتی کا
یا طول مرض کا یا تنگی وقت کا یا اپنی یا اپنے رفیق کی پیاس کا جسکی مفارقت سے
ضرر متصور ہو ہر چند وہ کافر ہو یا ضرر متصور نہو لکن صاحب نفس محترمہ ہو یعنی جسکا
ہلاک کرنا حرام ہو یا کسی حیوان کی پیاس کا جسکے مرنے سے ضرر ہو نہ رکھتا ہو
پس ہر ایک صورت مین ان صورتون مین سے اگر وضو کرے باطل ہوگا اور یہ شرط
اور شرط سابق یعنی اباحت اُس وقت مین شرط ہو جب آگاہ ہو پس اگر آگاہ نہ ہو وضو
باطل نہوگا گیارھوین شرط یہ ہو کہ جہان وضو کیا جائے وہ جگہ مباح ہو غصبی نہو
اور اس شرط مین اختلاف ہو لکن قول مذکور موافق احتیاط ہو ہان اگر وضو کے بعد
غصبیت مکان سے آگاہ ہو وضو بلا اشکال صحیح ہو مگر مالک کو کرایہ دینا وضو کرنیوالے
پر لازم ہو اگر عرفاً کرایہ ہوتا ہو اور بر تقدیر ہونے کے اُتنا ہی کرایہ دینا ہوگا جتنا

له مراد اجازت فحوی سے یہ ہو کہ قول مالک کا بلکہ قول یا فعل مالک سے اجازت سمجھی جاتی ہو ہر چند اُس کی تصریح نکی ہو اور شاہد حال سے مراد یہ ہو کہ حال خود

جس پانی کی دلالت کرتا ہو اجازت پر مالک کی مثل رفع ہونے حاجت کے تناول عام مین بدون اس کے کہ سوی حائل ہو اور حاجب اسکے بے ضرر اور بیگانہ ہو ۱۲

کرایہ اُس تصرف کے مثل تصرفات مین ہوتا ہی اور بعض علمانے یہ بھی شرط بڑھائی ہی کہ ظرف اور وہ جگہ جہان پانی وضو کا گرے مباح ہو اور یہ احوط ہو اگر انحصار آسی ظرف مین اور ایسی جگہ مین نہو اور اگر ظرف آب وضو یا وہ جگہ پانی گرنے کی منحصر ہو غصبی مین تو تیمم معین ہی پس اگر وضو کریگا وضو باطل ہوگا اگر وضو کرنا موقوف ہو گرانے پر پانی کے زمین غصبی پر بلکہ اگر موقوف نہ بھی ہو لکن وضو کرنا بعینہ تصرف کرنا اُس زمین پر جہان پانی گرتا ہی شمار کیا جاوے تو بھی وضو باطل ہی بارھوین شرط یہ ہو کہ اعضاے وضو طاہر ہون نجاست سے پس ہرگاہ پانی ڈالے اور جاری محل وضو پر ہو اور ازالۂ نجاست بھی کرے کافی نہوگا اور اگر ازالۂ نجاست نہ کرے تو کافی نہونا بدرجۂ اولی ظاہر ہی اور شرط نہین ہی صحت وضو مین طہارت غیر محل وضو کی اور احوط یہ ہی ترک نہ کرے استنجا قبل وضو کے

مسئلہ در استنجا کے بیان پاک کرنا محل بول و براز کا ہے

فصل چھٹی بیان مین حکم جبائر کے ہی

اور جبائر وہ لکڑیان ہین جو ٹوٹی ہوئی ہڈی پر باندھی جاتی ہین واضح ہو کہ اگر کسی شخص کے بعض اعضاے وضو مین زخم یا پھوڑے ہون مثل زخم تلوار اور چھری کے اور زخم پھوڑے اور مثل اسکے یا ٹوٹ گیا ہو اور اوپر اُسکے جبیرہ اور رکھا یا نہ ہو اور دھونے سے اور مسح کرنے سے اُسکے ضرر نہ ہو اور طاہر ہو یا نجس ہو لکن پاک کرنا اُسکا بدون ضرر ممکن ہو خواہ آب سرد و گرم دونون سے اور خواہ فقط آب گرم سے موجود ہو آب گرم یا موجود نہو لکن گرم کرنا ممکن ہو موقوف صرف پر نہو یا ہو لکن قدرت مصارف پر رکھتا ہو تو لازم ہی کہ پاک کرے اور وضو کرے اور دھونے مین

زخم کے ضرر ہو کافی ہی دھونا اُسکے کنارون کا بو صحیح ہین اگر مسح کرنا خاص اُس پر
ممکن نہ ہو اور اگر ممکن ہو تو اقوی یہ ہی کہ مسح کرنا اُس پر لازم ہی بلکہ اگر مسح ممکن نہ ہو
تو بھی احتیاط یہ ہی کہ زخم پر کوئی چیز پاک رکھ کے اُسپر مسح کرے اور یہ احتیاط ترک
نہ ہووے اور یہی حکم ہی اُس ہڈی کا جو ٹوٹ گئی ہو اور اُن پھوڑون کا جنکے اوپر پھایا
نہ ہو لکن صورت امکان مسح جراحت ہین اور اسی طرح اُس صورت مین کہ کوئی اور چیز
ظاہر جراحت پر رکھ کے مسح اُس چیز کا ممکن ہو احوط ہی علاوہ کرنا تیمم کا اور اگر بعض
مقامات مین دھونے کے جبیرہ ہو اور ممکن ہو پانی پہونچانا اُس جلد تک جو نیچے جبیرہ
کے ہی خواہ جبیرہ اُٹھا کے اور خواہ مکرر پانی ڈالنے سے یا پانی مین عضو ہوونکے
ڈبونے سے اس طور سے کہ پانی نیچے تک پہونچ جاوے اور جلد دھوئی جاوے
ان سب صورتون مین پانی پہونچانا جلد تک جس طرح چاہے واجب ہی لیکن احوط یہ ہی
کہ اگر جبیرہ کا اُٹھانا ممکن ہو اُٹھا کے ماتحت اُسکا دھویا جاوے اور اگر ممکن ہو تو
مکرر پانی ڈالین یا عضو کو پانی مین ڈبوئین تا کہ دھو جاوے اور اگر ممکن نہو دھونا
جلد کا مسح کرین اوپر جبیرہ کے اور جبکہ جبیرہ مقام مسح مین ہو پس اگر جبیرہ تمام محل پر نہو
بلکہ اتنی جلد کھلی ہو جسکے اوپر مسح کرنا کافی ہو اکتفا کرین اُسکے مسح پر اور اگر تمام مقام
مسح پر جبیرہ ہو پس اگر ممکن ہو اُٹھانا جبیرہ کا اُس مقدار جو کافی مسح واجب مین ہو سکتی
ہی اُٹھانا واجب ہوگا اور اگر ممکن نہو مسح کرے جبیرہ پر لکن اگر ممکن ہو پہونچانا پانی کا
نیچے جبیرہ کے اور ضرر نہو اور مقام پاک ہو واجب ہی مکرر پانی ڈالنا جبیرہ پر یہانتک
کہ پانی مقام مسح پر پہونچ جاوے یا پانی مین ڈبوئے اس طور سے کہ جلد تک پہونچ جاوے
اور احوط اس صورت مین یہ ہی کہ جبیرہ کے اوپر بھی مسح کرے اور نیچے جبیرہ کے بھی

پانی پہونچاوے بدون قصد دھونے کے اور مقام مسح کا جبیرہ مین اگر پاک ہو فبہا ورنہ پاک کرے اگر ممکن ہو اور اگر ممکن نہو واجب ہی تیمم البتہ اکتفا تیمم پر نہ کرے بلکہ تیمم بھی کرے اور جبیرہ پر کوئی چیز پاک رکھ کے اُس چیز پر مسح بھی کرے اور فرق نہین ہی اس امر مین کہ جبیرہ بعض عضو پر ہو یا تمام عضو پر بلکہ جمیع اعضا پر لیکن دو عضو یا جبیرہ تمام عضو پر ہو احوط جمع درمیان وضو اور تیمم کے ہی اور اسی طرح فرق نہین ہی اس امر مین کہ نیچے جبیرہ کے پاک ہو یا نجس اور نہ اس مین کہ جراحت خود اُس شخص کے قصور سے ہو یا نہو اور حکم جبائر مین ہین وہ پٹیان جو زخمون پر اور پھوڑون پر باندھی جاتی ہین اور دوائین جو اُنپر لگائی جاتی ہین اور جو چیزین بدون حاجت کے بدن مین چپکا دی گئی ہون اور چھڑانے مین اُسکے اذیت ہو تو احوط یہ ہی کہ وضو کے جس طور سے جبیرہ مین کیا جاتا ہی اور تیمم بھی کرے اور جبکہ مسح کرنے مین جلد پر ضرر ہو اور اُسکے اوپر رکھنے کو کوئی چیز نہ ہو یا جبیرہ اور مثل جبیرہ پر مسح کرنے مین ضرر ہو اور سوائے جبیرہ کے اور کوئی حائل نہو تو احوط یہ ہی کہ سوا محل ضرر کے باقی مواضع کو دھووے اور تیمم بھی کرے اور اگر کسی عضو مین اعضائے وضو سے سوا زخم اور پھوڑے اور ٹوٹ جانے ہڈی کے اور کوئی مرض ہو تنہا یا ساتھ ان امراض مذکورہ کے تو تیمم واجب ہی اور اسی قبیل سے ہی درد چشم کہ اس مین چاہیے تیمم کرنا لیکن اکتفا کرنا تیمم پر محل اشکال ہی

فصل ساتوین شکوک مین

واضح ہو کہ جب آدمی یقین رکھتا ہو حدث کا اور شک یا وہم یا مظنہ رکھتا ہو وضو کا

واجب ہی اوپر اُسکے وضو کرنا اور اسی طرح اگر یقین رکھتا ہو طہارت اور حدث
دونون کا اور شک اس مین ہو کہ پہلے طہارت واقع ہوئی یا حدث واجب ہی کہ وضو
کرے اور اگر شک کرے کسی چیز مین اجزاے وضو سے قبل فراغ کے واجب ہی
کہ اُس جزو مشکوک کو بجالاوے اور اُسکے مابعد کو اگر موالات باقی ہو والا وضو
از سر نو کرے اور یہی حکم ہی سہو کا واجبات وضو مین مطلقا اگرچہ بعد فراغ کے ہو
خواہ نماز پڑھ چکا ہو یا نہ پڑھی ہو مثلا اگر بعد فراغ کے وضو سے یاد آوے کہ بایان
ہاتھ نہین دھویا تو واجب ہی کہ بائین ہاتھ کو دھوئے اور مسح سر و پا کا پھر کرے
اگر مُنھ اور داہنا ہاتھ دونون خشک نہ ہو گئے ہون ورنہ وضو از سر نو کرے اور
جو شخص کثیر الشک ہو اُسکے شک کا بھی کچھ اعتبار نہین ہی یعنی اُسکو درصورت بقا
موالات کے جز مشکوک کا کرنا اور درصورت زوال موالات کے وضو کا از سر نو کرنا
لازم نہین ہی لیکن اگر شک نفس وضو کے کرنے مین اور نہ کرنے مین ہو تو اس صورت
مین نہ واجب ہونا وضو کا محل تامل ہی اور اگر یقین ہو طہارت کا اور شک ہو حدث
مین یا احتمال ضعیف ہو حدث کا یا مظنہ اُسکا ہو بہر کیف حاجت وضو کی نہین ہی
اور اسی طرح اعتبار نہین ہی شک کا کسی چیز مین اجزاے وضو سے اگر شک بعد فراغ
اور مشغول ہونے کے دوسرے کام مین ہو بلکہ اگر شک بعد فراغ کے وضو سے ہو
اور جاے وضو سے نہ اُٹھا ہو اور دوسرے کام مین مشغول نہ ہوا ہو تو بھی شک کا
اعتبار نہین ہی بیٹھنے مین طول ہوا ہو یا نہ ہوا ہو لیکن اگر شک جزو آخر مین ہو تو جب تک
مشغول نہو دوسرے فعل مین یا طول نہو جلوس کا اعتبار شک کا باقی رہیگا اور
اعادہ جز مشکوک کا اگر اعضا تر ہون یا وضو کا اگر خشک ہو گئے ہون واجب ہوگا

باب دوسرا بیان غسل مین ہی

اور اس باب مین کئی فصلین ہین۔

فصل پہلی موجبات غسل مین ہی

یعنی وہ امور کہ جن سے غسل واجب ہوتا ہی چھہ ہین جنابت حیض نفاس استحاضہ چھونا میت کا اور موت اور ہر ایک ان اغسال مین سے سوائے غسل میت کے واجب ہوتا ہی واسطے نماز واجب کے اور شرط ہی صحت نماز واجبی و سنتی دونون مین اور اسی طرح واجب ہوتا ہی اور شرط ہی طواف واجب کے لیے اور کبھی واجب ہوتا ہی اُس وقت مین بھی کہ جب چھونا حروف قرآن کا واجب ہو واسطے اصلاح غلطی کے مثلاً اس سبب سے کہ چھونا حروف قرآن کا موقوف طہارت پر ہی اور بدون طہارت کے حرام ہی اور اسی طرح واجب ہوتا ہی غسل جنابت و حیض و نفاس واسطے تلاوت اُن سورون کے جن مین سجدہ واجب ہی خواہ تمام سورہ پڑھے خواہ بعض آیات اور اسی طرح واجب ہی واسطے داخل ہونے کے مسجد الحرام اور مسجد مدینہ مین اور واسطے توقف کے باقی مساجد مین اور واسطے رکھنے کسی چیز کے مساجد مین بشرطیکہ ہر ایک ان امور سے بسبب نذر وغیرہ کے واجب ہو اور استحاضہ حکم مین جنابت و حیض و نفاس کے ہی وجوب غسل مین واسطے امور مذکورہ کے بنا بر احوط بلکہ شرط ہونا انکا خالی قوت سے نہین ہی اور اسی طرح واجب ہوتا ہی غسل جنابت اور غسل حیض و نفاس واسطے روزہ واجب کے مطلقاً لیکن سوائے رمضان و قضائے رمضان کے اور روزون مین بنا بر احوط اور حکم غسل استحاضہ واسطے روزہ کے مذکور ہوگا کتاب الصوم مین انشاء اللہ

اور شرط ہی غسل جنابت چھونے مین حروف اسم جلالہ یعنی لفظ اللہ کے بلکہ نہ چھونا جمیع
اعلام و اسماے الٰہی و رلفظ اللہ کا جو نام غیر خدا مین ہو مانند عبداللہ وغیرہ کے اور
اسماے انبیا اور ائمہ علیہم السلام کا بدون غسل کے احوط ہی بلکہ اختیار کرنا اس قول کا
بے وجہ نہین ہی اور واجب ہوتا ہی غسل کبھی نذر سے اور عہد سے اور قسم سے اور
واجب نہین ہی کوئی غسل لنفسہ بلکہ مستحب لنفسہ ہی

فصل دوسری بیان حقیقت غسل مین ہے

واضح ہو کہ غسل نام ہی تمام بدن دھونے کا اور بالون کا دھونا واجب نہین ہی اگرچہ
احوط ہی بلکہ رونگٹے جو نرم بدن مین ہوتے ہین انکو چھوڑنا نہ چاہیے اور اگر موقوف ہو
دھونا جلد کا بالون کے دھونے پر البتہ دھونا انکا اس حال مین ضرور ہی اور کان کا اور
منھ کا اور ناک کا اور پلکون کا اور سوراخ احلیل کا اور مانند اسکے دھونا اندر سے ضرور
نہین ہی اور اسی طرح ضرور نہین ہی دھونا اُن سوراخون کا جو کان مین واسطے زیور کے
چھیدے جاتے ہین اگر تنگ ہون کہ باطن اُنکا دکھائی نہ دیتا ہو لیکن دھونا احوط
ہی اور اگر باطن دکھائی دیتا ہو واجب ہوگا دھونا اور اسی طرح سوراخ نتھنون کے
اور یہی حکم ہی ناک کا اگر کٹ جاوے اور چاہیے کہ دھونا بدن کا بارتماس ہو یا بترتیب
اور مراد ارتماس سے یہ ہی کہ تمام بدن ایکدفعہ بحسب عرف کے پانی مین ڈوب جاے
یعنی عرف مین کہین کہ دفعۃً تمام بدن پانی مین ڈوب گیا اور ضرور نہین ہی باہر ہونا
تمام بدن کا پہلے سے پانی سے بلکہ اگر رانون تک بلکہ کمر تک بلکہ سینہ تک پہلے
پانی مین ہو تو بھی ضرور نہین ہی لیکن احوط نکال لینا تمام بدن کا پانی سے ہی بعد اسکے

نیت کرکے غوطہ لگانا اور اگر کوئی جز بدن چھوٹ جاوے کہ دھویا نہ گیا ہو کتنے ہی
کم ہو اور بعد پانی سے نکلنے کے معلوم ہوا اعادہ کرنا چاہیے غسل کا اور مراد ترتیب سے یہ ہی کہ
پہلے سر و گردن دھووے بعد ازان داہنی طرف بعد اُسکے بائین طرف اور احوط ہی دھونا
داہنی طرف کا گردن کے ساتھ داہنی طرف بدن کے اور بائین طرف گردن کے ساتھ
بائین طرف بدن کے اور فرق نہین ہی ترتیب کے شرط ہونے مین درمیان اُس شخص کے
جو مسئلہ جانتا ہو اور اُس شخص مین جو نہ جانتا ہو یا بھول گیا ہو اور واجب نہین ہی ترتیب
ہر ایک عضو کے اجزا مین اور احوط ہی دھونا ناف کا اور عورت کا داہنی طرف اور بائین
طرف دونون کے ساتھ اور دھونے مین سر و گردن کے اور داہنی اور بائین طرف
کے ہر ایک مین تھوڑا تھوڑا حد سے زیادہ دھونا تاکہ یقین قدر واجب کے دھو جانے کا
حاصل ہو جاوے اس طور سے کہ کچھ بدن گردن کے ساتھ دھوئے اور کچھ بائین طرف کے
ے داہنی طرف کے ساتھ دھوئے اور داہنی طرف سے بائین طرف کے ساتھ دھووے
اور اسی طرح سے کچھ گردن سے کہ محاذی دونون طرفون کے ہی چاہیے کہ اُس طرف مین
داخل کر لی جاوے بلکہ ہر طرف سے کچھ زیادہ داخل کرے اور موالات غسل ترتیبی مین
ضرور نہین ہی لیکن غسل استحاضہ مین احوط موالات ہی اگر مرض استحاضہ کا باقی ہو الا بے تہکا
موالات ضرور نہوگی اور یہی حکم ہی سلس اور مبطون کا پس اگر کوئی مقام نہ دھویا گیا ہو
اور بعد غسل کے معلوم ہو تو از سر نو کرنا غسل کا ضرور نہوگا بلکہ فقط اُسی مقام کا دھو لینا
کافی ہوگا لیکن اگر سر و گردن سے کوئی جز چھوٹ گیا ہو تو بعد اُسکے دھونے کے داہنی
اور بائین طرف کا دھونا ضرور ہی اگر داہنی طرف سے چھوٹ گیا ہو تو بعد دھونے اُس
کے بائین طرف کا دھونا ضرور ہی اور اگر بائین طرف سے رہ گیا ہو تو سوا اُس جز کے

جو دھویا نہین گیا اور کسی جز کا دھونا ضرور نہین ہی اور نیت نزدیک دھونے سر کے
کرنا چاہیے اور اگر شک کرے کسی عضو کے دھونے مین اعضاے غسل سے تو کچھ اُسکا
خیال نہ کرے اگر غسل تمام ہو چکا ہو اگرچہ اُس جگہ سے جہان غسل کیا ہی حرکت کی ہو
لیکن اگر شک جز آخر مین ہو اور اپنی جگہ سے حرکت نہ کی ہو تو احوط یہ ہی کہ اگر کسی
شغل مین مشغول نہ ہوا ہو اور غسل کو مدت دراز نہ ہوئی ہو تو جز مشکوک کو دھوئے
اور اگر قبل تمام ہونے غسل کے شک ہو کسی جز مین تو اُس جز کو دھوئے اور اگر
کثیر الشک ہو خیال نہ کرے خواہ مکان غسل سے حرکت کرنے کے بعد شک ہو یا قبل
اور مراد کثرت شک سے یہ ہی کہ عرف مین اُسکو کثیر الشک کہین اور مطلق ہونا پانی کا اور
مباح ہونا اور پاک ہونا اور بدن کا پاک ہونا اور نیت اور باقی رہنا نیت پر آخر تک
اور مباشرت یعنی خود بجا لانا مکلّف کا حکم ان سب کا غسل مین وہی حکم ہی جو وضو مین
انکا تھا پس اگر ہو سکے خود غسل کرنا تو دوسرے کو شریک نہ کرے اور اگر نہ ہو سکے
تو اعانت سے دوسرے شخص کی غسل کرے جس طرح سے کہ وضو مین گذرا

فصل تیسری بیان مین اُن چیزون کے جن سے غسل واجب ہوتا ہی

اور اس فصل مین کئی مطلب ہین

مطلب پہلا بیان جنابت مین

جنابت دو طرح سے ہوتی ہی اول دخول یعنی غائب ہونا حشفہ کا قُبل مین عورت کے
یا دبر مین عورت یا مرد کے اور حاصل ہوتی ہی جنابت اس سے دونون کے لیے

نکلنا منی کا مرد ہو یا عورت سوتے مین نکلے یا جاگتے مین بسبب جماع یا بے جماع باختیار یا بلا اختیار زیادہ ہو یا کم اور حکم منی مین ہو وہ رطوبت منیہ کہ بعد خروج منی کے اور قبل پیشاب کرنے کے نکلے اور فقط حرکت کرنا منی کا اپنی جگہ سے موجب غسل نہین ہے جب تک باہر نہ نکلے اور اگر شک ہو خروج منی مین تو بھی غسل واجب نہو گا اور اسی طرح اگر خواب دیکھے کہ محتلم ہوا اور بعد جاگنے کے اثر اُسکا نہو غسل واجب نہو گا اور اگر عورت کی فرج سے منی مرد کی بعد غسل کے نکلے تو اُسپر غسل دوبارہ واجب نہین ہے اور اسی طرح اگر شک کرے کہ منی مرد کی ساتھ منی خود اسکی بھی نکلی یا نہین بلکہ اگر مظنہ بھی اس بات کا حاصل ہو کہ منی اُسکی بھی ساتھ مرد کی منی کے نکلی ہے تو بھی غسل واجب نہو گا اور اسی طرح اگر شک کرے منی مین کہ آیا مرد کی ہے یا خود اُسکی لازم نہین ہے غسل ہان اگر علم و یقین اس بات کا ہووے کہ منی خود اُسی کی ہے یا مخلوط ہے مرد کی منی کے ساتھ اعادہ غسل کا واجب ہوے گا

ایک مطلب دوسرا و تیسرا چوتھا کتاب منتخب کا بیان حیض و نفاس و استحاضہ مین تھا

منتخب کنندہ نے چندان ضروری نہ سمجھکر انتخاب و ترجمہ کرنے سے چھوڑ دیا ۱۲

مطلب پانچوان غسل مسِ میّت مین ہے

واجب ہونا ہے غسل چھونے سے مردہ کے بعد سرد ہونے کے اور قبل نہلانے کے اور حکم میّت مین ہے وہ ٹکڑا بدن انسان کا جس مین ہڈی ہو خواہ جدا ہوا ہو زندہ سے خواہ مردہ سے اور واجب ہونا غسل کا چھونے سے استخوان بے گوشت کے محل اشکال ہے اور غسل کرنا احوط ہے اور چھونے سے بالون کے واجب نہونا غسل کا اظہر ہے اور دانت اور ناخن کے چھونے مین غسل کرنا احوط ہے

مطلب چھٹا احکام اموات مین ہے

اور اس مین کئی بحثین ہین

بحث پہلی بیان غسل مین ہے

اور اس مین دو فصلین ہین

فصل پہلی غسل میت کے بیان مین

نہلانا میت کا واجب کفائی ہی یعنی سب مکلفین پر واجب ہوتا ہی اور ایک شخص کے کرنے سے اورون سے وجوب ساقط ہو جاتا ہی اور تمام امور میت مین شوہر بہ نسبت اپنی زوجہ کے اولویت رکھتا ہی اور بعد شوہر کے اگر کنیز ہو مالک مقدم ہی غیر مالک پر اور بعد مالک کے اقارب ولی ہونگے اور مقدم ہین اجنبی پر اگرچہ ہاشمی بھی ہو اور اگر غسل دیا جاوے میت کو بلا اجازت اولیا کے غسل باطل ہی اور یہی حکم ہی نماز کا اور شرط ہی کہ غسل دینے والا میت کا شیعۂ اثنا عشری ہو اور یہ بھی شرط ہی کہ غسل دینے والا مرد ہو اگر میت مرد ہو اور عورت ہو اگر میت عورت ہو مگر شوہر زوجہ کو اور زوجہ شوہر کو اور عورت لڑکا تین برس کا اور مرد لڑکی تین برس کی اگر نہلاوے مضائقہ نہین ہی اور اسی طرح اگر عورت مرد محرم کو اور مرد عورت محرم کو نہلاوے حالت ضرورت مین ہو سکتا ہی اور غیر ضرورت مین احوط ترک ہی بلکہ خالی رجحان سے نہین ہی اور آقا کنیز کو نہلا سکتا ہی اور عکس مین احوط ترک ہی اور واجب ہی غسل دینا میت مومن اثنا عشری کا اور حکم میت مین ہی سینہ اور وہ ٹکڑا جس مین سینہ ہو پس غسل دینا اُسکا واجب ہی بلکہ کفن دینا اور نماز پڑھنا بھی واجب ہی اور واجب ہی غسل و کفن اور حنوط اُس ٹکڑے کا جس مین ہڈی ہو اور میت سے جدا ہوا ہو اور جو ٹکڑا زندہ سے جدا ہوا ہو اُس مین اور استخوان بے گوشت مین احوط ہی اور حمل چار مہینہ کا اگر ساقط ہو واجب ہی غسل و کفن اور حنوط اور دفن اُسکا

لیکن نماز نہ واجب ہی اور نہ سنت اور چار مہینہ سے کم کا اگر ہو واجب ہی اُسکو ایک کپڑے
مین لپیٹ کر دفن کرنا اور دور کرنا نجاست کا بدن میت سے قبل غسل کے اور چھپانا اُسکے
عورت کا نامحرم سے واجب ہی اور واجب ہی روبقبلہ کرنا میت کا حال احتضار مین اس
طور سے کہ چت اُسکو لٹاوین کہ منھ اور پیر قبلہ کی طرف ہو جاوین اور واجب ہی باقی
رکھنا اُسکا روبقبلہ تحقق وفات تک اور احوط تا بہ دفن ہی اور فرق نہین ہی اس حکم مین
درمیان مرد و عورت و بالغ و نابالغ کے

فصل دوسری کیفیت غسل مین ہے

واجب ہی غسل دینا میت کو پہلے آب سدر سے پھر آب کافور سے پھر آب خالص سے
اور فرق نہین ہی اس حکم مین درمیان میت جنب اور حایض وغیرہ کے اور احوط ہی غسل دینا
میت کا بطریق غسل ترتیبی اور طریقہ غسل کا یہان وہی ہی جو غسل جنابت مین گذرا اور نیت
تینون غسلون مین شرط ہی اور نیت ہر غسل کی نزدیک شروع اُسی غسل کے کرے اور اگر آب سدر
اور آب کافور اور آب خالص کوئی ان مین سے میسر نہو تو تین تیمم دین بقصد قربت مطلقہ
علی الاحوط اور اسی طرح اگر خوف ہو غسل دینے مین پوست یا گوشت میت کے جدا ہو جانے
کا تو تین تیمم بقصد قربت مطلقہ کرنا احوط ہی اور چاہیے کہ تیمم دینے والا میت کا
اپنے ہاتھ سے تیمم دے نہ میت کے ہاتھ سے اور اقوی یہہ ہی کہ مکان غسل مباح ہو

بحث دوسری بیان تکفین مین ہے

واجب ہی تکفین میت کی مرد ہو یا عورت یا خنثی یا خواجہ سرا تین پارچون مین ایک کُرتا

ایک لنگ ایک سرتاسری اور شرط ہی کرتہ مین کہ شانہ سے آدھی پنڈلی تک ڈھانک لے
اور لنگ مین یہ شرط ہی کہ ناف سے زانو تک ہو اور سرتاسری مین یہ شرط ہی کہ میت کے
قد سے اتنی بڑی ہو کہ دونون طرف باندھ سکین اور عرض اتنا ہو کہ ایک طرف دوسری
پر آجاوے اور احوط یہ ہی کہ کرتہ قدم تک ہو اور لنگ سینہ سے قدم تک ہو لکن احوط
اور اظہر یہ ہی کہ زائد مقدار واجب بدون اذن ورثہ کے نہ دیا جاوے لکن اگر ورثہ مین
کوئی نابالغ ہو تو اسکے حصہ سے زائد واجب سے نہ لیوین اور اگر قدرت تین پارچون
کی نہو جتنا مقدور ہو اسپر اکتفا کرے خواہ ایک پارچہ ہو خواہ دو پارچے ہون بلکہ اگر
مقدور نہو مگر ستر عورت ہی قدر واجب ہوگا اور کیفیت تکفین یہ ہو کہ پہلے لنگی باندھے
اسکے اوپر کرتہ پہناوے اسکے اوپر سے سرتاسری لپیٹے اور احوط یہ ہی کہ ہر ایک پارچہ
اتنا دبیز ہو کہ جو اسکے نیچے ہی چھپ جاوے اور جائز نہین ہی کفن غصبی اور کفن نجس اور
کفن حریر محض اور پوست حیوان ماکول اللحم ہو یا نہو اور تزکیہ ہوا ہو یا نہ ہوا ہو اور احوط یہ ہی
کہ کفن نہ کرین اس کپڑے مین جو بالون سے بنا گیا ہو اگر بال ماکول اللحم سے ہون اور اگر غیر
ماکول اللحم کے ہون تو بنا بر مشہور جائز نہوگا اور کفن واجب دیا جاویگا اصل مال میت سے
اگرچہ میت قرضدار ہو مگر عورت کہ کفن اسکا شوہر پر واجب ہی اگرچہ عورت مالدار بھی ہو
اور واجب ہی بعد غسل کے حنوط کرنا اور حنوط کے معنی یہ ہین کہ سات عضو جن پر سجدہ ہوتا
ہی کافور ملنا اور کافی ہی مسماسے مسح اور قبل غسل کے حنوط کرنا کافی نہین ہی اور مرد اور عورت
اور خنثی اور خواجہ سرا اور بچہ اور بوڑھا سب کا حنوط واجب ہی مگر جو شخص احرام مین مرا ہو اسکا
حنوط کرنا نہین جائز ہو اور غسل بھی آب کافور سے نہ چاہیے بلکہ کوئی خوشبو نزدیک اسکے نہ لیجاوین

بحث تیسری نماز میت مین

اور اس مین دو فصلین ہین

فصل پہلی وجوب نماز میت مین

واجب ہی نماز ہر شیعۂ اثنا عشری پر اور وجوب نماز مین سنّی پر تامل ہی

فصل دوسری نماز میت کے بیان مین

نماز میت واجب کفائی ہی ہر مکلف پر لکن صحت نماز مین شرط ہی مومن اثنا عشری ہونا نماز پڑھنے والے کا اور سقوط مین باقی مکلفین سے بالغ ہونا اُسکا پس اگر طفل ممیز نماز پڑھے صحیح ہی لکن اور مکلفین سے بحسب ظاہر ساقط نہ ہوگی ور اولی بہ نماز وہ شخص ہی جو اولی بہ تغسیل ہو اور تفصیل گذری اور جائز نہین ہی نماز میت پر بدون اذن ولی کے نہ فرادی نہ بجماعت اور اگر ولی اذن نہ دے کسی کو نماز جماعت کی اور خود بھی باوصف قابلیت کے اقدام نہ کرے اگر کوئی عذر شرعی رکھتا ہو ولایت باقی رہیگی اور نماز فرادی پڑھینگے باذن یا خود ولی پڑھیگا اور اگر عذر شرعی نہ رکھتا ہو احوط چھوڑ دینا امر نماز کا ہی ولی پر اور یہ احتیاط ترک نہ ہووے اور کیفیت نماز یہ ہی کہ پہلے نیت کرے بعد ازان تکبیرۃ الاحرام کہے بعد اُسکے چار تکبیرین کہے اور درمیان تکبیرون کے دعا پڑھے پہلی تکبیر کے بعد شہادتین اور دوسری کے بعد صلوات اور تیسری کے بعد دعا واسطے مومنین کے اور چوتھی کے بعد واسطے میت کے کرے پس بعد تکبیر اول کے کہے اَشْهَدُ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور بعد تکبیر دوم کے کہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اور بعد تکبیر سوم کے کہے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ اور بعد تکبیر چہارم کے کہے اَللّٰهُمَّ

اغْفِرْ لِهٰذَا الْمَيِّتِ بعد اُسکے تکبیر پنجم کہے کافی ہی لیکن یہ اُس وقت مین ہو کہ جب میت شیعہ اثنا عشری ہو اور اگر طفل ہو بعد تکبیر چہارم کے کہے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لِاَبَوَيْهِ وَلَنَا سَلَفًا وَّفَرَطًا وَّاَجْرًا اگر مان باپ دونون اُسکے مومن ہون اور اگر ایک مومن ہو اور ایک کافر ہو تو دعا مخصوص مومن کے لیے کرے اور واجب ہی اس نماز مین قیام اور روبقبلہ ہونا حتی الامکان اور رکھنا سر میت کا داہنی طرف نمازگذارے کے اگر ماموم ہو تو امام کی داہنی طرف سر میت کا ہونا کافی ہی اور اگر سر میت کا بائین جانب نمازگذار کے ہو نماز باطل ہی عمدًا اس طرح رکھا ہو یا بھولے سے یا جہالت سے اور اسی طرح شرط ہی حال نماز مین چت لٹانا میت کا

بحث چوتھی احکام دفن کے بیان مین

واجب کفائی ہی دفن کرنا میت کا یعنی چھپانا اُسکے بدن کا خاک مین اس طرح سے کہ جسم اُسکا ضرر سے درندون کے محفوظ رہے اور بدبو نہ پھیلے اور واجب ہی لٹانا مردے کا قبر مین داہنے ہاتھ پر روبقبلہ اور ہرگاہ کشتی مین ہو اور دفن ممکن نہ ہو کسی ظرف مین مثل مٹھلے کے رکھیں اور منھ اُسکا بند کرین اور دریا مین ڈالدین یا یہ کہ پیرہن اُسکے یا کمر مین یا اور کسی جگہ کوئی چیز سنگین مثل پتھر کے باندھیں اور دریا مین ڈالیں لیکن احوط ظرف مین رکھنا ہی بشرط امکان اور اگر میت زن غیر مسلمہ ہو اور حاملہ ہو اور حمل کسی مومن کا ہو واجب ہی اُسکا پشت بقبلہ دفن کرنا تاکہ بچہ جو پیٹ مین ہی روبقبلہ ہووے اگر جان اُس مین پڑ چکی ہو اور حرام ہی کھولنا قبر کا مگر چند صورتون مین اور اسی طرح حرام ہی لیجانا میت کا بعد دفن کے ایک شہر سے دوسرے شہر مین مگر مشاہد مشرفہ مین بلکہ مشاہد مشرفہ مین بھی بنا بر مشہور کے حرام ہی اور حرام ہی طمانچہ مارنا منھ پر

نھ کا اور بالون کا موت اقربا اور غیر اقربا مین اور اسی طرح پھاڑنا کپڑون کا موت مین سوا باپ اور بھائی کے

باب تیسرا احکام تیمم مین ہے

اور اُس مین کئی فصلین ہین

فصل پہلی اُن امورین جنکے سبب سے بدلے وضو اور غسل کے تیمم واجب ہوتا ہے

ضح ہو کہ سبب تیمم کا ممکن نہ ہونا وضو اور غسل کا ہے اور یہ کئی امرون سے ہوتا ہے پہلے اتنا پانی نہو
جو وضو یا غسل کے لیے کافی ہو اگرچہ اتنا پانی ہو کہ جس سے بعض افعال وضو یا غسل کے
و سکین اور اگر اتنا پانی ہو کہ ازالۂ نجاست مین کافی ہو اور وضو یا غسل کے لیے نہ بچے چاہیے
ازالۂ نجاست اُس پانی سے کرے اور عوض وضو یا غسل کے تیمم کرے بشرطیکہ نجاست
عفو نہو اور جن چیزون پر تیمم کیا جاتا ہے موجود ہون ورنہ وضو اور غسل کو ازالۂ نجاست پر
قدم رکھیگا دوسرے پانی تک رسائی نہونا بسبب خوف جانور درندہ کے یا ڈر سے
ر کے خواہ خوف جان کا ہو خواہ مال کا خواہ آبرو کا یا بسبب میسر نہونے ڈول یا رسی
انند اسکے جن سے پانی نکالا جاتا ہے یا آگ یا لکڑی اور مانند اسکے جن سے پانی گرم کیا جاتا
یا محتاج ہو دام و درم کا جس سے پانی خریدا جاتا ہے اور میسر نہو اُس شخص کو اور اگر قدرت
ڈول لینے پانی کا یا اُن آلات کا جن پر نکالنا پانی کا موقوف ہے مول لیوے بشرطیکہ مول
نے سے متضرر نہو یعنی بحسب حال اُسکے نقصان شدید نہو قیمت گران ہو یا ارزان اور اگر ممکن
کنوان کھودنا بدون مشقت شدید کے یا پانی نکالنا کپڑے سے بے نقصان شدید کے
ور جس طرح سے ہو ترک نہ کرے تیسرے یہ کہ استعمال مین پانی کے ڈر ہونے ہلاکت کا

یا بیماری کا یا طول مرض کا یا دشواری علاج کا اور مثل اسکے اُن امور سے جسکا تحمل شاق ہو
عادۃً اور کافی ہی خوف ضرر مین حاصل ہونا ظن کا تجربہ سے خواہ قول طبیب عادل سے
بلکہ قول غیر عادل سے بھی اور اگر ظن ضرر نہو بلکہ احتمال ہو فقط لیکن باعث خوف ہو تو
احوط اس صورت مین یہ ہی کہ وضو اور تیمم دونون کرے اور منجملہ ضرر کے ہی تشقّق یعنی جلد کا
شق ہو جانا اور خون نکلنا اور ترک تیمم البتہ اس حال مین نہ کرے اور وضو کرنا اگر احتیاطاً
منظور ہو تو کرے اور منجملہ اعذار کے جس سے تیمم مباح ہوتا ہی تشنگی ہی اگرچہ اس وقت نہو لیکن
مظنہ آیندہ ہو جانے کا رکھتا ہو اور در صورت شک احوط جمع ہی وضو اور تیمم مین اور
از جملہ اعذار کے ہی متاذی ہونا سردی ہوا سے یا گرمی سے پانی کے اور کوئی تدبیر اسکی نہوئی
ہو اور واجب ہی ڈھونڈھنا پانی کا مکلّف پر اگر ممکن ہو اور کوئی ضرر اُس مین نہو اور یقین
پانی نہ ہونے کا اندر اُس حد کے جہانتک تفحص پانی کا کرنا چاہیے نہ رکھتا ہو اور وقت
گنجایش رکھتا ہو اور حد طلب کی زمین پست و بلند نا ہموار مین کہ جسمین احجار و اشجار ہون مسافت
ایک تیر کی ہی جو شخص معتدل القوۃ کمان معتدل سے لگاوے اور اگر ایسا نہو تو بقدر مسافت
دو تیرون کے چارون طرف مین اور اگر ترک طلب کرے اور نماز پڑھے وسعت وقت مین تو
وسعت وقت مین نماز باطل ہی اور اگر تاخیر کرے یہانتک کہ وقت تنگ ہو جاوے نماز صحیح ہی

فصل دوسری اشیائے جائز التیمم کے بیان مین

خالص مٹی پر تیمم کرنا بے اشکال صحیح ہی اور اگر ممکن نہو مٹی پر تیمم کرنا ورنہ زمین پر اور نہ
تو غبار رخت یا نمد یا یال اسپ پر بے اشکال صحیح ہی اور اگر کوئی ان مین سے میسر نہو تو
تو تیمم پتھر پر بے اشکال صحیح ہی اور اگر دستیاب ہو پتھر اور غبار ہو کپڑون پر اور زمین پر

بال پر یا ایک چیز پر ان مین سے احوط یہ ہی کہ تیمم غبار پر بھی کرے اور پتھر پر بھی ور تیمم غبار تن
غبار رخت اور غیر رخت سب برابر ہی جس خاک پر چاہے کرے لکن ان سب مین معتبر ہی جمع کرنا
غبار کا اڑکان دیکے کپڑون کو یا جس چیز پر غبار ہو اور اگر غبار اصلا بہم نہ پہونچے تیمم ابر
نہ کرے اور اسی طرح اگر غبار از قبیل خاکستر وغیرہ ہو تیمم ساتھ اُسکے نہ کرے اور اگر کوئی چیز
ان مین سے دستیاب نہو اور گیلی مٹی ملے تیمم اُسی پر کرے بشرطیکہ قدرت خشک کرنے پر
اُسکے نہو بسبب تنگی وقت وغیرہ کے اور اگر پتھر اور گل دونون ملین احوط جمع ہی درمیان
تیمم کے پتھر پر اور گل پر اور جب قادر ہو تیمم کرنے پر اوپر خاک کے احوط ترک کرنا غیر خاک
کا ہی بلکہ خالی قوت سے نہین ہی اور اگر کوئی چیز ان مین سے نہ ملے ساقط ہوگا تیمم اور نماز
ہر چند میسر ہو یخ کہ جس سے وضو اور غسل نہ کر سکین اور بعضے قائل ہوے ہین ساتھ وضو یا
غسل کے یخ سے اور مراد وضو اور غسل سے یہان ملنا اُسکا اعضاے وضو یا غسل پر ہی
اگرچہ جریان حاصل نہو اور بعضے قائل ہوے ہین تیمم کے اُسپر اور احوط جمع کرنا ہی درمیان
وضو یا غسل اور تیمم اور قضا کے اور فرق نہین ہی خاک سرخ و سفید وغیرہ مین اقسام خاک سے
اور جائز ہی تیمم کرنا اُس مٹی پر جسکا استعمال تیمم مین ہو چکا ہو اور خاک قبر پر جب تک علم اُسکی نجاست
کا نہو اور جائز نہین ہی تیمم کرنا خاک غصبی پر اور غیر زمین پر مثل اشنان و زرارد کے اور معادن پر
مثل ہرتال و زہر مہرہ کے اور خاکستر غیر زمین پر اور احوط و اقوی ترک کرنا تیمم کا ہی خاکستر
زمین پر اور زمین ابکا و گچ پر بعد جلانے کے اور مکروہ ہی تیمم کرنا زمین شورہ زار پر

فصل تیسری بیان مین کیفیت تیمم کے ہے

واجب ہی مارنا دونون کف دست کا پھیلا کے اور اسی طرح واجب ہی مسح کرنا پیشانی کا

سر کے بالون کی جگہ سے بانسے کی ابتدا تک اور احوط داخل کرنا جبینین کا ہی اور مراد جبینین سے دونون طرف پیشانی کے ہین اور اسی طرح ہی داخل کرنا دونون بھوون کا اور واجب ہی مسح کرنا پشت کا ہر ایک ہاتھ کے بند دست سے انگلیون کے کنارے تک دوسرے ہاتھ کے باطن کف دست سے اور اگر ممکن نہو مسح کرنا باطن کف سے مسح کرے پشت دست سے اور واجب ہی مسح کرنا تمام پیشانی اور تمام کف دست کا البتہ مسح کرنا تمام باطن کف دست سے واجب نہین ہی اگرچہ احوط ہی اور ہر ایک عضو مین اعضاے تیمم سے زائد اولین حد سے جہان تک مسح واجب ہی کنارون سے کچھ اوپر داخل کرے تاکہ بیقین حصول قدر واجب کا ہو جاوے اور واجب ہی تیمم مین نیت قربت اور احوط ہی نیت وجوب یا ندب اور استباحۂ عمل جس طرح سے وضو مین بیان ہوا لکن نیت رفع حدث یہان خلاف احتیاط ہی بلکہ خلاف عقل اور احوط ہی معین کرنا نیت کا عوض وضو یا غسل کے لکن اگر تیمم بدل وضو اور غسل دونون کے ذمہ مکلف پر ہو واجب ہی معین کرنا کہ تیمم عوض وضو کے کرتا ہی یا عوض غسل اور احوط یہ ہی کہ نیت کرے اس طور سے کہ تیمم کرتا ہون مین واسطے مباح ہونے نماز کے عوض وضو کے یا غسل کے واجب یا مستحب قربۃً الی اللہ اور احوط یہ کہ تیمم خواہ عوض وضو ہو خواہ عوض غسل جمع کرے یک ضربی اور دو ضربی مین یعنی ایک مرتبہ ہاتھ زمین پر مارے اور مسح پیشانی اور دونون ہاتھونکا کرے اور پھر دوبارہ تیمم کرے اس طور سے کہ ایک مرتبہ ہاتھ مارے اور فقط پیشانی کا مسح کرے اور پھر ہاتھ مارے اور دونون ہاتھون کا مسح کرے اور واجب ہی تیمم مین ترتیب اس طور سے کہ ہاتھ مارنا زمین پر قبل مسح پیشانی کے عمل مین لاوے اور مسح پیشانی کا قبل مسح دست کے بجالاوے اور مسح داہنے ہاتھ کا قبل بائین ہاتھ کے کرے لکن یہ

یک ضربی تیمم مین ہی اور دو ضربی مین بعد مسح پیشانی کے پھر ہاتھ زمین پر مارے قبل مسح کرنے ہاتھون کے اور اسی طرح واجب ہی تیمم مین پاک ہونا مٹی کا اور خود بجالانا افعال تیمم کا جس طرح وضو اور غسل مین مذکور ہوا اور واجب ہی موالات تیمم مین اگرچہ عوض غسل کا ہو اور مراد موالات سے یہان پے در پے کرنا افعال تیمم کا ہی عرفاً اور اسی طرح واجب ہی کہ درمیان ہاتھ کے اور مٹی کے اور ماسح اور ممسوح کے حائل نہونا اور تیمم قبل وقت نماز واجب کے صحیح نہین ہی اور وقت نماز واجب مین صحیح ہی جب وقت تنگ ہو اور وسعت وقت مین اشکال ہی اور احوط تاخیر کرنا ہی ضیق وقت تک خواہ امید زوال عذر کی رکھتا ہو یا نہ رکھتا ہو ہرچند اظہر جواز تقدیم ہی اول وقت مین اگر علم رکھتا ہو کہ عذر برطرف نہوگا آخر وقت تک اور فرق نہین ہی جواز تیمم مین وقت تنگ مین درمیان نماز واجب و سنت و یومیہ و غیر یومیہ مین اور جو شخص نماز پڑھے ساتھ تیمم صحیح کے واجب نہین ہی اُسپر اعادہ نماز کا حضر مین ہو یا سفر مین نہ وقت مین نہ خارج وقت سے تعمد کیا ہو جنابت مین یا نہ کیا ہو نایابی آب جانتا ہو یا نہ اور اگر تیمم کیا ہو واسطے فریضہ حاضرہ کے بعد اُسکے ہو سکتا ہی اور نمازون کا بجالانا اُسی تیمم سے اُس وقت مین اور واجب نہین ہی انتظار کرنا آخر وقت کا اگر زوال عذر سے یاس ہو اور ساتھ امید زوال عذر کے تاخیر احوط ہی اور اگر قضا نماز کی ذمہ پر کسی شخص کے ہو اور زوال عذر سے یاس ہو تیمم اُسکے لیے جب ارادہ نماز کا کرے کر سکتا ہی اور ساتھ امید زوال عذر کے مشکل ہی جیسا کہ نا امیدی مین جبکہ ارادہ قضا پڑھنے کا حال مین نہ رکھتا ہو تیمم بقصد نماز قضا نہین کر سکتا ہی اور اگر بعد تیمم کے اور قبل شروع کرنے نماز کے پانی مل جاوے اور ممکن ہو استعمال کرنا اُسکا اور اتنا زمانہ گذر جاوے کہ جس مین وضو یا غسل ہو سکتا ہی تیمم باطل ہو جاویگا اور اگر

اثناے نماز مین پانی مل جاوے باطل نہو گا تیمم اتنی دیر ہوئی ہو جسمین وضو یا غسل ہو سکتا ہی یا نہ ہوئی ہو اور احوط تمام کرنا نماز کا اور قضا یا اعادہ اُسکا ہی لیکن قبل رکوع کے اگر پانی ملے اور استعمال ممکن ہو از سر نو نماز پڑھنا خالی قوت سے نہین ہی اور یہ بنا بر قول بجواز تیمم کے سعتِ وقت مین ہی لیکن بنا بر قول ثانی کے یعنی یہ کہ تیمم جائز نہین ہی مگر وقت تنگ مین واجب ہونا تمام نماز کا بے اشکال ہی اور اگر کوئی شخص تیمم کرے عوض غسل کے بعد ازان حدث اصغر صادر ہو واجب ہی تیمم کرنا عوض غسل کے اور احوط یہ ہی کہ جمع کرے درمیان وضو اور تیمم کے اگر قدرت رکھتا ہو وضو پر اور درمیان دو تیمم کے اگر قدرت نہو ایک عوض وضو کے اور دوسرا عوض غسل کے اور اس احتیاط کو ترک نہ کرے لیکن اگر تیمم عوض غسل جنابت کا ہو تو تیمم بہ نیت ما فی الذمہ کفایت کرتا ہی

فصل چوتھی واجبات تیمم کے بیان مین

واجب ہوتا ہی تیمم محدث پر واسطے نماز واجب اور طواف واجب کے اور شرط ہی ہر نماز مین واجب ہو یا سنت بشرطیکہ ممکن نہو وضو یا غسل اور ممکن ہو تیمم اور اسی طرح واجب ہوتا ہی تیمم جن چیزون کے لیے واجب ہوتا ہی وضو یا غسل مثل روزہ ماہ رمضان اور اُسکی قضا کے اور تیمم واسطے داخل ہونے کے مسجد الحرام مین اور مسجد نبوی مین اور واسطے توقف کرنے کے باقی مساجد مین اور واسطے مس کتابت قرآن کے اگر امور مذکورہ واجب ہون مثل وضو کے من باب المقدمہ واجب ہی اور جو شخص مسجد مدینہ مین یا مسجد الحرام مین محتلم ہو واجب ہی اُسپر تیمم مسجد سے باہر آنے کے لیے جب غسل ممکن نہو یا سبب نجاست مسجد کا ہو اور جب غسل ممکن ہو اور زمانہ اُسکا کم زمانہ تیمم سے یا برابر ہو اور سبب نجاست مسجد کا نہ ہو

وجوب غسل اس حال مین خالی قوت سے نہین ہی اور بعض علماء نے حائض و نفساء کو بھی شامل
جنب کے گردانا ہی وجوب تیمم مین باہر آنے کے لیے اور عمل اس قول پر احوط ہی اور واجب
ہوتا ہی تیمم نذر و عہد و قسم سے بھی اُن شرائط کے ساتھ کہ کتاب نذر مین مذکور ہون گے

مبحث دوسرا بیان نجاسات اور مطہرات اور احکام تطہیر مین ہے

اور اس مین کئی باب ہین

باب اول اقسام نجاسات مین ہے

اور وہ بارہ قسمین ہین اوّل و ثانی بول و غائط ہی حرام جانور کا جو خون جہندہ رکھتا ہو
یعنی رگ کاٹنے مین خون دھار دے اور فرق نہین ہی اس حکم مین انسان اور جانوران
صحرائی اور دریائی اور پرند اور چرند اور چمگادڑ وغیرہ مین اور نہ اُن جانورون مین جنکا
کھانا اصل مین حرام ہی اور اُن مین جنکا کھانا اصل مین حلال ہی لیکن کسی سبب خارجی سے
حرام ہو گیا ہو مثل اُس جانور کے جو جلال یعنی گندہ خوار ہو یا دودھ خنزیر کا اُسنے اتنا
پیا ہو جس سے استخوان مین قوت آئی ہو اور مثل بہائم وغیرہ کے جن سے وطی آدمی نے کی ہو
فرج مین یا دُبر مین تیسری منی انسان کی اور اُس جانور کی جو خون جہندہ رکھتا ہو اگرچہ
حلال ہو چوتھی خون انسان کا اور اُن جانورون کا جو خون جہندہ رکھتے ہین ماکول اللحم
ہون یا نہ ہون زیادہ ہو خون یا کم رگ سے نکلے یا اور جگہ سے مگر جو خون باقی رہجاتا ہی
ذبیحہ ماکول اللحم مین بعد بہ جانے خون کے بقدر عادت طاہر ہی لیکن جو خون رہجاوے
اُن اعضا مین جو اعضا ذبیحہ کے بھی حرام ہین مثل تلی کے اجتناب اُس سے احوط ہی اور

خون مشتبہ جسکا پاک ہونا یا نجس ہونا دونون احتمال ہون محکوم بطہارت ہی پانچوین اور
چھٹی سگ وخوک صحرائی اور اسی طرح اجزا اُن دونون کے اگرچہ حیات نے اُنمین
حلول نہ کیا ہو مثل بال اور ناخن کے ساتوین مردہ جانور جو خون جہندہ رکھتا ہو مگر
میت آدمی کہ نجاست اُسکی بعد سرد ہونے کے اور قبل نہلانے کے ہوتی ہی بلکہ قبل سرد
ہونے کے بھی بعد مرنے کے بنابر اقوی و راحوط کے اور اجزاے میتہ نجس ہین خواہ جدا
ہوے ہون حیات مین یا بعد موت کے وہ اجزا کہ جن مین حیات حلول کرتی ہی اور جو
اجزا کہ جلد سے انسان کے جدا ہوتے ہین چھوٹے چھوٹے اظہر طہارت اُنکی ہی اور احوط
اجتناب ہی آٹھوین کافر اصلی ہو یا مرتد حربی ہو یا ذمی مثل یہود و نصاری وغیرہ کے
اور یہی حکم اُنکے اجزا کا ہی اگرچہ حیات کا حلول اُن مین نہ ہوا ہو اور کافر وہ شخص ہی کہ انکار
الوہیت کا یا رسالت کا یا کسی امر کا ضروریات دین سے کرے اور اقوی اجتناب ہی اولاد
کفار سے قبل بلوغ کے اور احوط اجتناب ہی سنی سے لیکن طہارت اُنکی اقوی ہی لیکن ظروف
اور کپڑے کفار کے پاک ہین جب تک علم نجاست کا نہ ہو اور مطلق مظنہ حکم بہ نجاست مین
کافی نہین ہی نوین شراب اور جو چیز نشہ کرے از خود بہنے والی ہو اگرچہ خشک ہو گئی ہو
اور مشہور یہ ہی کہ آب انگور بعد جوش آنے کے اور بعضون کے نزدیک بعد اتنے جوش کے
جس مین قوام گاڑھا ہو جاوے یہی حکم شراب مین ہی اور اظہر اور احوط اجتناب ہی اگر نشہ
نہ کرے والا حکم بہ نجاست بے اشکال ہوگا دسوین فقاع اور وہ ایک قسم شراب کی ہی کہ
جَو سے بنائی جاتی ہی لیکن مدار حکم بہ نجاست صدق اسم فقاع پر ہی پس جسکو عرف عرب مین
فقاع کہین وہ نجس ہو گی گیارھوین پسینہ جنب کا حرام سے خواہ وقت حصول جنابت کے
ہووے یا بعد مرد کا پسینہ ہو یا عورت کا جنابت زنا سے حاصل ہوئی ہو یا لواطت سے

یا وطی بہائم سے اور مثل ان صورتون کے اور جن صورتون مین حرمت وطی کی ذاتی ہو بلکہ جہان عرضی ہو مثل وطی حائض اور وطی صوم واجب مین اور ظہار مین قبل کفارہ دینے کے وہان بھی قوی اجتناب ہی پسینہ سے بارھوین پسینہ اُس اونٹ کا جو جلال ہو یعنی گندہ خوار ہو بلکہ مطلق حیوان جلال علی الاحوط

باب دوسرا احکام نجاسات مین ہے

واجب ہی پاک کرنا کپڑے کا اور بدن کا نجاست سے اگر معفو نہو نماز اور طواف کے لیے اور اُس جگہ کا جہان پیشانی رکھنا چاہیے سجدہ مین اور پاک کرنا ظروف کا اُنکے استعمال کے لیے اُن امور مین جو مشروط بطہارت ہین مثل کھانے اور پینے اور وضو اور غسل وغیرہ کے اگر استعمال اُنکا بدون تطہیر مستلزم ہو تعدی نجاست کو اور کھانے کی چیزون کا کھانے کے لیے اور واجب ہے ازالہ کرنا نجاست کا مساجد اور قرآن اور جو چیز مخصوص ساتھ اُسکے ہو مثل جلد کے اور ضرایح مقدسہ سے اور جو اُنپر گرد پوش ہو بنا بر احوط اور حرام ہی نجس کرنا مسجد کا اور معفو ہی خون قروح اور جروح کا جب تک بالکل بند نہو جاوے ہر وقت جاری ہو یا نہ ہو بدن مین ہو یا کپڑے مین بشرطیکہ ازالہ خون کا یا بدلنا نجس کپڑے کا محتاج تحمل مشقت کا ہو بنا بر احوط لیکن تحقق مشقت مین اتنا کافی ہی کہ عرف مین کہین کہ دھونا ہر نماز کے لیے یا ہر روز دھونا دشوار ہی اور اگر ممکن ہو دھونا خون کا ہر روز ایک مرتبہ تو ترک نہ کرنا اسکا احوط ہوگا اور اسی طرح معفو ہی وہ پسینہ جو خون معفو سے نجس ہو جاوے جس سے خالی ہونا انسان کا بہت کم ہوتا ہی اور یہ حکم یعنی معاف ہونا خون جروح و قروح کا مخصوص اُسی شخص کے ساتھ ہی جسکا بدن مجروح یا مقروح ہو پس اگر کپڑے خون آلود

زخمی کے اور مقروح کے دوسرا شخص صحیح پہن لے تو اُسکے حق مین یہ نجاست معاف نہوگی
اور معاف نہین ہی خون مشتبہ جسکا خون جروح یا قروح ہونا مشکوک ہو اور معاف ہی خون
کم مقدار درہم سے کپڑے مین بلکہ بدن مین بھی دور نہین ہی کہ معاف ہو اگرچہ احوط اجتناب
ہی لیکن یہ حکم حیض و نفاس و استحاضہ کا نہین ہی بلکہ خون غیر نجس العین کا اور غیر ماکول اللحم کا
بھی معاف نہین ہی علی الاحوط بلکہ خالی رجحان سے نہین ہی اور احوط مقدار درہم مین اکتفا
ہی مقدار سر ناخن ابہام متعارف کے اور اظہر یہ ہی کہ مقدار درہم برابر ہتھیلی کے گڑھے کے
ہی اور مراد ناخن ابہام سے ناخن انگوٹھے کا ہی اور اسی طرح معاف ہی نجاست اُس کپڑے
کی جس مین تنہا نماز نہ ہوسکے اور اپنے محل مین ہو اور جو محل مین نہو اُس مین اشکال ہی و اسیطرح
غیر لباس مین اور اقوی اجتناب ہی عمامہ پیچیدہ نجس سے اور قباے نجس کا تہ کر کے جیب
مین رکھنا اس سے بھی اجتناب احوط ہی اور پرورش کرنیوالی صبی کی اگر ایک کپڑا رکھتی ہو
کافی ہی دھونا اُسکا دن بھر مین ایک مرتبہ جسوقت چاہے نجاست بول سے لیکن احوط یہ ہی
کہ جو نماز ممکن ہو بجا لانا اُسکا ساتھ طہارت اُس کپڑے کے جسکو پاک کیا ہی تاخیر اُس مین
نہ کرے اور صبیہ کی مربیہ مین اشکال ہی اور واجب ہی پاک کرنے مین کپڑے اور بدن کے
نجاست بول سے دو مرتبہ دھونا اگر طہارت آب غیر جاری سے کرے حتی کہ احوط بلکہ اقوی
بول طفل شیرخوارہ مسلم مین بھی دو دفعہ دھونا ہی لیکن آب جاری مین ایک مرتبہ کافی ہی اور
آب کُر مین دو مرتبہ احتیاطاً دھونا ترک نہ کرے اور سواے بدن اور کپڑے کے اور بول کے
اور سب نجاسات مین احوط یہ ہی کہ دو دفعہ دھوئے سواے ظروف کے کہ ان مین تین مرتبہ
دھونا چاہیے ہر نجاست سے مگر جس برتن مین چوہا مرجاوے یا شراب رکھی گئی ہو یا کتے یا
سُور نے اُس مین پانی پیا ہو زبان سے یا اور کوئی چیز مثل پانی کے کہ ان مین تین مرتبہ دھونا

کافی نہین ہی بلکہ احوط سات مرتبہ دھونا اُس برتن کا ہی جس مین چوہا مرا ہو خصوصًا موش
دشتی ہر چند ظاہرا غیر موش دشتی مین کفایت تین مرتبہ کی ہی اور اسی طرح شراب مین احوط سات
مرتبہ ہی ہر چند ظاہرا تین مرتبہ کافی ہی اور اگر ظرف اُسکا چوبی یا سفالی غیر روغنی یا کدو کا ہو
احوط اجتناب ہی اُس سے ہر چند اقوی قبول تطہیر سطح ظاہر ہی اور وہ برتن جسکو سُور نے
چاٹا ہو اُسکا سات مرتبہ دھونا واجب ہی اور احوط ہی مٹی ملنا قبل سات مرتبہ دھونے کے
اور اس احتیاط کو ترک نہ کرین اور جس ظرف مین پانی یا کوئی چیز اور مثل پانی کے ہو اور کُتّا
اُسکو پیئے زبان سے تین مرتبہ دھونا اُسکا واجب ہی ہر چند احتیاط یہ ہی کہ سات مرتبہ دھوئین
لکن چاہیے کہ پہلی مرتبہ دھونے مین مٹی سے ملنجے اور احوط یہ ہی کہ ایک مرتبہ محل نجاست پہ
خشک مٹی ملین اور دوبارہ مٹی کو پانی مین ملا کے محل نجاست کو اُس سے دھوئین بعد ازان
دو مرتبہ آب خالص سے دھوئین اور راکھ اور چونا اور گچ اور اشنان اور مانند اسکے
عوض مٹی کے کافی نہین ہین اور موقوف ہی تطہیر اُن چیزون کی جن مین پانی نفوذ کرتا ہی
نچوڑنے پر اگر آب قلیل سے طہارت کی جائے مگر بول رضیع کہ اُس مین حاجت نچوڑنے کی نہین
ہی اور آب جاری اور کُر مین اختلاف ہی احوط نچوڑنا ہی بلکہ اشتراط خالی قوت سے نہین ہی
اور واجب ہی تطہیر نجاسات مین دور کرنا عین نجاست کا اور رنگ اور بو کا جاتا رہنا ضرور
نہین ہی اور جبکہ موضع نجاست مشتبہ ہو اگر ایک کپڑے مین ہو واجب ہی دھونا اُن سب
مقامات کا جنکی نجاست محتمل ہو اور اگر اشتباہ کئی کپڑون مین یا غیر لباس مین ہو پس اگر محصور
ہو کل کا دھونا واجب ہی اور اگر نا محصور ہو تو کسی کا دھونا واجب نہین ہی اور اگر ممکن نہ ہو
دھونا کپڑے کا نماز کے لیے جائز ہی نماز برہنہ اور احوط ہی کہ نماز برہنہ بھی پڑھے اور جامۂ
نجس مین بھی اور اگر برہنہ ہونا ممکن نہو بسبب سردی وغیرہ کے تو نجس کپڑے مین نماز پڑھے

اور اعادہ اور قضا اُسپر نہین ہی اور اگر کپڑا ایک نجس ہو اور دوسرا پاک ہو اور مشتبہ ہو اور تن
نہو تیسرا کپڑا اور نہ دھونا اُنکا دو مرتبہ نماز پڑھے دونون مین اور جب نماز پڑھے نجس
کپڑون مین یا نجاست بدن مین اور علم نجاست کا رکھتا ہو واجب ہی اعادہ وقت مین
اور قضا بعد وقت کے اور اگر بھول گیا ہو پاک کرنا اور بعد نماز کے یاد آوے اعادہ
اور قضا واجب ہی اور اگر اثناے نماز مین یاد آوے اعادہ واجب ہی اور اگر وقت اعادہ
کا باقی نہ رہا ہو نماز تمام کرے اور احتیاط بقضا ترک نہ کرے اور اگر نہ جانتا ہو نجاست
کو پس اگر بعد نماز کے معلوم ہوا اور وقت گذر گیا ہو قضا اُسپر نہین ہی اور اسی طرح اگر اندر
وقت کے معلوم ہوا اور اگر علم اثناے نماز مین حاصل ہو باطل ہی نماز اور واجب ہی
اعادہ نماز کا جبکہ معلوم ہو نجاست کا قبل نماز کے ہونا اور اگر قبل نماز کے نہ ہونا معلوم ہو
اور ممکن ہو پاک کرنا بدون فعل منافی کے تطہیر کرے اور نماز تمام کرے اور اگر ممکن نہو نماز باطل ہی
اور واجب ہی اعادہ نماز کا اور اگر علم بہ نجاست وقت تنگ مین حاصل ہو تمام کرے اور اعادہ نہین ہی

باب تیسرا مطہرات اور اُنکے احکام مین ہی

اور اس مین کئی فصلین ہین

فصل پہلی حکم مین پانی کے ہے

پانی یا مطلق ہی یا مضاف اور دونون پاک ہین جب تک کوئی نجاست خارج سے اُس
تک نہ پہونچے لیکن مطہر فقط آب مطلق ہی پس آب مضاف نہ رفع حدث کرتا ہی اور نہ رفع خبث
اور نجس ہو جاتا ہی بمجرد ملاقات نجاست اگرچہ بقدر کُر یا زائد از کُر ہو اور آب مطلق پاک کرتا ہی

ہر چیز کو مگر وہ جو قابل پاک ہونے کے نہین ہی اور اگر پہونچے اُس تک نجاست تو اُسکی
کئی قسمین ہوتی ہین قسم پہلی آب جاری یعنی وہ پانی کہ جو زمین سے باہر آتا ہو اور بہتا ہو
زمین پر اور اُسکے حکم مین وہ پانی ہی کہ زمین سے باہر آوے اور نہ بہے اور کنوان گیر صاف
ہو اور وہ نجس نہین ہوتا ہی ملاقات نجاست سے جب تک رنگ یا بو یا مزا اُسکا نہ سبب
نجاست کے متغیر نہ ہو خواہ بمقدار کُر ہو یا نہ ہو مگر وہ پانی کہ جو زمین سے باہر آتا ہو اور بہتا
نہ ہو احوط بلکہ اقوی یہ ہی کہ بمجرد ملاقات کے نجس ہو جاتا ہی اگر کُر سے کم ہو اور پاک ہوتا ہی
اس طور سے کہ پانی اُسکا کم کر دین تا کہ تازہ پانی اُس سے اُبلے اور بقیہ آب نجس مین ممزوج
ہو وے اور حوض حمام کے کہ جو بمقدار کُر نہ ہون لیکن متصل بمادہ ہون حکم آب جاری مین
ہین پاک کرنے مین اور نجس نہ ہونے مین بمجرد ملاقات نجاست کے مگر شرط یہ ہی کہ متصل مادہ
سے ہو اور پانی مادہ کا کُر بھر ہو لیکن اگر آب حوض حمام متغیر بہ نجاست ہو گیا ہو تو اُسکی تطہیر مین
شرط ہی کہ مادہ مین پانی مقدار کُر سے اتنا زائد ہو کہ بعد برطرف ہونے تغیر کے بسبب امتزاج
اُس پانی کے ساتھ کسی مقدار کے آب مادہ سے بقدر کُر باقی رہے اور اس حکم مین حمام اور غیر
حمام یکسان ہی قسم دوسری آب باران اور حکم آب جاری کا ایک ہی یعنی نجس نہین ہوتا
بملاقات نجاست اور پاک کرتا ہی اور چیزون کو وقت بارش کے ہر چند جاری نہو نزدیک بعض
علما کے اور احوط اعتبار جریان ہی خواہ زمین مین جمع ہوا ہو یا پرنالے سے آوے اگر بہتا ہو
یا کم خود بخط مستقیم پہونچے یا ہوا اُسکو اُسی سمت مین پہونچا وے اور اگر ظاہر پر پانی بارش کا
پڑے باطن بھی پاک ہو جاویگا اور ظاہر یہ ہی کہ حاجت نچوڑنے کی اس مین نہین بلکہ جس جگہ
پانی پہونچ جاوے وہ پاک ہی قسم تیسری آب استادہ اگر بقدر کُر ہو نجس نہین ہوتا ہی مگر جب
رنگ یا مزہ یا بو متغیر ہو جاوے بسبب نجاست کے خواہ سب متغیر ہو گیا ہو خواہ کچھ متغیر

ہوا ہو اور کچھ اصلی کیفیت پر باقی ہو اور مراد تغیر سے تغیر حسی ہی یعنی متغیر ہو اس طور سے کہ
رنگ اُسکی آنکھ سے اور مزہ زبان سے اور بو اُسکی دماغ سے دریافت ہووے اور اعتبار نہین
ہی اور صفات کا سواے رنگ اور مزہ اور بو کے اور نہ اُن صفات کا اگر صفت متنجس کی ہو
خواہ اصلی ہو یعنی خود اُسی کی صفت ہو یا اُس مین بھی حاصل ہوئی ہو کسی اور چیز سے سواے
نجاست کے اور نہ اعتبار ہی اُس تغیر کا جو بسبب مجاورت نجاست کے ان صفات مین
ہوا ہو اور نہ اُس تغیر کا جو بر تقدیر ہونے اوصاف کے نجاست مین لازم آتا ہو اور اگر
پانی مین خود بسبب کسی عارض کے ایسے صفات پائے جاوین کہ اگر وہ صفات نہ ہوتے
تو تغیر ظاہر ہو جاتا مثل اسکے کہ پانی سُرخ ہو اور بسبب اسکے رنگ خون کا اُس مین ظاہر
نہ ہو تو احوط اس صورت مین حکم بہ نجاست ہی بلکہ خالی قوت سے نہین ہی اور کُر حسب ان کے
بارہ سو رطل عراقی ہوتا ہی مترجم کہتا ہی کہ بحساب اوزان متعارفہ کے ان بلاد ہند مین
جیسا کہ جناب علیین مکان طاب ثراہ نے روضۃ الاحکام مین لکھا ہی بقدر ساڑھے آٹھ من
پختہ سے کچھ زیادہ ہوتا ہی اور بحسب مساحت کے ساڑھے تین بالشت طول اور اسی قدر
عرض و عمق ہونا چاہیے اور اگر طول و عرض و عمق حوض کا مختلف ہو چاہیے کہ مکسر بیالیس
بالشت اور سات ثمن ایک بالشت کا ہو متعارف بالشت سے پس اگر پانی بقدر کُر نہ ہو
اگرچہ بقدر قلیل کم ہو تو بھی نجس ہو جاویگا بمجرد ملاقات نجاست کے اگرچہ نجاست بہ
پانی پڑے یا نجاست ایسی ہو کہ پرہیز اُس سے ممکن نہو مثل سر سوزن کے خون سے اور
اگر شک کرے کہ پانی مقدار کُر تک پہونچا یا نہین پہونچا تو بنا اسپر کرے کہ نہین پہونچا
اور اگر شک کرے مقدار کُر مین کہ آیا کم ہوا یا نہین ہوا بنا اسپر کرے کہ مقدار باقی ہی اور
طاہر ہوتا ہی آب کُر اُس پانی سے کہ جو ملاقات نجاست سے نجس ہوا ور شرط ہی ممزوج

ہوتا آب مطہر کا اور فقط اتصال کافی نہین ہی قسم چوتھی آب چاہ اور وہ نجس نہین ہوتا ہی
بدون تغیر کے لیکن مستحب ہی کھینچنا پانی کا اگر کوئی نجاست کنوین مین پڑے بلکہ بعض غیر
نجاسات مین بھی اور احوط عدم ترک ہی خصوصاً جبکہ پانی کُر سے کم ہو اور منزوحات کی
گیارہ قسمین ہین اول کھینچنا تمام پانی کا اور یہ واسطے اُس نجاست کے جو مزہ یا بو
یا رنگ پانی کا متغیر کر دے اور واسطے گرنے شراب اور فقاع کے اور جتنی چیزین
کہ نشہ کرنے والی ہین اور روان ہین اصل مین کم ہون یا بہت مگر شراب کہ اگر ایک قطرہ
اُسکا پڑے تیس ڈول کافی ہین ہر چند افضل کھینچنا تمام پانی کا ہی اور اسی طرح بہتر
ہی کھینچنا تمام پانی واسطے منی اور خون حیض و نفاس و استحاضہ اور بیل اگر مر جاوے
اور اونٹ نر ہو یا مادہ اور آب انگور جس مین جوش آچکا ہو اور دو ثلث جلے نہ ہون اور
عرق جنب بحرام اور پسینہ شتر جلال کا اور واسطے سگ و خوک کے اگر زندہ باہر
آوین بنا بر احوط اور واسطے فضلہ اور بول غیر ماکول اللحم کے حتی کہ انسان مگر بول
صبی اور مرد اگرچہ استحباب تمام پانی کھینچنے کا ان مین بھی خوب ہی اور اسی طرح واسطے
بول و فضلہ و خون نجس العین کے اور واسطے گرنے فیل اور کافر کے جب اُس مین
مر جاوے یا زندہ باہر آوے اور واسطے اُن نجاسات کے جنکا ذکر احادیث مین نہین
ہی اور اگر ممکن نہو کھینچنا تمام پانی کا یا مستلزم مشقت ہو بسبب کثرت آب کے چار
مرد باری باری دو دو مل کے کھینچین ایک دن طلوع صبح صادق سے مغرب تک اور
مہیا کرنا اسباب کا کھینچنے مین قبل صبح صادق کے کرین اور موقوف بعد مغرب کے
اور اگر اخلال عمل مین ہو مثل کاہلی و سستی کے یا بعض اوقات مشغول نہ ہون کھینچنے مین
اعادہ کرنا چاہیے دوسری کھینچنا ایک کُر پانی کا واسطے موت قاطر اور الاغ اور

مادہ گاؤ کے تیسری کھینچنا ستر ڈولون کا واسطے موت مسلمان کے مرد ہو یا عورت
بالغ ہو یا طفل چوتھی کھینچنا پچاس ڈولون کا واسطے گرنے مقدار کثیر کے خون طاہر
العین سے سوائے خون حیض و نفاس و استحاضہ کے اور خون فرج گوسفند مین اکتفا
تیس اور چالیس پر خوب ہی اور واسطے براز انسان کے جو تر ہو یا پراگندہ ہو گیا ہو اور
صورت ثانیہ مین اکتفا چالیس پر بھی خوب ہی لیکن پچاس ڈول کھینچنا احوط ہے
پانچوین کھینچنا چالیس ڈولون کا واسطے گرنے بول مرد اور مرجانے بلی اور سیار اور
لومڑی اور خرگوش اور کُتا اور مثل ان جانورون کے چھٹی کھینچنا تیس ڈولون کا واسطے
گرنے آب باران کے جس مین بول اور غائط اور فضلہ سگ ہو یا ایک ان مین سے
ساتوین کھینچنا دس ڈولون کا واسطے براز خشک اور خون قلیل کے آٹھوین کھینچنا
سات ڈولون کا واسطے مرنے پرند جانور کے جو کہ مقدار مین کبوتر سے چھوٹے اور
شتر مرغ سے بڑے نہ ہون اور واسطے مرجانے موش کے جب اجزا اُسکے پراگندہ
ہو جاوین یا پھول جاوے اور واسطے نہانے جنب کے یا فقط داخل ہونا اُسکا
پانی مین اور واسطے گرنے کُتّے کے جب زندہ نکل آوے اور واسطے بول طفل نابالغ کے
بعد اسکے کہ کچھ کھانے لگے اور مرنے مین چھپکلی جنگلی کے جب پھول جاوے نوین
کھینچنا پانچ ڈولون کا واسطے گرنے فضلہ مرغ خانگی جلال کے بلکہ مطلق جلال ہو یا نہ ہو
دسوین کھینچنا تین ڈولون کا واسطے چھپکلی اور بچھو اور سانپ اور اسی طرح واسطے
موش کے اگر پھولا نہ ہو اور اجزا پراگندہ نہ ہوے ہون گیارھوین ایک ڈول واسطے
گرنے پوست وزغ یعنی چھپکلی کے کہ جو اُس سے زندگی مین جدا ہوا ہو اور واسطے بول
شیر خوار کے جبکا سن دو سال سے زیادہ نہ ہوا ہو اور مرنے گنجشک اور مانند اُسکے اور

ڈول مین شرط ہی کہ مناسب اُس قسم کے کنوین کے ہو اور عادت اتنے ڈول سے کھینچنے کی
ویسے کنوین مین ہو لکن اگر خاص اُس کنوین مین جو نجس ہوا ہی بہ نسبت اُس قسم کے کنوون کے
بڑے ڈول سے کھینچنے کی عادت ہو تو احوط بلکہ اقوی مراعات اُسکی ہی اور اگر بجاے چھوٹے
ڈول کے بڑے ڈول سے کھینچے کافی ہی اور ڈول کے بھرنے مین طریق متعارف کا اعتبار
ہی اور کھینچنے مین تمام پانی کے کوئی ڈول شرط نہین ہی اور کھینچنے والے مین عدالت
او اسلام اور مرد ہونا اور قصد اور نیت معتبر نہین ہی بلکہ حیوان اور انسان مین بھی
فرق نہین ہی اور جمیع اقسام نجاست مین بعد نکالنے عین نجاست کے جو مقدار
معین ہی نزح کی اُس نجاست مین کھینچنا چاہیے مگر جہان تمام پانی کھینچنے کا حکم ہی وہان
اگر اثناے نزح مین بھی نجاست نکالی جاوے تو بھی کافی ہی اور اگر سبب نزح کے
متعدد ہون مثلاً دو چوہے کنوین مین مرجاوین حکم بھی متعدد ہونگے اگر پانی کنوین مین
باقی رہے خواہ ایک دوسرے کے مثل ہون مانند اسکے کہ دو چوہے گرین یا ایک دوسرے
کے مثل نہون مثل اسکے کہ ایک چوہا اور ایک بلی گرے قسم پانچوین جھوٹا پانی یعنی
جس پانی کو کسی آدمی یا حیوان نے پیا ہو یا چھوا ہو پس پانی جھوٹا نجس العین کا
نجس ہی اور طاہر العین کا طاہر ہی اگرچہ ماکول اللحم نہ ہو یا اُن جانورون سے ہو جو
نجاست کھاتے ہین لکن بشرطیکہ موضع ملاقات طاہر ہو یا مشکوک ہو

فصل دوسری بیان مین باقی مطہرات کے ہی

اور وہ کئی چیزین ہین پہلی آفتاب اور وہ پاک کرتا ہی زمین کو نجاست بول سے جب
خشک کردے لکن شرط یہ ہی کہ دھوپ سے خشک ہو گو ہوا تند ہو بلکہ ظاہر یہ ہی کہ

جو نجاست جرم نہین رکھتی ہی آفتاب اُسے پاک کرتا ہی دوسری زمین اور وہ پاک کرتی ہی
تہ قدم اور تہ چلمہ اور تہ نعلین کو بشرطیکہ عین نجاست برطرف ہووے راہ چلنے سے یا ملنے
سے اور احوط چلنا بقدر پندرہ ہاتھ کے ہی اگرچہ نجاست کم مین برطرف ہوجاوے
تیسری استحالہ یعنی حقیقت نجس یا متنجس کا دوسری چیز کی حقیقت سے بدل جانا
جو نجس نہو اور بدل جانا اوصاف کا پراگندہ ہوجانا اجزا کا اسکا اعتبار نہین ہی اور
باعث حصول طہارت کا نہین ہوتا ہی اور استحالہ کے اقسام بہت ہین جیسا خاکستر ہوجانے
فضلہ کے یا دھوان ہوجانے کے اور کوئلہ نجس لکڑی کا اجتناب اُس سے احوط ہی
چوتھی اسلام اور وہ پاک کرتا ہی اور رطوبات کافر کو مثل آب بینی و آب دہن و بلغم
وغیرہ کے اور اسی طرح جو چیز متصل اُسکے بدن کے ہو مثل بال اور ناخن اور دانت وغیرہ
کے لیکن ظروف اور مثل اُسکے جن چیزون کو برطوبت اُسنے حالت کفر مین چھوا ہو نجاست
پر باقی رہتی ہین پانچوین کم ہونا اور یہ آب انگور جوشیدہ نجس کو پاک کرتا ہی جسکی نجاست
بسبب جوش ہونے کے حاصل ہوئی ہو بشرطیکہ دو ثلث جل جاوین حرارت آگ سے
اور اگر آفتاب یا ہوا سے دو ثلث کم ہوجاوین تو احوط اجتناب ہی بلکہ آفتاب مین اولی
بھی ہی چھٹی انتقال نجاست کا ایک محل سے طرف دوسرے محل کے بشرطیکہ نجاست
اُسکی بسبب اُسکی اضافت کے پہلے محل کی طرف ہوا اور بعد انتقال کے محل ثانی کی طرف
مضاف ہوجاوے اگر مضاف ہونا اُس محل کی طرف مستلزم حکم طہارت کا ہو مثل
اُسکے کہ خون انسان کا اور اُن حیوانات کا جو خون جہندہ رکھتے ہین کھٹمل یا مچھر یا جونک
پیوے اور اطلاق خون انسان وغیرہ کا اُسپر سے جاتا رہے بلکہ کھٹمل کا خون یا مچھر کا
خون اُسکو کہنے لگین اور یہ شرط اُس وقت مین ہی کہ جب معلوم ہو کہ اصل مین یہ خون انسان کا

تھا اور اگر نہ دیکھا ہو اور نہ جانتا ہو تو طہارت اظہر ہی **ساتوین** سنگ کہنہ استنجا اور
مثل اُنکے جن چیزون سے استنجا کیا جاوے سواے پانی کے ساتھ شرائط مذکورہ کے
آٹھوین استبراء اور بسبب اُسکے محکوم بطہارت ہوتی ہی رطوبت مشتبہ بول اور منی
سے پس اگر استبراء نہ کیا ہو نجس ہی اور استبراء منی سے یہ ہی کہ پیشاب کرے اور طریق
استبراء بول سے سابق مین مذکور ہوا **نوین** جدا ہونا غسالہ کا اور یہ مطہر ہی اُن رطوبات
کا جو باقی رہجاتی ہین بعد نچوڑنے کے **دسوین** برطرف ہونا نجاست کا بدن حیوان سے
سواے انسان کے بشرطیکہ احتمال طہارت ہو اگرچہ بعید بھی ہو علی الاحوط اور برطرف
ہونا نجاست کا بواطن سے مثل باطن دماغ اور گوش اور دہن کے اور احوط اجتناب ہی
اجزاے غذاے باقیماندہ سے درمیان دانتون کے جب نجس ہو جاوین **گیارھوین** نکلنا
خون کا محل ذبح سے اُن جانورون مین جو ذبح ہوتے ہین اور محل نحر سے اونٹ مین بمقدار
متعارف پس یہ مطہر ہی خون باقیماندہ کا اعضاے ماکولہ مین لیکن غیر ماکولہ مین مثل تلی کے پس
احوط اجتناب ہی **بارھوین** غائب ہونا اور یہ مطہر ہی مسلمان کے بدن اور کپڑے کا ساتھ
دو شرطون کے ایک یہ کہ اُسکو علم نجاست کا ہو اور دوسرے یہ کہ تطہیر کرنا اُسکا محتمل
ہو اور احوط یہ ہی کہ علاوہ ان دو شرطون کے دیکھے کہ وہی مسلمان استعمال کرتا ہی جسکا
ظاہر بحسب اغلب حال مسلم کے یہ ہی کہ وہ استعمال بعد تطہیر کے ہو **خاتمہ** جائز ہی استعمال
کرنا سواے ظروف طلائی اور نقرئی اور پوست میتہ کے جملہ ظروف کا کہ جو باقی معادن
وغیرہ سے بنائے گئے ہون ہر چند جواہر نفیسہ کے ہون یا غیر اُسکے بشرط طاہر اور غیر غصبی
ہونے کے تطہیر مین بلکہ مطلقاً لیکن وہ ظرف کہ جو مردار کے چمڑہ کا ہو جائز نہین ہی
استعمال اُسکا اور اسی طرح ظروف طلائی اور نقرئی کا لیکن جو چیز کھانے یا پینے کی اُن مین ہو

55222

حرام نہین ہو جاتی ہی اور اسی طرح رفع خبث ساتھ اُنکے ہو سکتا ہی اور اسی طرح ظرف غصبی سے اگرچہ ان سب صورتون مین فعل حرام ہوگا لکن طہارت ہو جاویگی اور اگر وضو یا غسل کرے ظرف طلا یا نقرہ یا ظرف غصبی سے اظہر صحت ہی اور احوط اعادہ ہی مگر درصورتیکہ ظرف وضو یا غسل منحصر ہو ظرف غصبی مین اور ممکن نہ ہو بدون اُسکے استعمال کے کہ اس صورت مین وضو اور غسل حرام بھی ہوگا اور باطل بھی تم کتاب الطہارۃ و تیلوہ

کتاب الصلوٰۃ

مقصد دوسرا نماز کے بیان مین

اور اس مین کئی مبحث ہین

مبحث اول مقدمات نماز مین

اور اس مین کئی باب ہین

باب اول بیان مین اس بات کے ہی کہ واجب کی نمازین ہین

واضح ہو کہ نماز واجب کی چھ قسمین ہین نماز یومیہ اور جمعہ اور عیدین اور آیات اور طواف اور واجب بسبب امر خارج کے مثل استیجار اور نذر اور عہد اور یمین کے اور مانند اُس نماز کے جو باپ سے فوت ہو گئی ہو اور نماز یومیہ یعنی جو نماز کہ ہر شبانہ روز مین ہر مکلف پر جو خالی حیض و نفاس سے ہو اور قادر ہو بہ شرعاً طہارت اختیاری یا اضطراری پر پانچ نمازین ہین مجموع اُنکی رکعات حضر مین سترہ ہین ظہر کی چار عصر کی چار عشا کی چار مغرب کی تین صبح

کی دو مگر روز جمعہ کہ عوض ظہر کے دو رکعت جمعہ کی واجب ہوتی ہی عیناً یا تخییراً ساتھ
اُن شروط کے جنکا ذکر آگے آویگا اور سفر مین اور حالت خوف مین ہر چہار رکعت سے
دو رکعتین کم ہو جاتی ہین اور مابقی مین کچھ کم نہین ہوتین

باب دوسرا بیان مین اوقات نماز یومیہ واجب کے ہی

ہر نماز کے لیے فرائض یومیہ سے دو وقتہ ہین اول وقت فضیلت اور دوسرے
وقت اجزا یعنی ادائے واجب پس وقت اول نماز ظہر کا زوال آفتاب ہی دائرہ نصف
النہار سے یہانتک کہ سایہ شاخص کا برابر اُسکے ہو وے اور وقت دوسرا بعد گذرنے
وقت اول کے ہی یہانتک کہ غروب مین مقدار ادا کرنے نماز عصر کے مدت باقی رہے اور
وقت اول نماز عصر کا بعد گذرنے اتنی مدت کے جس مین نماز ظہر ہو سکے شروع ہوتا ہی
اور باقی رہتا ہی یہانتک کہ سایہ شاخص کا دونا اُس سے ہو جاوے اور وقت
دوسرا بعد گذرنے وقت اول کے ہی مغرب تک اور وقت اول نماز مغرب کا غروب سے
ہی یہانتک کہ برطرف ہو وے شفق مغربی اور وہ سرخی ہی کہ جو سمت مغرب مین
پیدا ہوتی ہی وقت غروب آفتاب کے اور وقت دوسرا بعد وقت اول کے ہی یہانتک
کہ باقی رہے نصف شب مین اتنی مدت کہ جس مین نماز عشا ہو سکے اور وقت اول نماز
عشا کا شروع ہوتا ہی بعد گذرنے اتنی مقدار کے غروب آفتاب سے جتنی مدت مین
نماز مغرب پڑھی جاوے اور باقی رہتا ہی ثلث شب تک اور وقت دوسرا بعد اُسکے ہی
تا بہ نصف شب واسطے مختار کے لیکن مضطر یعنی جس شخص سے نماز مغرب مین پڑھنا نصف
اول مین ممکن نہو بسبب کسی عذر کے مثل اسکے کہ سو جاوے یا بھول جاوے و یا حیض و

نفاس باقی ہو یا کوئی اور عذر ہو پس اظہر یہ ہی کہ اُسکے لیے وقت مغربین باقی رہتا ہی
طلوع صبح تک اور اولی یہ ہی کہ نیت مین تعیین ادا اور قضا کی نہ کرے بلکہ جیسے عمداً نصف
اول مین مغربین کو ادا نہ کیا ہو وہ بھی اگر پڑھے قبل صبح کے تو اولی یہ ہی کہ نیت مین
تعیین ادا اور قضا نہ کرے اور وقت اول نماز صبح کا طلوع صبح صادق ہی یہان تک
کہ حمرت مشرق مین ظاہر ہو اور وقت دوسرا بعد اول کے ہی طلوع آفتاب تک اور
علامت دخول وقت مغرب کی برطرف ہونا حمرت مشرقیہ کا اور گذر جانا اُسکا سمت
الراس سے ہی اور علامت نصف شب کی جو آخر وقت نماز عشا ہی گذر جانا اُن ستارون
کا جو وقت غروب آفتاب طلوع کرین سمت الراس سے اور علامت صبح صادق کی
ظاہر ہونا سفیدی کا اور پھیلنا اُسکا عرض افق مین اور علامت زوال کی یہ ہی کہ سایہ
شاخص کا بڑھے بعد کم ہونے کے یا پیدا ہو بعد برطرف ہونے کے لیکن یہ دوسری
علامت اُس وقت مین ہی کہ جب آفتاب سمت الراس بلد پر اُس دن عبور کرے مثل مکہ معظمہ
کے بعض اوقات مین اور پہلی علامت اور اوقات مین ہی سواے وقت مذکور کے غالباً
لہذا اکثر شہرون مین اکثر اوقات مین تشخیص زوال کی اسی علامت سے ہوتی ہی اور جائز
نہین ہی تاخیر کرنا نماز مین یہانتک کہ وقت اُسکا گذر جاوے اور پڑھنا قبل وقت کے
پس اگر نماز قبل وقت کے پڑھے نماز باطل ہو گی نماز قبل وقت کے واقع ہوئی ہو یا
بعض عمداً تعجیل کی ہو یا بھولے سے مسئلہ جانتا ہو یا نہ جانتا ہو اور وقت پہچانتا ہو یا
نہ پہچانتا ہو بلکہ اگر نماز پورے وقت مین واقع ہو حالانکہ وہ شخص جانتا ہو کہ وقت داخل
نہین ہوا تو بھی نماز اُسکی باطل ہی اور اگر بھول گیا ہو واجب ہونا وقت مین ظاہراً صحت
ہی اور جائز نہین ہی اعتماد کرنا مظنہ دخول وقت پر جب ممکن ہو علم اگرچہ حاصل ہوا ہو

مظنہ اذان معتمد سے یا قول سے ایک عادل کے بلکہ دو عادل کے بھی بنا بر احوط اور جائز ہی جب ممکن نہو علم لکن احوط یہ ہی کہ توقف کرے یہانتک کہ یقین دخول وقت کا ہوجاوے اور جب ظاہر ہو کہ گمان اُسکا غلط تھا چاہیے کہ اعادہ نماز کا کرے اگر وقت اثناے نماز مین نہ آگیا ہو اور وقت ہوگیا ہو اثناے نماز مین اگرچہ قبل سلام کے ہو اعادہ لازم نہوگا اور اگر کوئی شخص مشغول نماز عصر یا عشا ہو قبل نماز ظہر اور مغرب کے پس اگر یاد آوے اثناے نماز مین عدول کرے عصر سے طرف ظہر کے اور عشا سے طرف مغرب کے اور اگر بعد فراغ کے یاد آوے نماز اُسکی جو پڑھی ہی صحیح ہوگی اگر وقت مختص مین نماز مقدم کی واقع نہوئی ہو اور احوط مراعات اس شرط کی ہی مسئلہ عدول مین بھی اور جائز نہین ہی نوافل غیر یومیہ اور قضا نوافل یومیہ کی بعد داخل ہونے وقت فریضہ کے اور قبل ادا کرنے فریضہ وقت کے اور اسی طرح جائز نہین ہی نافلہ واسطے اُس شخص کے جسکے ذمہ پر قضا فریضہ کی ہو نہ نافلہ روزانہ اور نہ نافلہ شب

باب تیسرا تحقیق قبلہ مین

قبلہ اُن لوگون کے لیے جو مسجد الحرام مین ہون نفس کعبہ معظمہ ہی اور اسی طرح جو لوگ توجہ عین کعبہ کرنے پر قادر ہون اگرچہ مسجد سے باہر ہون اور قبلہ اُن لوگون کا جو دور مکہ معظمہ سے ہین جہت اور سمت کعبہ ہی نہ نفس کعبہ بہر کیف قبلہ رو ہونا واجب ہی واجب نمازون مین اور شرط بھی ہی اگر قدرت ہو خواہ نماز استادہ پڑھے خواہ بیٹھ کے خواہ لیٹے کے لکن اس صورت مین اگر کروٹ سے ہو تو اس طرح لیٹنا چاہیے جس طرح مردے کو قبر مین لٹاتے ہین اور اگر چت ہو تو جس طرح مریض کو وقت احتضار لٹانا چاہیے اُس طرح لیٹے

H.M.S. Central Library
NAZIRIA COLLECTION
Jamia Hamdard

اور اگر ممکن ہو رو بقبلہ ہونا فقط بعض احوال مین اُنھین احوال مین واجب ہوگا اور اسی طرح شرط ہی رو بقبلہ ہونا بجالانے مین اجزاے منسیہ کے یعنی جو اجزا چھٹ گئے ہون بھولے سے نماز فریضہ مین اور اسی طرح واجب ہی سجدۂ سہو مین اور واجب ہی استقبال حال احتضار کو نماز جنازہ اور دفن میت اور ذبح حیوان میت اور واجب ہی علم قبلہ کا حاصل کرنا بشرط قدرت خواہ قبلہ عین کعبہ ہو یا جہت اور اگر ممکن نہو علم کافی ہی ظن قول عادل سے حاصل ہو یا فاسق سے یا کافر سے اور جو شخص عاجز ہو ظن کے حاصل کرنے سے چارون طرف نماز پڑھے اگر وقت وسیع ہو اور اگر نماز پڑھے ایک طرف بنا بر ظن لقبلہ کے بعد ظاہر ہو کہ پشت بقبلہ تھا اعادہ کرے اگر وقت باقی ہو اور اگر نہ باقی ہو تو بھی وجوب قضا خالی قوت سے نہین ہی بلکہ اگر ظاہر ہو کہ قبلہ محاذی یمین و یسار کے تھا تو بھی قضا احوط ہی ہان اگر درمیان یمین و یسار کے ہو اعادہ و قضا لازم نہین ہی اور اگر اثناے نماز مین ظاہر ہو کہ رو بقبلہ نہین ہی قبلہ کی طرف پھر جاوے اگر انحراف یمین و یسار کی طرف اسقدر نہ ہوا ہو کہ قبلہ جسمین مقابل یمین و یسار کے ہو جاتا ہی اور اگر اسقدر انحراف ہو گیا ہو اعادہ لازم ہی اور اگر بعد نماز کے متنبہ ہو کہ قبلہ سے منحرف تھا اتنا کہ جسمین اعادہ کرنا چاہیے اور وقت فقط ایک رکعت کا باقی ہو وجوب اعادہ خالی قوت سے نہین ہی در صورتیکہ پشت بقبلہ پڑھی ہو بلکہ یمین و یسار مین بھی

باب چوتھا مکان جائز الصلوۃ کے بیان مین

جائز ہی نماز اُس مکان مین جو نجاست متعدیہ سے یعنی ایسی نجاست جو بدن یا لباس مصلی تک پہونچے خالی ہو اور تصرف اُس مین جائز ہو خواہ اصل مکان مملوک اُسی شخص کا ہو یا ملک غیر ہو لیکن منفعت مکان ملک اُس شخص کی ہو گئی ہو خواہ اس سبب سے کہ اسی شخص مذکور نے

بکرایہ لیا ہو اور خواہ اس جہت سے کہ مالک نے تخمیس مکان کی یا وصیت اُس مین رہنے
کی اس شخص کے لیے کی ہو یا مانند اسکے اور خواہ یہ شخص مالک منفعت بھی نہو بلکہ مالک نے
فقط تصرف کی اجازت دی ہو عموماً یا اجازت دی ہو خاص نماز پڑھنے کی صراحۃً یا فحواءً
اور خواہ مکان مباح الاصل ہو مثل زمین موات وغیرہ کے خواہ حال مالک کا اذن تصرف
پر شاہد ہو مثل اسکے کہ رسم و دوستی مصلی اور مالک مین ایسی ہو کہ جو منشا رضاے مالک کا ہوئے
اور مانند اسکے اور معتبر ہی حاصل ہونا علم کا ساتھ رضاے مالک کے شاہد حال سے
پس اگر علم حاصل نہ ہو بلکہ مظنہ ہو نماز صحیح نہوگی لیکن صحرا اور باغات بن مین داخل ہونے
سے کوئی مانع مثل دیوار وغیرہ کے نہو نماز اُن مین جب تک کہ آثار مالک کی ناراضی کے
ظاہر نہوون صحیح ہی بلکہ جائز ہی نماز اُن مین اگرچہ مالک یتیم و دیوانہ بھی ہو اور اسی طرح جائز
ہی نماز پڑھنا گھر مین باپ اور مان اور فرزند اور دادا اور دادی اور بھائی اور بہن اور
چچا اور پھوپھی اور ماموں اور خالہ اور دوست کے بدون اجازت کے بلکہ اگر شک رضا
مین ان لوگون کی ہو یا مظنہ ناراضی کا ہو تو بھی جائز ہی لیکن احوط اس صورت مین یعنی جب
مظنہ ناراضی کا ہو ترک ہی اور احوط اس سے ترک نماز ہی گھر مین ان لوگون کے جبکہ
اجازت اُنکی مکان مین داخل ہونے کی نہ ہو بلکہ خالی قوت سے نہین ہی اور جائز نہین ہی
نماز مکان غصبی مین اور باطل ہی ساتھ علم غصبیت کے بے اضطرار کے لیکن اگر نہ جانتا ہو غصبی
ہونا مکان کا اور نماز پڑھے اُس مین تو نہ گنہگار ہوگا اور نہ نماز باطل ہوگی اور اگر غصبی
ہونا مکان کا جانتا ہو اور حرام ہونا نماز کا مکان غصبی مین نہ جانتا ہو نماز اُسکی باطل ہوگی
اگر بطلان نماز مکان غصبی مین معلوم ہو اور اسی طرح جبکہ حرمت جانتا ہو اور بطلان نماز
نہ جانتا ہو تقصیراً بلکہ مطلقاً اور اسی طرح اگر نہ جانتا ہو حرمت اور نہ فساد اور مقصر ہو تحصیل

احکام مین یعنی باوصف تنبیہ کے تحقیق مسائل مین کمی کی ہو نماز اُسکی بھی باطل ہی اور اگر
مقصر نہو اور وقت مین مسئلہ معلوم ہووے واجب ہی اعادہ نماز کا اور احوط ہی اعادہ مین
اکتفا کرنا نیت قربت پر مگر یہ کہ مصلی مجتہد ہو اور مکان غصبی مین نماز پڑھنا حرام جانتا ہو لکن
نماز کو باطل نہ جانتا ہو بلکہ صحیح سمجھتا ہو جیسا کہ مذہب بعض اصولیین کا ہی اور بنا بر اپنے
اختیار کے نماز پڑھے اور بعد نماز وقت مین یقین اپنی خطا کا کرے پس ظاہر اس صورت
مین وجوب اعادہ ہی بلکہ قضا بھی اور جو شخص جاہل مسئلہ ہو بدون تقصیر کے اور بعد وقت
کے مسئلہ معلوم ہوا احوط قضا ہی لکن وجوب اُسکا محل اشکال ہی بلکہ واجب نہونا خالی
رجحان سے نہین ہی اور شرط ہی پاک ہونا سجدہ گاہ کا بقدر واجب اور اگر سجدہ کرے
نجاست پر نادانستہ احوط اعادہ وقت مین اور قضا بعد وقت کے ہی اگرچہ واجب نہونا
اعادہ کا خالی رجحان سے نہین ہی اور واجب نہونا قضا کا غایت قوت مین ہی اور یہی
حکم ہی بھول جانے کا لکن احتیاط یہان اشد ہی اور شرط ہی ہونا سجدہ گاہ کا زمین سے یا
اُن چیزون سے جو اُگتی ہین زمین سے بشرطیکہ پہننے اور کھانے کی نہ ہون بحسب عادت کے
یہان تک کہ کتان اور روئی پر بھی سجدہ جائز نہین ہی اور جو چیز زمین سے نہین اُگتی
مثل بال اور کھال اور رونگٹے اور پر اور گوشت اور چربی اور باقی اجزاے حیوان اور حریر
سجدہ اُسپر جائز نہین ہی اور جو چیز زمین سے نکلے لکن اجزاے ارضیہ اُس مین مستحیل ہو گئے
ہون اور اسم زمین اُسپر صادق نہو جیسا کہ سونا اور چاندی اور تانبا اور پیتل اور لوہا اور
الماس اور زبرجد اور فیروزہ اور عقیق اور یاقوت اور زمرد اور مثل اسکے سجدہ اُنپر جائز نہین
ہی اور اسی طرح گیلی مٹی پر اور اگر سجدہ کرے سہواً یا خطاءً اُس چیز پر جسپر جائز نہین ہی
سجدہ اُسکا صحیح ہی اور واجب نہین ہی اعادہ اگر ذکر واجب تمام کر چکا ہو اگرچہ سر سجدہ سے

نہ اٹھایا ہو لیکن اگر ہو سکے کھینچ لے پیشانی کو ایسی چیز پر جس پر سجدہ صحیح ہو اور اعادہ ذکر کرے البتہ اور اگر اثنائے نماز مین سجدہ گاہ کو کوئی اُڑا کے اٹھا لیجاوے یا بسبب تاریکی کے سجدہ گاہ ہاتھ نہ لگے نماز اُسکی باطل ہی مگر یہ کہ وقت اتنا تنگ ہو کہ ایک رکعت نماز بھی نہ پڑھ سکے

باب پانچوان لباس مصلی مین

واجب ہی مرد پر اور شرط ہی چھپانا قُبُل اور دُبُر اور بیضتین کا نماز واجب مین ساتھ قدرت اور تنبہ کے اور نماز سنتی مین شرط ہی دیکھنے والا وہان کوئی ہو یا نہ ہو اور کمر سے تا بہ زانو یا تا بہ نصف ساق واجب نہین ہی لیکن احوط ہی اور عورتون پر واجب ہی چھپانا تمام بدن کا مگر مُنھ اور دونون کف دست اور ظاہر دونون قدم کا اور باطن قدمین کا چھپانا احوط ہی بلکہ احوط چھپانا تمام بدن کا ہی سوائے مقدار واجب موضع سجود سے پیشانی سے اور واجب ہی چھپانا سر کے بالون کا بھی مگر لونڈی اور لڑکی نابالغہ پر چھپانا سر کا نماز مین واجب نہین ہی اور واجب ہی پاک ہونا بدن کا اور لباس کا نماز مین اور شرط ہی صحت مین اور اسی طرح شرط ہی مباح ہونا لباس کا اور جائز نہین ہی نماز غصبی کپڑے مین بلکہ باطل ہی اگر غصبیت معلوم ہو اور ضرورت اُسکے پہننے کی نہ ہو پس اگر مجبور ہو یا غصبیت معلوم نہ ہو نماز صحیح ہوگی اور اسی طرح اگر بھول جاوے غصبی ہونا اور جائز ہے ہونا کپڑے کا جمیع نباتات سے مثل روئی اور کتان وغیرہ کے اور اسی طرح پوست حیوان ماکول اللحم سے بشرطیکہ تذکیہ یعنی ذبح بشرائط شرعیہ اُسکا ہوا ہو گو دباغت نہ کی گئی ہو اور اسیطرح جائز ہی نماز پشمینہ مین اور کپڑون مین بالون کے جو حیوان ماکول اللحم مین ہون اگرچہ تذکیہ نہ ہوا ہو یا مُردے کے بال ہون لیکن اگر اکھاڑے گئے ہون تو اُنکی جڑون کا

پاک کر لینا واجب ہوگا اور جائز ہی پہننا اُس کپڑے کا جو خز یا سنجاب کے بالون سے
بنا ہو بلکہ کھال سے بھی لیکن احوط اجتناب ہی نماز مین سواے اُس کپڑے کے جو خز کے
بالون کا ہو اور جائز ہی مردون کے لیے پہننا حریر کا جس مین خلط ہو ایسی چیز جس مین
نماز صحیح ہی گو حریر دس گنا ہو بلکہ جب تک حریر محض اُسکو نہ کہین اور حرام ہی مرد پر پہننا
حریر محض کا غیر نماز مین اور نماز اُس مین باطل ہی اگرچہ ساتر عورت نہو اور جائز ہی مردونکو
مین اور جائز نہین ہی ٹوپی اور ازاربند اور جراب اور مانند اسکے جو چیزین ساتر نہین ہین
اور جائز ہی پہننا حریر کا عورتون کو نماز مین اور بے نماز کے اور جائز نہین ہی مرد کے
لیے پہننا طلا باف کا بلکہ نماز اُس مین باطل ہی اور اگر پرانا ہو کہ سونا جھڑ گیا ہو جائز ہی
پہننا اُسکا اور حرام ہی مرد پر انگوٹھی سونے کی اور پاس رکھنا طلا کا حرام نہین ہی نماز
مین اور نہ غیر نماز مین سکہ دار ہو یا غیر سکہ دار اور عورت پر پہننا طلا کا اور نماز اُس مین
پڑھنا حرام نہین ہی اور حرام ہی نماز پوست میتہ مین اور باطل ہی خواہ لباس اُسکا ہو
خواہ غیر لباس نماز اُس مین تمام ہو یا نہ ہو اور اسی طرح پوست مین اُس جانور کے جو ماکول
اللحم نہو اور بالون مین اُسکے بلکہ فضلات اُسکے بدن کے مثل بول اور عرق اور آب دہن
اور اشک اور استخوان اور مانند اسکے یہ سب حکم مین پوست اور بال کے ہین گو لباس اور
جزو لباس نہون یہانتک کہ ایک بال بھی اگر کپڑے مین چمٹا ہو یا بوتام اُسکی ہڈی
کے لگے ہون یا پسینہ اُسکا یا اور رطوبات اُسکے کپڑے مین موجود ہون تو بھی اُس مین نماز
صحیح نہوگی لیکن یہ سب احکام اُس وقت مین ہین کہ جب وہ جانور اتنا گوشت رکھتا ہو جسکا
کھانا ممکن ہی اور اگر شک ہو کسی چیز مین کہ آیا ماکول اللحم سے ہی یا نہین جائز نہین ہی نماز
اُس مین اور اگر نماز پڑھے جزو غیر ماکول اللحم مین بھولے سے یا غفلت سے بطلان نماز اُس

صورت مین اور وجوب عادہ محل تامل ہی لیکن ولی عادہ بہ نیت قربت ہو نہ بہ نیت وجوب اور اگر جہالت سے نماز پڑھی ہو باطل ہو گی خواہ اشتباہ ہوا ہو اس مین کہ ماکول اللحم نہین ہی یا اس مین کہ غیر ماکول اللحم مین نماز جائز نہین ہی اور اگر نہ جانتا ہو حرمت اُسکے گوشت کی اور معذور ہو نہ جاننے مین حرمت کے تو بھی وجوب اعادہ خالی قوت سے نہین ہی

بحث دوسرا مقارنات نماز مین

اور اس مین ایک مقدمہ اور کئی مطلب ہین

مقدمہ اذان و اقامت مین ہی

واضح ہو کہ اذان مجموع اٹھارہ فقرہ ہین چار تکبیرین بلفظ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور دو مرتبہ شہادت توحید بلفظ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور دو مرتبہ شہادت رسالت بلفظ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اور دو مرتبہ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ اور دو مرتبہ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ اور دو مرتبہ حَیَّ عَلٰی خَیْرِ الْعَمَلِ پھر دو مرتبہ تکبیر بلفظ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور دو مرتبہ تہلیل بلفظ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور شہادت ولایت حضرت امیر المومنینؑ جزو اذان نہین ہی لیکن بقصد رجحان فی نفسہ مابعد ذکر رسولؐ خوب ہی اور بقصد جزئیت کہنا حرام ہی اور اقامت مثل اذان کے ہی مگر اول مین دو تکبیرین نہین ہین اور آخر مین ایک تہلیل کم ہی اور بعد حی علی خیر العمل کے دو مرتبہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ زائد ہی پس فقرات اقامت کے مجموع سترہ ہین اور سنت ہی اذان و اقامت نماز پنجگانہ مین ادا ہو یا قضا فرادی ہو یا جماعت مرد ہو یا عورت اور جس شخص کے ذمہ پر نمازین قضا ہون اور ارادہ کرے کئی نمازین

پڑھنے کا پہلے ایک مرتبہ اذان واقامت کہے اور باقی نمازون مین فقط اقامت پر اکتفا
کر سکتا ہی اور افضل کہنا دونون کا ہی ساتھ ہر نماز کے اور اسی طرح جب دو نمازون کو
ایک وقت مین پڑھے دوسری اذان کو ترک کر سکتا ہی بلکہ سفر مین ترک دوسری اذان
کا کر سکتا ہی مطلقًا خواہ دو نمازون مین جمع کرے یا نہ کرے اور سوائے نماز پنجگانہ کے
کسی نماز واجب و سنتی مین اذان واقامت نہین ہی لکن نماز عیدین اور آیات اور استسقا
اور نماز میت مین جب بجماعت ہو سنت ہی تین مرتبہ الصلوٰۃ کہنا اور وقت کہنے کا متصل
قیام سے یا بعد قیام اور قبل شروع ہی اور احوط ترک اذان و اکتفا با قامت ہی چند مقامات
مین مثل اذان نماز عصر کے جمعہ کے دن خصوصًا جبکہ جمع کرے دو نمازون مین اور اسیطرح
اذان عصر عرفہ کے دن اُس شخص کے لیے جو عرفات مین ہو اور اسی طرح اذان عشا اُس
شخص کے لیے جو مغرب مشعر الحرام مین پڑھے اور مثل اسکے ہی بنا بر اقوی سقوط اذان و
اقامت اُس شخص سے جو مسجد مین جاوے نماز جماعت کے لیے اور امام فارغ ہو چکا ہو
لکن کوئی شخص جماعت مین سے مشغول تعقیب مین ہو بلکہ اگر ارادہ جماعت کا نہ رکھتا ہو تو
بھی ساقط ہی بلکہ اگر امام مشغول نماز ہو اور فارغ نہ ہوا ہو تو بھی دور نہین ہی جو سقوط جانتا
ہو کہ وہان نماز جماعت ہوتی ہی یا نہ جانتا ہو واقف ہو عدالت امام سے یا نہ واقف ہو
یا فسق امام کو جانتا ہو لکن جانتا ہو کہ نماز جماعت کل ماموین سے یا بعض سے بروجہ
صحیح واقع ہوئی ہا یہ کہ ماموین مجہول الحال ہون نہ معلوم ہو کہ جماعت اُن سے بطور صحیح
یا فاسد اور اگر جانتا ہو فسق امام کو اور اس بات کو کہ نماز کسی ماموم کی صحیح نہین ہوئی
ساقط نہ ہوگی اذان اور اقامت اور شرط نہین ہی سقوط اذان واقامت مین یہ کہ نماز
وہی مقصود ہو اس شخص کو جو اہل جماعت نے پڑھی ہی بلکہ اگر جماعت نے ظہر پڑھی ہو

اور یہ شخص بارادۂ عصر گیا ہو تو بھی سقوط ہوگا ہاں اگر جماعت نے مثلاً نماز عصر پڑھی ہو اور یہ شخص بارادۂ مغرب جاوے تو اذان و اقامت ساقط نہ ہوگی اور فرق نہیں ہی اس مین کہ یہ شخص جانتا ہو کہ جماعت نے اذان و اقامت کہی ہی یا نہ جانتا ہو بلکہ اسی قدر کافی ہی کہ نہ کہنا معلوم نہ ہو اسی طرح فرق نہیں ہی اس مین کہ امام اور یہ شخص دونون حاضر ہون یا مسافر یا امام حاضر ہو اور یہ مسافر ہو یا بالعکس اور سقوط اذان و اقامت مخصوص اُس جماعت کے ساتھ نہیں ہی جو پہلے وارد ہو بلکہ جو شخص وارد ہو جب تک کہ جماعت اول کے بعض اشخاص باقی رہین گو دوسری جماعت کے لوگ متفرق ہو گئے ہون اذان و اقامت اُس سے ساقط ہوگی اور اگر عورتین وارد ہون جماعت مین مردون کی تو اُن سے بھی اذان و اقامت ساقط ہوگی جن صورتون مین سقوط مردون سے ہوتا ہی

باب اول نیت کے بیان مین ہے

گذرا مبحث وضو مین جو حقیقت نیت کی ہی اور جو کچھ کہ ضرور ہی نیت مین مثل قصد اور تعیین فعل کے اگر مشترک ہو مثل قضاے نماز ظہر کے اگر کئی دن کی ہو یا ایک اپنی ہو اور ایک میت کی ہو اور باجارہ وغیرہ اُس پر واجب ہوئی ہو اور قصد قربت اور قصد وجوب واجب مین اور استحباب سنت مین اور ادا وقت مین اور قضا غیر وقت مین اور اتمام گھر مین اور قصر سفر مین یہ کچھ ضرور نہیں ہی لیکن احوط ہی اور معتبر نہیں ہی زبان سے کہنا نیت مین بلکہ نماز پنجگانہ اور جمعہ مین مکروہ ہی اگر اقامت کہی ہو اور وقت نیت قبل نماز ہی اس طور سے کہ نزدیک تکبیرۃ الاحرام کے یعنی شروع تکبیرۃ الاحرام مین بانیت ہو اور واجب ہی باقی رکھنا نیت کا آخر نماز تک اور نیت شرط ہی نہ رکن لیکن شرط وجودی ہی

یعنی ترک سے اُسکے نماز باطل ہوتی ہی عمداً ترک کیا ہو یا بھولے سے یا جہالت سے
اور اثناے نماز مین غافل ہو جانا نیت سے مبطل نماز نہین ہی

باب دوسرا قیام مین

واجب ہی کھڑا ہونا نماز واجبی مین یومیہ ہو یا غیر یومیہ وقت تکبیرۃ الاحرام کہنے
کے اور حال قراءت مین اور متصل رکوع سے اور بعد رکوع کے ہر چند ساتھ ذکر مستحب کے
ہو اور رکن ان مین فقط دو قیام ہین ایک قیام وقت تکبیر اور دوسرا قیام متصل
برکوع اور مراد رکن سے وہ جز ہی کہ جسکا چھوٹ جانا عمداً ہو یا سہواً نماز کو باطل کرے
اور مراد قیام متصل برکوع سے جز آخر قیام کا ہی جسکے بعد بلا فصل رکوع کیا جاتا ہی اور
قیام شرط صحت ہی حال نیت مین اور سنت ہی حال مندوبات مین اور مراد سنت سے
یہ ہی کہ ترک قیام مع اُس عمل مندوب کے کرنا جائز ہی نہ یہ کہ عمل مذکور بیٹھ کے کر سکتا ہی
اس واسطے کہ عمل گو سنت ہی لیکن قیام شرط اسکی صحت کی ہی اور قیام جو معتبر نماز مین ہی
قیام ساتھ انتصاب عرفی کے ہی یعنی کھڑا ہونا اس طرح سے کہ عرفاً انتصاب صادق ہو یعنی
کہین کہ سیدھا کھڑا ہی اور یہ حاصل اُس وقت ہوتا ہی کہ جب پیٹھ آدمی کی سیدھی ہو پس اگر
سیدھا کھڑا نہ ہو نماز باطل ہی عمداً ہو یا سہواً اور لازم ہی حالت قیام مین کسی چیز پر تکیہ
نہ کرے اس طور سے کہ اگر تکیہ ہٹا لیا جاوے گر پڑے اور اگر تکیہ کرے عمداً تو بھی باطل ہی
اور اگر سہواً کرے اُس قیام مین جو رکن ہی تو بھی احوط بطلان ہی اور واجب ہی کھڑا ہونا
دونون پیرون پر اور چاہیے کہ پیرون کو اتنا نہ پھیلاے کہ جس مین ہیئت قیام کی جاتی رہے
اور اسی طرح لازم ہی استقرار حالت قیام مین یعنی جنبش نہ کرنا اور اگر عاجز ہو کھڑے

ہونے سے بے تکیہ کے تو تکیہ کرے اور اگر بعض نماز مین قادر ہو قیام پر اور بعض مین
نہ ہو تو بقدر امکان قیام واجب ہوگا اور اگر قدرت قیام کی فقط ایک جز مین ہو لیکن
جز معین نہ ہو بلکہ اختیار مین اسکے ہو چاہے پہلے جز مین کھڑا ہو چاہے دوسرے مین
تو اس صورت مین پہلے جز مین کھڑا ہونا چاہیے لیکن اگر دوسرے جز مین قیام رکن ہو اور
اول مین رکن نہ ہو تو خالی اشکال سے نہ ہوگا پس احتیاط ترک نہ کرے اور اگر عاجز ہو کھڑے
ہونے سے بیٹھ جاوے جس جگہ عاجز ہو اور شرط بیٹھنے کی جواز مین عجز ہو ان معنی سے کہ
اپنے امکان سے باہر دیکھے قیام کو اور اگر باوصف عاجز ہونے کے استادہ نماز پڑھے
نماز باطل ہے اور کافی ہے تحقق عجز مین الم شدید جسکا تحمل شاق ہو یا باعث زیادتی مرض
کا ہو یا حدوث مرض کا اور مظنہ کافی ہے ان امور مین اور اگر بیٹھنے سے بھی عاجز ہو بدون
تکیے کے تکیہ کرے کسی چیز پر اور اگر سیدھا بیٹھنا نہ ہو سکتا ہو تو جتنا ممکن ہو اسپر اکتفا کرے
اور اگر اصلا ممکن نہ ہو حتی باعانت غیر تو لیٹ کے نماز پڑھے اور داہنی کروٹ کو بائین
کروٹ پر مقدم رکھے اگر ہو سکے اور بائین کروٹ لیٹنے کو مقدم رکھے چت لیٹنے پر اگر
ہو سکے اور ان احوال مین تکیہ کسی چیز پر نہ کرے مگر جو عاجز ہو اور احوط تاخیر نماز ہے معذور
کے لیے آخر وقت تک خصوصا جب امید زوال عذر کی ہو بلکہ وجوب سکا اس صورت
مین خالی قوت سے نہین ہے

باب تکبیرۃ الاحرام کے بیان مین

تکبیرۃ الاحرام واجب ہے اور رکن ہے نماز مین یعنی باطل ہوتی ہے نماز نہ کہنے سے اسکے
خواہ عمدا نہ کہے یا بھولے سے یا جہالت سے اور یہی حکم ہے ہر رکن کا پس اگر تکبیر الاحرام

نکہی ہو تو تکبیر رکوع فقط کافی نہ ہوگی ور ایک تکبیر مشترک تکبیرۃ الاحرام اور تکبیر رکوع
سے نہین ہو سکتی ہو حتی کہ اگر ماموم ہو اور خوف نہ پانے رکوع امام کا رکھتا ہو تو بھی
ایک تکبیر کافی دونون سے نہ ہوگی ور تکبیرۃ الاحرام مین وہی سب شرائط ہین جو سب
نمازمین ہین مثل استقبال وطہارت وغیرہ کے نماز مین اور زائد اس مین یہ شرط ہو کہ
قصد افتتاح یعنی ابتداے نماز اُس سے کرے پس اگر شروع تکبیر سے کرے اور بے
تمام کیے رکوع مین چلا جاوے ماموم ہو خواہ غیر ماموم یا اُٹھنے مین کے نماز اُسکی
باطل ہی اور واجب ہو زبان سے کہنا تکبیرۃ الاحرام کا اس طور سے کہ لفظ اَللّٰہُ اَکْبَرُ
زبان پر جاری کرے اور اللہ اور اکبر دونون مین ہمزہ قطع کیے خواہ بلند آواز سے کیے
خواہ آہستہ پس اگر کوئی حرف رہجاویگا نماز باطل ہوگی اور اسی طرح باطل ہوگی اگر
کیے اَکْبَرُ اللّٰہُ یا عوض مین لفظ اللہ کے یا لفظ اکبر کے کوئی لفظ اور ہم معنی کیے یا
ترجمہ اُسکا کیے اور اگر یاد نہ ہو تکبیرۃ الاحرام تو سیکھنا اُسکا کسی سے واجب ہوگا گو
اجرت دینا پڑے اور تاخیر اول وقت سے واسطے یاد کرنے تکبیرۃ الاحرام کے اگر یاد
کرنا ممکن ہو واجب ہی اور اگر پوری تکبیر یاد نہ ہو اور نہ سیکھنا ممکن ہو یا وقت تنگ ہو
تو جتنی یاد ہو اُسی پر اکتفا کرے لکن بعض صور مسئلہ مین اکتفا خالی تامل سے نہین ہی اور
اگر اصلا ممکن نہ ہو تکبیر کہنا اکتفا اُسکے ترجمہ پر کرے اور اگر ترجمہ اُسکا کئی زبانون مین
جانتا ہو تو احوط یہ ہو کہ سُریانی اور عبرانی کو فارسی پر مقدم رکھے اور بعد ان دونون کے
فارسی کو مقدم رکھنا احوط ہی اسی طرح مؤخر کرنا زبان ترکی کا احوط ہی اور گونگے کو جتنا
ممکن ہو کہنا اُتنا کہے اور اگر اصلا ممکن نہ ہو احوط یہ ہو کہ دل مین کہے اور اشارہ اُنگلی سے
کرے اور حرکت زبان کو دے اور علاوہ تکبیرۃ الاحرام کے اور چھ تکبیرین کہنا مستحب ہی

اور اس مین اختیار ہی کہ جسکو چاہے تکبیرۃ الاحرام قرار دے مگر افضل یہ ہی کہ ساتوین تکبیر مین قصد تکبیرۃ الاحرام کا کرے اور اگر شک ہو کہ تکبیرۃ الاحرام کہی یا نہین کہی پس اگر قراءت شروع کر چکا ہو تو التفات اس شک کی طرف نہ کرے بلکہ جو فعل بعد تکبیرۃ الاحرام محل اُسکا ہی مثل دعاے توجہ اور استعاذہ کے اُسکو بھی اگر شروع کر چکا ہو تو بھی التفات نہ کرے اور اگر محل تکبیر سے نہ بڑھا ہو اور شک کرے تو تکبیرۃ الاحرام کہی اور یہی حکم ہی جمیع افعال نماز کا اور اگر شک ہو کہ تکبیر جو کہی ہی تکبیرۃ الاحرام ہی یا تکبیر رکوع یا تکبیر بعد رکوع بنا کرے تکبیرۃ الاحرام ہونے پر اور اسی طرح اگر شک کرے اس مین کہ تکبیر قبل رکوع کے تھی یا بعد رکوع کے بنا اول پر کرے

باب چوتھا قراءت کے بیان مین ہے

واجب ہی پڑھنا حمد کا پہلی اور دوسری رکعت مین نماز واجب کی خواہ دو رکعتی نماز ہو مثل صبح کے یا سہ رکعتی مثل مغرب کے یا چو رکعتی مثل ظہر وغیرہ کے امام یعنی پیشنماز پر اور منفرد پر یعنی جو تنہا نماز پڑھے اور ماموم پر اگر تیسری رکعت مین یا چوتھی مین شریک ہو اور اگر دوسری مین شریک ہو تو اپنی دوسری رکعت مین قراءت کریگا وجوبًا اور حکم پہلی رکعت کا مثل حکم شرکت کے رکعت اول امام مین ہی اور وہ آگے آویگا اور پڑھنا حمد کا رکن نہین ہی بلکہ جزء واجب ہی نماز واجب مین اور شرط صحت ہی واجب اور سنت مین پس اگر پڑھنا حمد کا بھول جاوے نماز باطل نہ ہوگی لکن اگر رکوع سے پہلے یاد آجاوے تو پڑھنا واجب ہوگا خواہ قبل سورہ کے یاد آجائے خواہ بعد لکن اگر بعد یاد آجاوے تو بعد حمد اعادہ سورہ کا لازم ہوگا اور اگر رکوع مین یاد آوے تو فقط دو

سجدۂ سہو بعد نماز کے علی الاحوط کرنا ہونگے اور اسی طرح اگر تیسری اور چوتھی رکعت جان کے قرارت نہ کرے اور رکوع مین یاد آوے کہ پہلی یا دوسری تھی تو فقط دو سجدۂ سہو احتیاطاً بعد نماز کے کرے ہان اگر قبل رکوع کے یاد آوے تو قرارت واجب ہوگی اور اگر شک کرے پڑھنے مین حمد اور سورہ کے بعد رکوع مین جانے کے تو اعتنا اسپر نہ کرے اور اسی طرح اعتنا نہ کرے اگر شک کرے پڑھنے مین حمد کے بعد سورہ شروع کرنے کے بلکہ اگر شک کرے آیت مین بعد شروع کرنے دوسری آیت کے تو احتیاطاً آیۂ مشکوکہ کو بقصد قربت مطلقہ نہ بقصد جزئیت پڑھ لے اور واجب ہی پڑھنا حمد کا مطابق قرارت متواترہ کے پس پڑھنا مطابق قرارت نافع اور ابن کثیر اور ابی عمرو اور ابن عامر اور عاصم اور حمزہ اور کسائی کے بے اشکال جائز ہی اور قرارت ابو جعفر اور یعقوب اور خلف کا ترک احوط ہی اور اسی طرح چاہیے ادا کرنا حروف کا مخارج سے اور الفاظ کا بہم کہنا عرفاً اور آیات اور کلمات اور حروف کا اُسی ترتیب سے کہنا جس ترتیب سے قرآن مین ہی اور بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ جز و اور پہلی آیت ہی ہر سورہ کی سوائے سورۂ برائت کے اور اگر کوئی لفظ حمد یا سورہ کے رہجاوے کہنا فقط اُسی لفظ کا کافی ہی قبل اُسکے جو الفاظ ہون اُنکا دوبارہ کہنا واجب نہین ہی مگر جو شدت اتصال لفظ کو اپنے ماقبل سے ہو مثل مَالِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِ و غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ کے اور اگر کوئی جز کلمہ رہ گیا ہو دوبارہ کہنا پورے لفظ کا واجب ہی اور اسی طرح چاہیے قرارت مین لحاظ رکھنا حرکات اور سکنات بنائی اور اعرابی کا اگر توقف نہ کرے اور احوط ہی لحاظ رکھنا مد متصل اور ادغام صغیر اور مد لازم کا لکن وجوب انکا اور سوائے انکے جو کچھ قاریون کے نزدیک لازم ہی مشکل ہی اور ظاہر یہ ہی کہ واجب نہین ہی مگر ادغام

اور مدّ لازم کہ حکم بعدم وجوب ان مین مشکل ہو پس احتیاط مطلوب ہو بان ادغام ایک
کلمہ مین اور اسی طرح جو کچھ لغت عرب مین واجب ہو لحاظ رکھنا اُسکا واجب ہو اور احوط
یہ ہو کہ وصل بسکون اور وقف بحرکت کرے یعنی جہان وقف کرے بقدر سانس لینے
کے ٹھہر کے دوسری لفظ کہے اور جہان وقف نہ کرے وہان بلا توقف دوسری لفظ
کہے لیکن لزوم اسکا بھی مشکل ہو اور جو شخص تمام نہ جانتا ہو سیکھنا اُسپر واجب ہو اور
اگر ممکن نہ ہو یا وقت تنگ ہو تو نماز بجماعت پڑھے اگر ممکن ہو اور اگر ممکن نہو احوط یہ کہ
کہ کسی پڑھنے والے کے ساتھ ساتھ پڑھتا جاوے اور اگر یہ بھی ممکن نہو قرآن مین
دیکھ کے پڑھے اور اگر نہ ہو سکے تو جتنا حمد یاد ہو حتی کہ اگر ایک آیت بھی یاد ہو تو اسکو
مکرر پڑھے اتنا کہ مقدار حمد کے برابر ہو جاوے اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو اور آیات
قرآنی سوائے حمد کے مقام پر اُسکے پڑھے اگر یاد ہون والا تہلیل اور تکبیر اور تسبیح کہے
علی الاحوط اور واجب ہو کہ تہلیل اور تکبیر اور تسبیح کو مکرر بمقدار حمد کے بجا لاوے اور
دونون صورتون مین چاہیے کہ حروف ملفوظی برابر حمد کے ہون نہ حروف مکتوبی اور اگر
گونگا ہو جتنا اُس سے ہو سکے بجا لاوے اور جماعت مین نماز کا پڑھنا اُسپر واجب
نہین ہو اور حرام ہو کہنا آمین کا آخر مین حمد کے بلکہ حرمت اسکی مطلقاً اور احوط ہو
اور تیسری اور چوتھی رکعت مین اختیار ہو چاہے فقط سورہ حمد پڑھے اور چاہے سُبحانَ
اللّٰہِ وَالحَمدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکبَرُ تین مرتبہ احتیاطاً پڑھے اور ترک اس
احتیاط کا نہ کرے اور اسی طرح احوط ہو پڑھنا استغفار کا آخر تسبیحات مین ایک مرتبہ اور
جو شخص پہلی دو رکعتون مین پڑھنا حمد کا بھول جاوے احتیاط یہ ہو کہ آخری دو رکعتون
مین پڑھے لیکن لازم نہین ہو اور پڑھنا تسبیح مذکور کا افضل حمد سے ہو اور تسبیحات کے

ساتھ بسم اللہ کہنا ضرور نہین ہی بلکہ اگر اس نیت سے کہے کہ کہنا اُسکا چاہیے تو حرام
بلکہ مبطل نماز بھی ہوگا اور تسبیحات کا بترتیب مذکور پڑھنا چاہیے یعنی پہلے سُبحانَ
اللہِ بعد اُسکے وَالحَمدُ لِلّٰہِ بعد اُسکے وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ بعد اُسکے وَاللہُ اَکبَر اور اگر
شک کرے عدد تسبیحات مین بنا کرے کم پر اور احوط یہ ہی کہ بعد شروع کرنے تسبیحات کے
عدول طرف حمد کے نہ کرے بلکہ خالی قوت سے نہین ہی اور احوط یہ ہی کہ ایک رکعت مین
تسبیحات اور دوسری رکعت مین حمد نہ پڑھے اور واجب ہی کہ بعد حمد کے پہلی اور دوسری
رکعت مین ایک سورہ اور پورا پڑھے وقت وسیع اور حالت امکان و اختیار مین اور
واجب ہی تقدیم حمد کی سورہ پر اور اگر سہواً پہلے حمد کے پڑھ جاوے پس اگر قبل رکوع کے
یاد آجاوے اعادہ کرے سورے کا بعد حمد کے اور اگر رکوع مین یاد آوے یا بعد تو
حاجت تدارک کی نہین ہی اور حرام ہی نماز واجب مین پڑھنا دو سورون کا ایک
رکعت مین اور باطل ہی نماز اور سورہ طولانی کا وقت تنگ مین کہ جس کے
پڑھنے سے بعض افعال نماز بعد وقت کے واقع ہون اور پڑھنا سورہاے عزائم
کا اور وہ چار سورے ہین جن مین سجدہ واجب ہی اور اگر سہواً پڑھے اور یاد نہ آوے نماز
مین یا یاد آوے بعد رکوع کے تو نماز صحیح ہی اور اگر یاد آوے قبل رکوع کے اور آیۂ سجدہ
نہ پڑھی ہو ترک کرے اُس سورے کو اور دوسرا سورہ پڑھے اور اگر سورہ تمام ہو گیا ہو
اُس وقت یاد آوے ظاہرا کافی ہی بلکہ اگر بعد آیۂ سجدہ کے یاد آوے تو بھی ظاہرا کافی
ہوگا اور دونون صورتون مین سجدہ تلاوت بعد نماز کے کرے اور احوط یہ ہی کہ اثناے
نماز مین بھی سجدہ بطور اشارہ کرلے اور وَالضُّحیٰ اور اَلَم نَشرَح یہ دونون ایک سورہ
ہین اَلَم تَرَ کَیفَ اور لِاِیلٰف یہ دونون بھی ایک سورہ ہین لیکن بسم اللہ کہنا درمیان مین

واجب ہی اور حرام ہی سورۂ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ شروع کرکے عدول کرنا اُس سے کسی اور
سورے کی طرف اور اسی طرح قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ سے عدول کرنا بعد شروع کے مگر نماز
جمعہ اور ظہر روز جمعہ مین عدول طرف سورۂ جمعہ اور منافقین کے کرسکتا ہی اور سوا ے
قُلْ هُوَ اللّٰهُ اور قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ کے ہر سورے مین عدول جائز ہی جب تک آدھے
سے زیادہ نہ پڑھ گیا ہو بلکہ نصف مین بھی احوط ترک ہی اور واجب ہی معین کرلینا سورے کا
وقت شروع کرنے بسم اللہ کے اور اگر عدول کرے ایک سورہ سے طرف دوسرے
سورہ کے دوبارہ بسم اللہ کہے اور اگر بے تعیین سورہ کے بسم اللہ کہے بعد تعیین کے
پھر اعادہ بسم اللہ کا کرے ورنہ نماز باطل ہوگی اور واجب ہی بلند آواز کرنا مرد پر قراءت
مین پہلی اور دوسری رکعت مین مگر نماز ظہر اور عصر مین کہ ان دونون مین پہلی اور دوسری
مین آہستہ قراءت کرنا واجب ہی اور تیسری اور چوتھی رکعت مین خواہ قراءت کرے خواہ
تسبیحات پڑھے اخفات واجب ہی پس اگر مقام جہر مین اخفات کرے یا مقام اخفات
مین جہر کرے عمداً حالانکہ وجوب مسئلہ کا جانتا ہو نماز باطل ہوگی اور اگر بھول گیا ہو یا مسئلہ
نہ جانتا ہو نماز صحیح ہوگی اور عورت پر پہلی اور دوسری رکعت مین واجب نہین ہی جہر
بلکہ اختیار ہی چاہے جہر کرے چاہے اخفات بشرطیکہ علم نامحرم کے سننے کا نہ رکھتی ہو
اور اگر یقین اسکا ہو احوط یہ ہی کہ جہر نہ کرے اور تیسری اور چوتھی رکعت مین واجب ہونا
اخفات کا اُس پر خالی رجحان سے نہین ہی اور حکم جہر اور اخفات کا ادا اور قضا مین ایک
ہی ہی لیکن جو شخص نماز جماعت مین تیسری یا چوتھی مین شریک ہو واجب ہی کہ قراءت
کرے اور اخفات کرے گو نماز جہریہ ہو اور بعد مفارقت کے امام سے حکم اُسکا حکم منفرد
کا ہی اور اقل مرتبہ جہر کا یہ ہی کہ جو شخص قریب ہو اور متوجہ ہو اور بہرا و بیجا نہ سنتا ہو وہ

آواز اُسکی سُنے بشرطیکہ جوہر آواز ظاہر ہو اور منتہا ے جہر یہ ہی کہ افراط بلند ہونے مین آواز کے نہ ہووے اور اقل مرتبہ اخفات کا یہ ہی کہ خود آواز اپنی سنے ساتھ توجہ اور عدم مانع کے اور منتہی یہ ہی کہ جہر کی حد مین نہ داخل ہو

باب پانچوان رکوع مین

واجب ہی رکوع ہر رکعت مین ایک مرتبہ مگر نماز آیات مین کہ ہر رکعت مین پانچ رکوع ہین اور رکوع رکن ہی نماز اُسکے ترک سے باطل ہوتی ہی اگرچہ جہالت سے ہو اور اگر سہواً ترک کرے اور دونون سجدون تک یاد نہ آوے نماز باطل ہی گو تیسری یا چوتھی رکعت مین اتفاق اسکا ہو اور اگر بعد پہلے سجدہ کے اور قبل دوسرے سجدہ کے یاد آوے احوط یہ ہی کہ اُٹھ کے رکوع کرے اور نماز تمام کرے اور پھر اعادہ کرے اور اگر قبل پہلے سجدہ کے یاد آوے احوط یہ ہی کہ سیدھا کھڑا ہو اور رکوع کرے بعد اُسکے نماز کا اعادہ کرے اور اگر قیام متصل برکوع کو ترک کیا ہو تو چاہیے کہ سیدھا کھڑا ہو اور رکوع کرے اور اگر قیام متصل برکوع بجالایا ہو اور بعد خم ہونے کے رکوع بھول گیا ہو اُٹھ کھڑا ہو بصورت رکوع کنندہ حد رکوع تک اور رکوع کرے اور بعد ازان اعادہ نماز کرے اور ممکن ہے کہا جاوے کہ اگر فراموشی بعد پہونچنے کے حد رکوع تک ہو داخل فراموشی طمانینت اور ذکر مین ہی پس احتیاط اس صورت مین یہ ہی کہ تدارک رکوع نہ کرے اور بعد فراغ کے اعادہ نماز کا کرے اور اگر تھوڑا خم ہوا ور حد رکوع تک نہ پہونچا ہو کہ رکوع بھول جاوے احوط یہ ہی کہ اُسی حد تک پھر اُٹھے کہ جہان پر رکوع بھولا تھا بلکہ سیدھا ہو جاوے اور رکوع کرے لکن احوط اعادہ نماز ہی اور اگر سیدھا کھڑا ہو اور نہ یاد ہو کہ رکوع کر چکا ہے

یا ابھی نہین کیا تو رکوع کرے اور اگر سجدہ مین داخل ہونے کے بعد شک ہو رکوع
مین تو اعتبار اُسکا نہین ہی اور اگر خم ہوا سجدہ کے لیے اور شک کرے کہ رکوع
کیا یا نہین کیا تو احتیاطًا تدارک رکوع کرے اور اعادہ نماز کرے لیکن نہ اعتبار کرنا
طرف شک کے دور نہین ہی کہ اولی ہو اور بہر تقدیر ترک اعادۂ نماز نہ کرے اور اگر
تدارک رکوع مین یاد آجاوے کہ رکوع کر چکا ہی نماز اُسکی باطل ہی اور واجب ہی رکوع
مین جھکنا اتنا کہ دونون ہتھیلیان زانو پر رکھ سکے اور جو شخص خلقی یا بسبب مرض
کے بہیئت راکع ہو واجب ہی واسطے رکوع کے تھوڑا اور خم ہو اور اگر کسی عذر سے
خم نہ ہو سکتا ہو رکوع کے لیے جتنا چاہیے تو جتنا اُس سے ہو سکے خم ہو اور اگر اصلًا ممکن
نہ ہو اشارہ سر سے کرے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو دونون آنکھون سے اشارہ کرے اور
اگر نہ ممکن ہو تو ایک آنکھ سے اور واجب ہی ذکر رکوع مین اور ٹھہرنا بقدر ذکر کے اور
سیدھا ہونا بعد رکوع کے اور ٹھہرنا بعد سیدھے ہونے کے اتنا جسکو عرفًا ٹھہرنا
کہین بشرط قدرت اور جو ان مین سے ممکن نہ ہو واجب نہ ہوگا اور کوئی ان مین سے
رکن نہین ہی اور سہو انکا حکم مین مثل شک کے ہی اور حکم شک کا تکبیرۃ الاحرام مین گذرا
اور واجب ذکر رکوع مین سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ایک مرتبہ یا سُبْحَانَ اللّٰہ تین مرتبہ
اور احوط زیادہ کرنا وَبِحَمْدِهٖ کا بعد سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ کے ہی بلکہ خالی قوت سے نہین
ہی بلکہ احوط تین مرتبہ کہنا سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهٖ کا ہی وقت وسیع مین اور زائد
اس سے مستحب ہی اور احوط یہ ہی کہ ذکر واجب کو معین کرے اگر زائد واجب سے کہنے کا قصد
ہو اور احوط یہ ہی کہ پہلی مرتبہ مین قصد وجوب کرے اور حال ضرورت مین کافی ہی ایک
مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہ اور واجب ہی صحیح کہنا الفاظ کا اور ادا کرنا حروف کا مخارج طبعیہ سے

اور مراعات حرکات بنائی اور اعرابی کا

باب چھٹا بیان مین سجود کے ہے

واجب ہر رکعت مین دو سجدے ہین پس اگر دونون سجدے کسی رکعت مین نہ کرے عمداً خواہ جہالت سے نماز اُسکی باطل ہی اور اگر سہواً نہ کرے پس اگر یہ دونون سجدے جو بھول گیا ہی رکعت اخیرہ کے نہ ہون تو حکم یہ ہی کہ اگر قبل رکوع رکعت لاحقہ کے یاد آوے اُس رکعت کو چھوڑ کے سجدتین بجالاوے اور پھر کھڑا ہو باقی رکعات کے بجالانے کے لیے اور اگر اثنائے رکوع مین یا بعد رکوع کے یاد آوے نماز باطل ہوگی اور اگر رکعت اخیرہ کے دونون سجدے بھول گیا ہو پس اگر قبل سلام واجب کے یاد آوے تو دونون سجدے بجالاوے اور اعادہٗ تشہد کرے اور اگر بعد سلام واجب کے یاد آوے تو نماز باطل ہوگی اور اسی طرح اگر کسی رکعت مین چار سجدے کرے عمداً یا سہواً یا جہالت سے تو بھی نماز باطل ہوگی اور اگر ایک سجدہ کسی رکعت مین بھول جاوے پس اگر رکعت اخیرہ نہ ہو اور قبل رکوع رکعت لاحقہ کے یاد آجاوے یا رکعت اخیرہ ہو اور قبل سلام واجب کے یاد آجاوے دونون صورتون مین واجب ہی رکوع کرنا طرف سجدے کے اور بعد فراغ کے بجالانا واجبات متاخرہ کا اُسی سجدہ سے اور اگر اثنائے رکوع مین یا بعد رکوع کے پہلی شق مین اور بعد سلام واجب کے دوسری صورت مین یاد آوے تو حاجت تدارک کی نماز مین نہین ہی بلکہ نماز کو تمام کرکے قضا سجدہٗ منسیّہ کی واجب ہی اور سجدہٗ سہو بھی لکن چاہیے کہ پہلے قضا سجدہ کی کرے بعد اُسکے سجدۂ سہو کرے اور شک کا حکم گذرا تکبیرة الاحرام مین اور اگر شک اس مین کرے کہ ایک

سجدہ کیا یا دو بنا کرے ایک پر اگر تشہد شروع نہ کیا ہو اور نہ اُٹھا ہو اور نہ کھڑا ہو چکا
ہو اور اگر بعد کھڑے ہونے کے یہ شک ہو تو اعتبار اُسکا نہ ہوگا اور اگر وقت تشہد کے
یا وقت اُٹھنے کے شک کرے احوط یہ ہی کہ اعتنا نہ کرے اور پھر اعادہ نماز کرے اور
اگر تدارک کرے ہرگاہ شک اثنائے تشہد مین ہو بلکہ مطلقاً تو بھی اعادہ نماز احوط ہی
اور اگر شک کرے کہ دو کیے یا تین اعتنا نہ کرے اور واجب ہی جھکنا اسقدر کہ پیشانی رکھنے
کی جگہ مقام قیام سے چار اُنگل سے زیادہ بلند نہ ہو اور احوط یہ ہی کہ اس سے زیادہ پست
بھی نہ ہو اور باقی اعضائے سجود مین پستی اور بلندی زائد چار اُنگل سے مضر نہین ہی
اگرچہ احوط یہ ہی کہ زائد اس سے نہ ہو اور اگر پڑے پیشانی ایسی چیز پر جو چار اُنگل سے
زیادہ بلند ہو تو واجب ہی کہ یا پیشانی کو اُٹھا کر اُس پر سے دوسری جگہ جو اتنی بلند نہو
رکھے یا پیشانی کو کھینچ کے ایسی جگہ پر لے آوے جو چار اُنگل یا کم اُس سے بلند ہو اور
اگر پڑے پیشانی ایسی چیز پر جس پر سجدہ نہین جائز ہی واجب ہی کھینچ لانا پیشانی کا اُس
چیز تک جس پر سجدہ جائز ہو اور اُٹھانا پیشانی کا اس صورت مین جائز نہین ہی خواہ
بلندی اور پستی ہو یا نہ ہو اور اگر اتنا جھکنا ممکن نہ ہو تو جتنا ممکن ہو جھکے اور سجدہ گاہ
کو بلند کرکے پیشانی اُس پر رکھے اور اگر اصلا جھکنا ممکن نہ ہو سجدہ گاہ کو اُٹھا کے ماتھے
سے لگاوے اور اشارہ سر سے کرے اور اگر نہ ہو سکے تو دونون آنکھون سے اور اگر یہ بھی
نہ ہو سکے تو ایک آنکھ سے اور احوط یہ ہی کہ اشارہ سجود کا سر سے ہو یا آنکھ سے زیادہ ہو
اشارہ رکوع سے اور اگر ممکن ہو رکھنا بعض اعضائے سجود کا واجب ہوگا رکھنا اُنکا
اور اگر امر دائر ہو پیشانی کے رکھنے مین اور رکھنے مین باقی اعضا کے پیشانی کا رکھنا
مقدم رکھے اور واجب ہی حالت اختیار مین رکھنا سات چیزون کا زمین پر اعضا سے

پیشانی اور دونون کف دست اور دونون زانو اور دونون انگوٹھے پیر کے اور کافی ہو رکھنے مین مسمی اور احوط یہ ہی کہ کنارے دونون انگوٹھون کے طول مین رکھے اور چاہیے کہ بوجھ زمین پر ڈالے فقط رکھدینا اعضا کا بدون اسکے کہ سنگینی اُنکی زمین پر ڈالے کافی نہین ہی اور واجب ہی سجدے مین ذکر اور ٹھہرنا بقدر ذکر اور سر اُٹھانا سجدے سے اور ٹھہرنا بعد سر اُٹھانے کے سجدۂ اول سے اور اختلاف ہی ذکر سجود مین اور مختار یہ ہی کہ ذکر سجود واجب اور احوط مثل ذکر رکوع کے ہی مگر یہ کہ تسبیح کبری مین یہان مقام پر اَلْعَظِیْمِ کے اَلْاَعْلٰی کہے

باب ساتوان بیان مین تشہد و سلام کے ہی

اور اس باب مین دو فصلین ہین

فصل پہلی تشہد کے بیان مین ہے

تشہد واجب ہی دو رکعتی نماز مین ایک دفعہ بعد دوسری رکعت کے اور نماز مغرب مین دو دفعہ ایک بعد دوسری رکعت کے اور دوسرا بعد تیسری رکعت کے اور چو رکعتی نمازون مین بھی دو دفعہ واجب ہی پہلا بعد دوسری رکعت کے اور دوسرا بعد چوتھی کے اور نوافل مین سنت ہی اور شرط صحت ہی اور واجب ہی بیٹھنا حال تشہد مین اور استقرار بقدر ذکر واجب کے اور ذکر واجب شہادتین اور صلوات ہین اور احوط یہ ہی کہ اس طرح کہے اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اور احوط زیادہ اس سے یہ ہی کہ یون کہے اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ بلکہ وجوب اسکا خالی قوت سے نہین ہی اور واجب ہی تشہد مین محافظت عربیت پر اور ترتیب کلمات مین بطور مذکور اور پے در پے پڑھنا اُنکا اور تشہد رکن نہین ہی پس اگر بھول جاوے تشہد اول کو اور یاد آوے قبل رکوع کے بیٹھ کے تشہد پڑھے اور اگر یاد آوے بعد رکوع مین جانے کے نماز تمام کرے اور بعد فراغ تشہد کے قضا کرے جو بھولا اور دو سجدۂ سہو بعد اُسکے کرے اور اگر تشہد آخر بھول جاوے پس اگر قبل سلام کے یاد آوے پڑھے اور اگر بعد سلام کے یاد آوے قضا کرے اور سجدۂ سہو کرے اور اگر حدث صادر ہوا ہو تو احتیاطًا اعادہ نماز کا بھی کرے بعد قضاے تشہد اور سجدۂ سہو کے اور حکم شک تشہد مین وہی ہی جو گذرا تکبیرۃ الاحرام مین اور کرنا سجدۂ سہو کا بعد قضا کے تشہد کے واجب ہی

فصل دوسری سلام کے بیان مین ہی

واجب ہی سلام نماز واجب مین بلکہ جزو نماز ہی اور اُسکی دو عبارتین ہین ایک اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اور دوسرا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ پس جسکو ان دونومین سے پڑھے نماز سے خارج ہوگا اور احوط یہ ہی کہ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کے ساتھ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ بھی کہے اور اس احتیاط کو ترک نہ کرے اور مستحب ہی کہنا وَبَرَکَاتُہٗ کا بعد وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ کے اور احوط یہ ہی کہ دونون سلام پڑھے بترتیب مذکور

خاتمہ ذکر مین بعض مستحبات کے اوّل قنوت دوسری رکعت مین ہر نماز مین سنت ہی لیکن نماز شفع مین احوط ترک ہی اور اگر بقصد مطلق دعا پڑھے اولی ہوگا اور پہلی رکعت مین

نماز جمعہ کی قبل رکوع کے اور دوسری مین بعد رکوع سنت ہی اور عیدین مین پہلی
رکعت مین پانچ قنوت قبل رکوع اور دوسری مین چار سنت ہین اور سنت ہی قنوت
قبل رکوع نماز وتر مین اور احتیاط یہ ہی کہ نماز یومیہ مین خصوصًا نماز جہریہ مین کہ ترک کرے
پڑھنا قنوت کا دوم شرائط اور اجزا اور واجبات اور مستحبات مین عورت اور مرد کا
ایک ہی حکم ہی مگر یہ کہ سنت ہی عورتون کو دونون پیر ملا کے رکھنا اور ہاتھون کا
سینہ پر اور حال رکوع مین دونون رانون پر اور وقت جانے کے سجدے مین اعضا
کو باہم ملا رکھنا اور ابتداء کرنا بیٹھنے مین دونون زانوون سے قبل دونون ہاتھون
کے اور بیٹھنا الیتین پر بعد اسکے سجدے مین جانا اور حال سجدہ مین زمین سے مل جانا
اور اعضا کو ایک دوسرے پر رکھنا اور دونون ہاتھون کو زمین پر پھیلا کے رکھنا
اور بیٹھنا الیتین پر اور ملانا دونون رانون کا اور بلند کرنا گھٹنون کا زمین سے اور
ٹخنون کو زمین پر رکھنا اور وقت اُٹھنے کے سیدھی اُٹھے اور پشت کو بلند نہ کرے
اور اطفال پر نماز مستحب ہی لیکن احکام نماز مین لڑکا مثل مرد کے اور لڑکی مثل عورت
کے ہے مگر سر ڈھانکنے مین

مبحث تیسرا نماز آیات کے بیان مین ہے

واجب ہوتی ہی نماز مرد اور عورت اور خنثی پر چاند گہن اور سورج گہن پورا ہو یا نہ ہو اور
زلزلہ سبب خوف ہو یا نہ ہو اور ہوائے تند اور سرخی و تاریکی شدید اور کڑک اور چمک
بجلی مین جو عادت سے باہر ہو اور جس امر سے اکثر لوگ ڈرین اور یہ نماز دو رکعت ہی ہر رکعت
مین پانچ رکوع اور دو سجدے واجب ہین کہ مجموع دس رکعتین ہوتی ہین اور ہر رکعت

مین واجب ہی پڑھنا تمام حمد کا اگر ہر رکعت مین سورہ تمام پڑھے بعد حمد کے اور
اسی طرح جس رکعت مین سورہ تمام پڑھے اور پہلی اور چھٹی رکعت مین سورہ تمام چاہیے
نہ پڑھے اور مصلی کو اختیار ہی اس مین کہ چاہے حمد اور سورہ تمام پڑھے اور چاہے حمد
پہلی اور چھٹی رکعت مین پڑھے اور تفریق کرنا ہر ایک کو دونون سورون مین سے
دس رکعت پر بلکہ جائز ہی تبعیض ایک سورہ کی پانچ رکعت مین اور باقی پانچ رکعت مین
پانچ سورون کا پڑھنا اور اسی طرح جائز ہی جمع کرنا درمیان ایک رکعت کے پانچ رکعتون
مین سے درمیان قرات سورہ کاملہ کے اور قراءت بعض کے لیکن نہایت احتیاط یہ ہی
کہ ہر رکعت مین پانچ سورے پڑھے یا ہر پانچ رکعت مین ایک سورہ تمام کرے اور وقت
نماز سورج گہن اور چاند گہن کا شروع گہن سے ہی اسوقت تک کہ جب بالکل چھوٹ جاے
لیکن احوط یہ ہی کہ اتنی تاخیر نہ کرے کہ چھوٹنا شروع ہو اور نماز زلزلہ کی اور باقی اخاوف
آسمانی کی آخر عمر تک ادا ہی لیکن فوراً واجب ہونا بعید نہین ہی اور احوط یہ ہی کہ تاخیر نہ
کرے اور شرط ہی ادا ے نماز آیات مین مطلع ہونا آیت پر اور اسی طرح شرط ہی گنجایش رکھنا
وقت کا بقدر ادا ے نماز کے باقل واجب کسوف اور خسوف مین بنا بر مشہور اور احوط
پڑھنا نماز کا ہی اور زلزلہ مین شرط نہین ہی گنجایش وقت کی اور واجب ہی قضا نماز
گہن کی اگر پورا گہن ہو خواہ سہواً نماز نہ پڑھی ہو یا عمداً مطلع ہوا ہو یا نہ ہوا ہو اور جب
پورا گہن نہ ہو تو اگر علم نہ ہوا اسکا یہانتک کہ وقت اسکا گذر جاوے قضا واجب
نہین ہی اور اگر معلوم ہو وقت مین لیکن نہ پڑھے عمداً یا سہواً قضا واجب ہی اور جب کوئی
آیت وقت نماز یومیہ مین ظاہر ہو جسکا وقت تنگ ہو اسکو مقدم رکھے اور اگر دونو
کا وقت وسیع ہو مختار ہی جسکو چاہے مقدم رکھے لیکن تقدیم یومیہ احوط ہے

مبحث چوتھا لواحق نماز مین

اور اس مین کئی باب ہین

باب اول مبطلات نماز کے بیان مین ہے

جائز نہین ہی توڑنا نماز کا باختیار اور خوف یا ضرر مین مثل پکڑنے غلام گریختہ کے اور مارنے سانپ کے جو کاٹا چاہتا ہو جائز ہی اور باطل ہوتی ہی نماز ٹوٹنے سے وضو یا غسل یا تیمم کے اور کلیۃً اُس فعل سے کہ جو محو کرے صورت نماز کو اور سکوت طویل سے جو ایسا ہو بلکہ ترک فعل کثیر مطلقاً احوط ہی گو صورت صلوۃ محو نہ کرے لیکن اگر سہواً واقع ہو تو مبطل نہ ہوگا مثل فعل قلیل اور سکوت قلیل کے اور بھی باطل ہوتی ہی نماز کھانے سے اور پینے سے عمداً اگر فعل کثیر ہو اور اگر نہ ہو تو بطلان مشکل ہی لیکن احوط ہی اور سہواً کھانا اور پینا مبطل نہین ہی اگرچہ فعل کثیر ہو مگر جب صورت نماز محو ہو جاوے اور اسی طرح مبطل نماز ہی کلام کرنا عمداً یا جہلاً اور سہواً مبطل نہین ہی لیکن واجب ہی اوپر اُسکے سجدۂ سہو اور مراد کلام مبطل سے وہ لفظ ہی جس مین دو حرف ہون یا زیادہ گو مہمل ہون یا ایک حرف ہو جس سے معنی سمجھ مین آوین اور کانکھنا اور کراہنا اور ٹھنڈھی سانس لینا حکم کلام مین ہی اگر حرف اُس سے پیدا ہو اور خوف خدا سے آہ کہنا ورد نہین ہی کہ جائز ہو اور باطل کرتا ہی نماز کو ہنسنا قہقہہ مار کے عمداً اور مبطل نہین ہی سہواً اور اسی طرح مسکرانا بھی اور قہقہہ بے اختیار حکم عمد مین ہی اور رونا کسی میت یا امور دنیا کے لیے مبطل ہی اور خوف خدا سے افضل اعمال ہی نماز مین اور عمداً پشت بقبلہ کرنا بلکہ انحراف تمام بدن کا قبلہ سے اگرچہ پشت بقبلہ نہ ہو اور پھیرنا منھ کا قبلہ سے جب حد استدبار تک پہونچے مبطل ہی بلکہ

انحراف زائد گو بحد استدبار نہ ہو بنا بر احوط مثل اسی کے ہی اور جواب سلام دینا نماز مین واجب ہی فوراً سلام کرنے والا بالغ ہو یا طفل ممیز مرد ہو یا عورت اور واجب ہی سنانا جواب کا اور اگر کوئی مانع ہو سماعت کا مثل اسکے کہ سلام کنندہ بہرہ ہو یا غل ہو تو اس طرح کہنا واجب ہی کہ بر تقدیر نہ ہونے مانع کے سن لیتا اور واجب ہی کہ جواب سلام نماز مین مثل سلام کے دیا جاوے اگر سلام کنندہ سَلَامٌ عَلَیْکُمْ یا سَلَامٌ عَلَیْکَ یا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ کہے پس جواب مین سَلَامٌ عَلَیْکُمْ کہے عَلَیْکُمُ السَّلَامُ نہ کہے

باب دوسرا احکام شک و سہو کے بیان مین ہی

اور اس مین چار فصلین ہین

فصل پہلی احکام سہو کے بیان مین ہی

نماز مین ایک رکعت یا کئی رکعتین زائد پڑھنا عمداً یا سہواً سبب بطلان نماز ہی بقدر تشہد درمیان اصل نماز اور رکعات زائد مین بیٹھا ہو یا نہ لکن اگر ایک رکعت سہواً زیادہ کرے اور قبل رکوع کے یاد آجاوے واجب ہی کہ بیٹھ جاوے اور تشہد پڑھے اور سلام کہے اور دو سجدے سہو کے بسبب زیادتی قیام کے بلکہ دو سجدے اور بسبب زیادتی تسبیح کے اگر تسبیح شروع کرنے کے بعد یاد آیا ہو بجا لاوے اور اگر ایک رکعت یا کئی رکعتین سہواً کم پڑھی ہون اور یاد آوے قبل فعل منافی نماز کے واجب ہی کہ نماز کو تمام کرے اور اسی طرح اگر یاد آوے بعد فعل منافی نماز کے لکن بشرطیکہ وہ منافی صورت سہو مین مبطل ہو

اور اگر منافی سہواً اور عمداً مبطل نماز ہو تو نماز کو از سر نو پڑھے

فصل دوسری سجدہ سہو کے بیان مین ہی

سجدے سہو کے واجب ہوتے ہین اُس شخص پر جو سہواً کلام کرے نماز مین یا گمان پر تمام ہو جانے نماز کے اور جو ترک کرے ایک سجدے کو سہواً یا تشہد اول کو اور رکوع مین جانے کے بعد یاد آوے یا دوسرے تشہد کو بھول جاوے یا سلام بے موقع کہا ہو یا شک اس مین ہو کہ چار رکعتین پڑھین یا پانچ در انحالیکہ بیٹھا ہو اور ترک کرے احتیاط ساتھ بجالانے سجدہ سہو کے واسطے ہر زیادتی اور کمی کے جو مبطل نماز نہ ہو اور خاصةً واسطے قیام کے محل قعود مین اور قعود کے محل قیام مین دو سجدہ سہو کرے اور اگر اسباب سجود سہو مین امام اور ماموم دونون شریک ہون دونون کرین اور اگر سبب سجدہ فقط ایکسے سرزد ہو خاص وہی سجدہ کرے نہ دوسرا شخص اور محل سجدہ سہو کا بعد سلام اور قبل کلام کے ہی اور طریقہ سجدہ سہو کا یہ ہی کہ پہلے نیت کرے کہ دو سجدے کرتا ہون واسطے زیادتی یا کمی کے جو واقع ہوئی ہی نماز مین مجھسے قربةً الی اللہ اور احوط یہ ہی کہ جہان سجدہ واجب ہی وہان واجب کی نیت بھی کرے بعد ازان سجدے مین جاوے پھر سر اُٹھاوے مثل سجدہ نماز کے پھر دوبارہ سجدہ کرے اور سر اُٹھاوے اور تشہد پڑھے اور احوط بلکہ اقوی یہ ہی کہ تشہد تمام پڑھے جس طرح نماز مین پڑھا جاتا ہی بعد ازان اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہے اور احوط یہ ہی کہ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ کو زیادہ کرے اور چاہیے اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ کو بھی قبل اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کے یا بعد کہے اور احوط یہ ہی کہ سجدہ نماز مین جو کچھ کیا جاتا ہی وہ سجدہ سہو مین بھی کرے اور جو

ترک کیا جاتا ہو اُسکو یہان بھی ترک کرے اور سجدۂ نماز مین اور سجدۂ سہو مین کسی بات
مین فرق نہ کرے مگر ذکر کہ سجدۂ سہو مین یہ کہنا چاہیے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَصَلَّى اللّٰهُ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ یا کہے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ
وَبَرَكَاتُهٗ یا کہے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اور واجب ہی فوراً
بجالانا سجود سہو کا اور اگر تاخیر کرے یا ترک کرے نماز باطل نہوگی اور بر تقدیر تاخیر احوط یہ ہی
کہ ترک نہ کرے اگرچہ فاصلہ سلام نماز سے بہت ہو چکا ہوا اور اگر بھول گیا ہو جب یاد آوے
کرے اور اگر کئی سبب سجدۂ سہو کے ایک نماز مین ہو گئے ہون واجب ہی کہ ہر ایک کے لیے
دو سجدے کرے اور اولی یہ ہی کہ پہلے کے لیے پہلے کرے اور اسی طرح باقی کے لیے ترتیب سے

فصل تیسری احکام شک کے بیان مین ہے

اگر نماز پڑھنے والے کو یقیناً یاد ہون جتنے اجزا بجالایا ہی اور جو رکعتین پڑھی ہین بنا
یاد پر کرنا واجب ہی اور اگر یاد نہ ہون لیکن گمان غالب ہو وہ بھی کافی ہی اور اگر ابتدا
ایک ظن ہوا اور پھر دوسرا ظن اُسکے خلاف کا حاصل ہو جاوے اعتبار ظن اخیر پر کرے او
اگر شک عارض ہو افعال نماز مین یا عدد رکعات مین واجب ہی تروّی یعنی سوچنا اور
یاد کرنا یہان تک کہ ایک طرف کا اعتقاد یقینی یا ظنی حاصل ہو جاوے پس اگر بعد
تروّی ایک شق معلوم یا مظنون ہو جاوے بنا اُسپر کرے اور اگر شک ہو اس مین کہ
ظن ہی یا شک تو حکم شک جاری کرے اور اگر بعد تروّی علم و ظن کچھ حاصل نہ ہو بلکہ
شک باقی رہے پس اگر افعال مین ہو حکم اسکا گذرا اور اگر رکعات مین ہو تو دو حال سے
خالی نہین ہی یا نماز سنت ہوگی یا واجب اگر سنت ہو مصلی مخیر ہی چاہے بنا کرے کم پر

اور چاہے بنا کرے اکثر پر مثل اسکے کہ شک کرے ایک مین یا دو مین تو اختیار ہی چاہے
ایک قرار دے اور چاہے دو لیکن افضل یہ ہی کہ کم پر بنا کرے اور اگر بنا کرنا اکثر پر مستلزم
زیادتی عدد رکعات کا ہو مثل اسکے کہ شک کرے دو اور تین مین نماز نافلہ مین لازم ہی
بنا کم پر کرے اور سجدۂ سہو اور نماز احتیاط نماز سنتی کے شکوک مین نہین ہی اور اگر
شک عدد رکعات مین نماز واجب کے واقع ہو پس اگر نماز دو رکعتی ہو مثل صبح اور ظہر کے
سفر مین اور کسوف اور عیدین کے نماز باطل ہی اور اسی طرح اگر نماز سہ رکعتی ہو اور اسیطرح
اگر شک اس مین ہو کہ رکعت پہلی ہی یا نہین نماز چہار رکعتی مین یا یاد نہ ہو کہ کی رکعتین پڑھی
مین یا شک اس مین ہو کہ چھ یا زیادہ چھ سے پڑھین نماز باطل ہی اور اگر واقع ہو
اس مین کہ جو رکعت پڑھتا ہی یہ آخر ظہر کی ہی یا اول عصر کی یا یہ شک ہو کہ آخر مغرب کی
ہی یا اول عشا کی پہلی صورت مین آخر ظہر کی قرار دے اور دوسری صورت مین آخر
مغرب کی اور اگر شک دو مین اور زیادہ مین ہو اور شک درمیان دو اور تین اور دو
اور چار کے اگر حال قیام مین ہو یا اثناے رکوع مین ہو یا درمیان رکوع اور سجود کے
ہو یا سجدۂ اول کے ہو یا بین السجدتین ہو یا دوسرے سجدہ مین ہو قبل ذکر واجب کے
نماز ان سب صورتون مین باطل ہی اور اگر بعد ذکر واجب کے سجدۂ ثانیہ مین اور قبل سر
اٹھانے کے شک ہو کہ دوسری رکعت ہی یا زائد احوط یہ ہی کہ بنا اکثر پر کرکے نماز تمام کرے
اور نماز احتیاط پڑھے اور پھر اعادہ نماز کا کرے اور اگر سر اٹھانے مین یا بعد سر اٹھانے
کے شک ہو حکم اسکا تفصیل ذکر ہوگا اور اگر شک ہو دو اور پانچ مین اور زیادہ مین
نماز باطل ہی اور اسی طرح مبطل ہی شک درمیان دو اور تین اور پانچ کے اور درمیان
دو اور چھ کے اور درمیان تین اور چھ کے اور مثل اسکے جن جن صورتون مین تردد ہو پانچ

کم مین اور زیادہ مین آور اسی طرح مبطل ہی شک عدد رکعات مین جو نماز چو رکعتی مین ہو
مگر آٹھ صورتون مین صورت پہلی شک ہو دو اور تین مین بعد سر اُٹھانے کے دوسرے
سجدے سے پس اس صورت مین بنا کرے تین پر اور نماز تمام کرے اور بعد نماز کے ایک
رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کے یا دو رکعت بیٹھ کے پڑھے اور احوط اول ہی اور مزید
احتیاط اعادۂ نماز ہی بعد رکعت احتیاط کے صورت دوسری شک ہو تین اور
چار مین اس صورت مین بنا کرے چار پر اور نماز کو تمام کرے اور ایک رکعت استادہ یا
دو نشستہ پڑھے اور احوط ثانی ہی صورت تیسری شک ہو دو اور چار مین بعد سر اُٹھانے
کے دوسرے سجدہ سے یہان بنا کرے چار پر اور نماز تمام کرے اور پھر دو رکعت نماز
احتیاط استادہ بجا لاوے صورت چوتھی شک ہو دو اور تین اور چار مین بعد سر
اُٹھانے کے دوسرے سجدہ سے اس صورت مین بنا کرے چار پر اور نماز تمام کر کے دو
رکعت احتیاط کی کھڑے ہو کے پڑھے اور دو رکعتین بیٹھ کے بجا لاوے اور احوط بلکہ
اظہر یہ ہی کہ دو رکعتین کھڑے ہو کے پہلے پڑھے بعد اُسکے دو بیٹھ کے صورت پانچوین
شک ہو چار اور پانچ مین اگر بعد سر اُٹھانے کے دوسرے سجدے سے ہو بنا کرے
چار پر اور تشہد پڑھے اور سلام کہے اور بعد سلام کے دو سجدے سہو کے بجا لاوے اور
اگر حال قیام مین ہو قبل رکوع کے بیٹھ جاوے اور بنا کرے چار پر اور ایک رکعت نماز
احتیاط استادہ یا دو رکعت نشستہ بعد اتمام نماز پڑھے اور دو سجدہ سہو بسبب زیادتی
قیام کے احتیاطاً بجا لاوے اور اگر تسبیح شروع کر چکا ہو تو اور دو سجدے زیادتی تسبیح
کے لیے بھی کرے اور احوط یہ ہی کہ بعد نماز احتیاط کے اعادۂ نماز بھی کرے اور اگر شک
ہو اثنائے رکوع مین یا بعد رکوع کے اور قبل سجود کے یا سجدۂ اول مین یا مین السجدتین

یا قبل اتمام ذکر سجدہ ثانیہ کے تو بطلان نماز ان سب صورتون مین خالی قوت سے
نہین ہی اور اگر شک کرے بعد اتمام ذکر کے اور قبل سر اُٹھانے کے سجدہ ثانیہ سے
تو احوط یہ ہی کہ نماز تمام کرے اور سجدہ سہو کرے اور بعد اُسکے اعادہ نماز کا بھی کرے
اور ترک اس احتیاط کا نہ کرے صورت چھٹی شک ہو تین اور پانچ مین حال قیام
مین چاہیے کہ بیٹھ جاوے تاکہ شک راجع ہو جاوے طرف شک کے دو اور چار
مین اور حکم اُسکا گذرا اور دو سجدہ سہو احتیاطاً بجا لاوے اور اعادہ نماز بھی کرے
صورت ساتوین شک ہو تین اور چار مین اور پانچ مین حال قیام مین واجب ہی کہ
بیٹھ جاوے تاکہ شک رجوع کرے طرف دو اور تین اور چار کے اور حکم اُسکا گذرا اور دو
سجدے سہو کے احتیاطاً کرے اور اعادہ نماز بھی کرے صورت آٹھوین شک ہو
پانچ اور چھہ مین حال قیام مین بیٹھ جاوے اور تشہد پڑھے اور سلام کہے اور دو سجدہ
سہو کرے واسطے واقع ہونے شک کے چار اور پانچ مین کہ اس صورت مین سجدہ سہو
کرنا لازم ہی اور دو سجدے اور کرے احتیاطاً بسبب زیادتی قیام کے اور اعادہ
نماز بھی کرے یہ احکام ہین شک کے اگر اثنائے نماز مین واقع ہو اور اگر شک بعد
نماز کے ہو تو اُسکا اعتبار نہین ہی اور اگر آدمی کثیر الشک ہو تو اُسکا شک اثنائے
نماز مین بھی معتبر نہین ہی خواہ عدد رکعات مین ہو اور خواہ افعال مین خواہ پہلی دو رکعت
مین خواہ آخر کی دو رکعت مین پس کثیر الشک ہر صورت مین بنا کریگا وقوع فعل مشکوک
پر مگر جس صورت مین وقوع فعل مشکوک کا مستلزم بطلان نماز کا ہو بنا کریگا عدم وقوع
فعل مشکوک وصحت صلوۃ پر اور اسی طرح اعتبار نہین ہی امام اور ماموم کے شک کا
جب دوسرے کو یقیناً یاد ہو یا مظنون ہو بلکہ امام کو یا ماموم کو جس کسی کو شک ہو

بناکریگا دوسرے کے علم اور ظن پر پس اگر امام یا ماموم کو یقیناً یاد ہو کافی ہی دوسرے
کے لیے اور اگر مظنون ہو اور اُسکے مظنہ سے دوسرے کو ظن حاصل نہو تو مشکل ہی اور
اگر ظن حاصل ہو جاوے تو عمل موافق اُسکے ہوگا بلا اشکال اور مثل اسکے ہی جبکہ امام
یا ماموم کو یقین ہو ایک امر کا اور دوسرے کو گمان ہو اسکے خلاف کا لیکن پھر گمان
اُسکا بدل جاوے اور موافق دوسرے کے یقین کے ہو جاوے اور اگر ہر ایک کو
یقین ہو یا ظن ہو خلاف دوسرے کے ہر شخص بنا کریگا اپنے اعتقاد پر اور اگر دونوں
کو شک ہو اور ایک ہی امر مین ہو دونون کو لازم ہی عمل حکم پر اُس شک کے اور اگر ایک
کو ایک بات مین شک ہو اور دوسرے کو دوسری بات مین شک ہو اور ممکن ہو
بنا کرنا ہر ایک کا اُس چیز پر جو دوسرے کو یاد ہی مثل اسکے کہ ایک شخص شک کرے
دو اور تین مین اور دوسرا تین اور چار مین پس دونون بنا کرینگے تین پر اس سبب سے کہ
پہلے کو یاد ہی زیادہ نہ ہونا تین سے اور دوسرے کو یاد ہی کم نہ ہونا تین سے پس معین
ہو جاویگا تیسری رکعت کا ہونا اور اگر رجوع ممکن نہ ہو مثل اسکے کہ ایک شخص کو شک ہو
دو اور تین مین اور دوسرے کو چار اور پانچ مین تب چاہیے کہ ماموم قصد انفراد کرے
اور امام اور ماموم ہر ایک عمل کرین اپنے شک پر اس سبب سے کہ ایک شخص کو یاد ہی
زیادہ نہ ہونا تین سے اور دوسرے کو یاد ہی کم نہ ہونا چار سے پس رجوع ممکن نہ ہوگی
اور اگر سب ماموین متفق نہ ہون اور درمیان انکے بھی اختلاف ہو پس اگر بعض کو بعض کے
قول سے مظنہ حاصل ہو جاوے عمل کرینگے اپنے اپنے ظن پر اور اگر حاصل نہ ہو تو ایک
کو دوسرے کا اتباع جائز نہ ہوگا اور قول ایک کا دوسرے کے لیے حجت نہ ہوگا گو
ایک طرف کثرت بھی ہو اور اسی طرح واسطے امام کے

فصل چوتھی احکام نماز احتیاط مین

نماز احتیاط واجب ہی اور ترکیب اُسکی یہ ہی کہ پہلے نیت کرے کہ دو رکعت نماز پڑھتا
ہون واسطے احتیاط کے اُس سے جسکے ہونے کا اجزاے نماز مین سے احتمال ہی
قربۃً الی اللہ اور زبان سے کہنا اسکا ضرور نہین ہی بلکہ جائز نہین ہی گو اور مقامون مین
جائز بھی ہو اور شرط نہین ہی قصد وجوب لگن احوط یہ ہی کہ ترک نہ کرے پس بعد نیت کے
تکبیرۃ الاحرام کہے بعد اسکے سورہ حمد پڑھے آہستہ یہان تک کہ بسم اللہ بھی احتیاطاً
باآواز بلند نہ کہے اور سورہ نہ پڑھے اور رکوع اور سجود عمل مین لاوے پھر اُٹھ کے
دوسری رکعت پڑھے اور تشہد پڑھے اور سلام کہے اور اگر دو رکعتین بیٹھ کے پڑھے
تو بھی اسی طرح پڑھے مگر یہ کہ اس نماز کو دوزانو بیٹھ کے پڑھے مثل نافلہ کے اور اگر ایک
رکعت استادہ پڑھے تشہد و سلام اُسی رکعت مین پڑھے اور نماز احتیاط مین اذان
واقامت و قنوت نہین ہی اور شرائط اور موانع جو نماز فریضہ مین ہین وہ سب نماز احتیاط
مین ہین اور واجب ہی پڑھنا نماز احتیاط کا بعد نماز کے اور قبل سرزد ہونے کسی
منافی کے اور اگر ترک کرے نماز احتیاط کو اور اُسکے مقام پر اعادہ اصل نماز کا کرے
کافی نہ ہوگا اور اگر قبل پڑھنے نماز احتیاط کے معلوم ہو جاوے کہ احتیاط کی حاجت
نہین ہی تو نماز احتیاط کو نہ پڑھے اور اگر یاد آوے نقصان عدد رکعات کا قبل نماز
احتیاط تو نماز کو تمام کرے اگر کوئی مبطل عمداً اور سہواً مثل حدث کے نہ کیا ہو اور اگر
کیا ہو نماز باطل ہوگی اور اگر بعد نماز احتیاط کے یاد آوے کم ہونا فریضہ کا پس اگر یاد
آوے کہ ایک رکعت کم پڑھی ہی اور نماز احتیاط بھی ایک رکعت کھڑے ہوکے پڑھی ہو یا دو رکعتین
کم پڑھی ہین اور نماز احتیاط بھی دو رکعت کھڑے ہوکے پڑھی ہو تو نماز صحیح ہوگی اور اگر یاد

آوے کہ نماز مین ایک رکعت کم ہوئی تھی حالانکہ نماز احتیاط پہلے دو رکعتین پڑھی ہون کھڑے ہوکے اور پھر دو رکعتین بیٹھ کے تو احوط اعادہ ہی ہر چند قول لصحت بے وجہ نہین ہی بلکہ احوط اعادہ سب صورتون مین ہی جب کسی نماز کی یاد آوے بعد نماز احتیاط کے یا اثنا مین اور اگر بعد نماز احتیاط کے شک ہو اس مین کہ نماز احتیاط موافق ہی یا مخالف نماز صحیح ہی

باب تیسرا نماز قضا کے بیان مین ہے

واجب ہی قضا اُس شخص پر جو مرتد ہوا اور حالِ ارتداد مین وقت ایک فریضہ کا یا زیادہ کا گذرا ہو اور اُس شخص پر جو نماز نہ پڑھے باوصف پائے جانے شرائط کے یا نہ پڑھے بھولے سے یا سو جاوے وقت مین یا نہ پاوے پانی اور مٹی واسطے طہارت کے یا فوت ہووے نماز بسبب نشہ کے اگر خود باعث ہوا ہو نشہ کا خواہ جانتا ہو کہ یہ چیز نشہ کرتی ہی یا نہ لیکن سُنّی اور غالی اور باقی فرق باطلہ پر اہل قبلہ سے بعد اختیار کرنے مذہب حق کے قضا اُن نمازون کی واجب نہین ہی جو پہلے پڑھی ہین اور اسی طرح نہین واجب ہی قضا اُن نمازون کی جو طفولیت یا جنون یا بیہوشی یا کفر اصلی یا حیض یا نفاس مین نہین پڑھی ہون اگر امور مذکورہ تمام وقت مین ہون اور اگر تمام وقت مین نہ ہون بلکہ بقدر وقت خالی ان موانع سے اول مین یا آخر مین گذرا ہو اور نہ پڑھی ہو تو قضا اُس نماز کی واجب ہوگی اور اگر آخر وقت بقدر ایک رکعت کے خالی ان اعذار سے ہوا ہو واجب ہی نماز اور ادا ہوگی اگر پڑھے والّا قضا واجب ہوگی اور واجب ہی قضا مین ترتیب یعنی جو پہلے فوت ہوئی ہو اُسکو پہلے پڑھنا چاہیے اگر یاد ہو اور اگر یاد نہ ہو تو بھی احوط بلکہ اقوی مراعات ترتیب ہی یہ

حکم ہی قضاے نمازہاے یومیہ کا اور واجب نہین ہی پڑھنا نماز قضا کا قبل ادا کے لکن احوط ہی اگر وقت ادا کا تنگ نہ ہو خصوصًا جب نماز قضا ایک ہی ہو خصوصًا جبکہ اُسی دن کی ہو بلکہ نماز اُسی دن کی قضا ایک ہو یا زیادہ قبل ادا کے پڑھنا احوط ہی اور معتبر ہی اتمام اور قصر مین حال فوت نماز کا پس جو نماز سفر مین نہ پڑھی ہو قضا اُسکی بقصر ہو گی حضر مین بھی اور جو حضر مین فوت ہو قضا اُسکی تمام ہو گی سفر مین بھی اور جو شخص اول وقت مین مسافر ہو اور آخر وقت مین حاضر یا بالعکس قضا مین اعتبار آخر وقت کا ہو گا اور اگر کسی شخص سے ایک نماز فوت ہو گئی ہو اور یاد نہ ہو کہ کونسی نماز تھی تو ایک نماز صبح کی پڑھے اور ایک مغرب کی اور ایک چو رکعتی پڑھے اور یہ نیت کرے کہ جو مجھ سے فوت ہوئی ہی چو رکعتی مین ظہر ہو یا عصر ہو یا عشا قضا اُسکی پڑھتا ہون قربۃً الی اللہ اور جہر و اخفات مین اس صورت مین اختیار ہی اور اگر سفر مین فوت ہوئی ہو ایک نماز مغرب پڑھے اور ایک دو رکعتی لکن احوط یہ ہی کہ چار نمازین دو رکعتی پڑھے اور ایک مغرب کی

باب چوتھا نماز جماعت کے بیان مین ہے

سنت ہی جماعت واجبی نمازون مین یومیہ ہون یا غیر یومیہ اور یومیہ مین تاکید زیادہ ہی اور جمعہ اور عیدین مین واجب ہی ساتھ اجتماع شرائط کے اور اسی طرح واجب ہی جماعت مین پڑھنا ہر نماز واجبی کا اُس شخص پر جو حمد اور سورہ غلط جانتا ہو اور بسبب تنگ ہونے وقت کے صحیح سیکھ نہ سکتا ہو اور اگر قادر سیکھنے پر بعد وقت کے بھی نہ ہو تو جماعت واجب نہ ہو گی لکن احوط پڑھنا جماعت مین ہی اور سنتی نمازون مین

جائز نہین ہی سوائے استسقا کے اور عیدین کے اور جماعت ہونے مین کم سے کم دو شخص
ہونا چاہیین ایک امام اور ایک ماموم اور شرط ہی نماز جماعت مین بالغ اور عاقل اور
مومن اور عادل ہونا امام کا اور مجذوم اور ابرص اور محدود بحد شرعی اور ولد الزنا او
اعرابی نہ ہونا اور اگر ماموین مرد ہون تو شرط ہی امام کا مرد ہونا اور اگر قادر قیام پر ہون
تو شرط ہی امام کا قائم ہونا اور اگر ماموم تمام قراءت واجب صحیح پڑھ سکتا ہو اور
کسی حرف کو کسی سے بدلتا نہ ہو اور لحن اور غلطی نہ کرتا ہو تو شرط ہی امام کا بھی خالی
ہونا ان عیوب سے اور شرط ہی صحت جماعت مین یہ کہ درمیان امام اور ماموم کے
کوئی چیز حائل نہ ہو جو مانع ہو دیکھنے سے ماموم کے امام کو مگر یہ کہ ماموم عورت او
امام مرد ہو اور اسی طرح شرط ہی کہ ماموم بہت دور امام سے نہ ہو اور احوط یہ ہی کہ
فاصلہ ایک قدم سے زیادہ نہ ہو یعنی سجدہ گاہ ماموم سے موقف امام تک اور صف
مقدم بمنزلہ امام کے ہی اس مسئلہ مین اور مسئلہ حائل مین اور پہلی صف مین ایک آدمی
کی جگہ یا کچھ زائد خالی رہنا مضر نہین ہی اور صف آخر مین جتنی جگہ بیچ مین خالی ہو مضائقہ
نہین ہی اور بعد صف اول کے درمیان کی صفون مین اگر سب صفوف متصل ہون
بطریق معتبر تو اس صورت مین ضرر فاصلہ کا معلوم نہین ہی اور شرط ہی جماعت مین کہ
جگہ قیام امام کی بلند تر جائے قیام ماموم سے بقدر معتد بہ نہ ہو اور زمین سراشیب مین
مضائقہ نہین ہی مگر یہ کہ بہت سراشیب ہو اور ماموم کا بلندی پر ہونا جائز ہی زمین
سراشیب ہو یا نہ ہو بلندی کم ہو یا زیادہ اور اسی طرح شرط ہی ایک ہونا امام کا
اور ماموم کا قصد اقتدا کرنا اور تعیین امام کی پس اگر قصد کرے اقتدا کا ایک شخص سے
اور بعد معلوم ہو کہ امام دوسرا شخص تھا نماز اسکی باطل ہی اور اگر قصد کرے مجملاً

اقتدا کا ساتھ امام حاضر کے اس گمان پر کہ فلان شخص ہی پھر معلوم ہو کہ وہ شخص تھا
احوط اعادہ ہی اور شرط ہی کہ ماموم آگے امام سے نہو بلکہ تھوڑا موخر ہو اور جائز ہی پہلو
بین امام کے کھڑا ہونا ماموم کو مگر عورت کہ احوط اسکو یہ ہی کہ تمام بدن سے پیچھے مرد
کے ہو اور شرط ہی موافق ہونا نماز امام اور ماموم کا ہیئت اور کیفیت مین پس جائز
نہین ہی اقتدا کرنا نماز یومیہ مین ساتھ نماز میت یا عیدین یا آیات کے اور بالعکس
لیکن عدد رکعات مین موافقت واجب نہین ہی اور واجب ہی ماموم پر متابعت کرنا
امام کی افعال مین بایں معنی کہ کسی فعل کو پہلے امام سے نہ کرے بلکہ احوط یہ ہی کہ بعد امام
کے کرے اور اقوال مین سے فقط تکبیرۃ الاحرام کا بعد امام کے کہنا چاہیے اور
اسی طرح تسلیم کا مگر یہ کہ نیت انفراد کرے اور باقی اقوال مین یہ واجب نہین ہی بنا بر
مشہور کے لیکن احوط متابعت ہی کہ رعایت اس احتیاط کی ان اقوال مین جنکو جانتا
ہو یا مظنہ رکھتا ہو کہ امام نے ابھی نہین کہا نہایت مطلوب ہی پس ترک نہووے
اور اگر امام بعد تکبیرۃ الاحرام کے دوبارہ تکبیرۃ الاحرام کہے اور ماموم شریک
ہو چکا ہو بعد پہلی تکبیر کے عدول کرے طرف نیت انفراد کے اور اگر ماموم سر اٹھاوے
رکوع سے یا سجود سے یا جاوے رکوع یا سجود مین قبل امام کے سہواً یا خطاً یا گمان سبب
جسوقت متنبہ ہو اگر اسی وقت امام بھی داخل ہو جاوے اس حال مین جس مین ماموم
ہی تو نماز ماموم کی صحیح ہو گی اور اگر امام نہ پہونچے تو رجوع کرے طرف متابعت امام
کے لیکن احوط اعادہ نماز بھی ہی صورت تکرار رکوع مین جس طرح سے کہ اگر عمداً رجوع
نہ کرے احوط اعادہ نماز ہی مطلقاً اور جماعت اور فضیلت اسکی حاصل ہوتی ہی
شریک ہونے سے قبل رکوع امام کے اور رکوع مین قبل فراغ کے ذکر سے بلکہ

بعد فراغ کے ذکر سے بھی اور ان سب صورتون مین دو تکبیرین کہے ایک واجب بقصد
تکبیرة الاحرام اور دوسری سنت بقصد تکبیر رکوع اور اگر اتنی مہلت نہ ہو تو تکبیر
رکوع کو ترک کرے اور اگر پہونچے رکوع امام مین لکن صف تک پہونچنے مین خوف
ہو امام کے سر اُٹھانے کا اور کوئی مانع اقتدا کا مثل بہت دوری اور حائل و
بلندی امام کے نہ ہو تو جس جگہ ہی وہین تکبیرة الاحرام کہے اور رکوع مین جاوے
اور رکوع مین یا بعد رکوع کے صف مین مل جاوے اور بہتر یہ ہی کہ پیر زمین سے جدا
نہ ہونے پاوین ہرچند لازم نہین ہی لکن حال فکر مین حرکت نہ کرے احتیاطاً اور یہ
احتیاط ترک نہ کرے اور اگر ماموم پہلی رکعت مین نہ ہو تو جس رکعت مین شریک ہو
اسکو پہلی اپنی قرار دے اور باقی بعد سلام پھیرنے امام کے پڑھے اور واجب ہی
ماموم پر قراءت اپنی پہلی اور دوسری رکعت مین اگر پہلی اور دوسری مین شریک ہوا ہو
اگر نہ کر سکے اکتفا کرے فقط حمد پر اور اگر پڑھنے مین حمد کے رکوع امام فوت ہوتا ہو
تو نیت انفراد کرلے اور حمد کو تمام کرے اس صورت مین اعادہ نماز کا لازم نہ ہوگا یا حمد
کو ناتمام چھوڑ کے رکوع مین چلا جاوے ساتھ امام کے یا حمد کو تمام کرے اور متابعت
رکوع مین ترک کرے اور سجدے مین ملحق ہو لکن ان دونون صورتون مین احتیاط
باعادہ نماز ترک نہ کرے اسی طرح اگر بھول جاوے قراءت اور یاد اوس وقت آوے
کہ جب پڑھنا حمد کا مستلزم ہو ترک متابعت کو اور اگر بعد نماز کے معلوم ہو فاسق
یا کافر یا بے وضو ہونا امام کا نماز ماموم کی باطل نہین ہی اور اگر اثنا مین معلوم ہو
عدول کرے طرف نیت انفراد کے اور نماز اپنی تمام کرے

باب پانچوان قصر و اتمام مین

واجب ہی سفر مین قصر کرنا چو رکعتی نماز مین یعنی ترک کرنا اخیر کی دو رکعتون کا سات شرطون کے ساتھ **شرط اول** یہ کہ سفر بقدر مسافت ہو اور مسافت آٹھ فرسخ ہی یا جتنا ایک روز کامل مین قطار اونٹ کی اور قافلہ طی کرے روز متوسط مین متعارف چال سے خواہ اتنی دور جانا مقصود ہو یا نصف اُسکے جانا اور اُسی دن پھرنا مقصود ہو اور اگر اُس دن قصد پھرنے کا نہ ہو بلکہ قصد مراجعت کا اور دو ہو مگر اندر دس دن کے تو احوط اتمام ہی اور احوط اُس سے جمع ہی درمیان قصر و اتمام کے اس طرح پر کہ پہلے تمام پڑھے پھر قصر اور یہ ترک نہ ہو جب تک قاطع سفر کے پایا نہ جاوے مثل وطن کے اور فرق نہین ہی اس حکم مین درمیان نماز اور روزے کے پس احوط یہ ہی کہ روزہ رکھے اور پھر قضا بھی کرے اور یہ بھی شرط ہی کہ مسافت مین کچھ کمی نہ ہو حتی کہ اگر تھوڑی سی بھی کمی ہو گی تو قصر نہ ہوگا اور اگر شک کرے کہ سفر بقدر مسافت ہی یا نہین اور برطرف ہونا اس شک کا ممکن نہ ہو چاہیے نماز تمام پڑھے **شرط دوسری** قصد مسافت ہی پس اگر بے قصد بقدر مسافت طی کرے با تفتیش قصر نہ ہوگا البتہ مراجعت مین قصر کریگا اگر مسافت آٹھ فرسخ یا زیادہ ہو اسی طرح اگر ابتدائے بے قصد جاوے اور پھر قصد آٹھ فرسخ کا کرے قصر کرنا چاہیے اور اگر چار فرسخ مثلاً بے قصد کے گیا ہو اور پھر ارادہ یہ کرے کہ دو فرسخ اور آگے بڑھکے مراجعت کرونگا اس صورت مین اور جو مثل اسکے ہو یعنی مسافت ذہاب بقصد ساتھ مقدار مسافت مراجعت کے آٹھ فرسخ ہو جاتے ہون احوط یہ ہی کہ جمع کرے قصر اور اتمام مین اور فرق نہین ہی قصد مین درمیان اسکے کہ قصد بالاصالۃ ہو یا بہ تبعیت مثل غلام اور کنیز اور زوجہ وغیرہ کے ہرچند مجبور ہون **شرط تیسری** قصد مسافت

باقی رہنا منتہاے مسافت تک پس اگر ارادہ مراجعت کا کرے قبل طی کرنے آٹھ فرسخ
کے یا متردد ہو جانے یا نہ جانے مین چاہیے نماز تمام کرے اور اگر گھر سے بقصد مسافت
نکلے بعد ازان انتظار کرنا پڑے رفقا کا اور جانا موقوف ہو اُنکے چلنے پر اگر چار فرسخ
یا زیادہ طی کر چکا ہو جمع کرے قصر و اتمام مین احتیاطاً مگر یہ کہ ارادہ اقامت کا اُسی
مقام پر دس دن کا کرے یا مہینہ انتظار مین گذر جاوے تو ان دونون صورتون مین
اتمام کریگا اور اگر چار فرسخ بھی نہ چلا ہو اور اتفاق ہو توقف کا انتظار رفقا مین اور انکی
معیت پر موقوف ہو جانا تو بھی تمام کریگا **شرط چوتھی** یہ ہی کہ ساتھ قصد مسافت کے
ارادہ دس دن کی اقامت کا اثناے راہ مین نہ ابتدا سے اور نہ اثناے راہ مین جاو
ہو ورنہ اتمام واجب ہوگا اور حکم اقامت عشرہ مین ہی پڑنا وطن کا اثناے راہ مین اور
مراد وطن سے وہ مقام ہی جسکو عرف مین وطن کہین گو املاک و مکان وہان رکھتا
ہو اور کافی ہی صدق وطن مین ہونا شہر کا محل توطن باپ کا ودانکا لیکہ قصد اعراض
اُسنے نہ کیا ہو گو قصد توطن بھی نہ کیا ہو لیکن فقط رہنا کسی شہر مین بدون قصد ہمیشہ
رہنے کے یا واسطے تحصیل علم یا واسطے تجارت کے گو برسون ہو جاوین کافی نہین ہی
وطن ہو جانے مین پس پہونچنا ایسے شہر مین اثناے سفر مین سبب جواز اتمام صلوۃ کا
نہ ہوگا تا وقتیکہ قصد اقامت عشرہ نہ کرے **شرط پانچوین** یہ ہی کہ مسافر خانہ بدوش
نہ ہو مثل اسکے کہ جمیع اوقات مین جنگلون مین بسر کرتا ہو مثل صحرائی عرب کے یا یہ کہ
سفر پیشہ اُسکا ہو مثل جمّال و رقاطرچی و ملّاح اور قاصد اور تاجر وغیرہ کے اور اگر
سفر کرے کوئی شخص ان مین سے یعنی جنکا پیشہ ہمیشہ سفر کرنا ہو اگر زیارت یا حج کے لیے
سفر کرے یا اور کسی ضرورت خاص سے کہ جو بہ حیثیت پیشہ کے نہ ہو تو احوط و اولی یہ ہی

کہ جمع کرے قصر و اتمام مین اور واجب ہوتا ہی تمام کرنا نماز کا تیسرے سفر مین اُس شخص پر
جو سفر کو عمل و پیشہ قرار دے اور دوسرے سفر مین احوط جمع ہی درمیان قصر و اتمام
کے اور حکم کثیر السفر زائل ہوتا ہی اقامت عشرہ سے کسی مقام پر وطن ہو یا غیر وطن
ہر گاہ بقصد و ارادہ ہو بلکہ وطن مین اگر بے ارادہ کے بھی دس دن اتفاق رہنے کا
ہو کثیر السفر نہ رہیگا بعد اسکے اگر پھر اتفاق سفر ہو پہلے سفر مین قصر کرے اور دوسرے
مین احتیاطاً جمع کرے اور تیسرے مین اتمام معین ہی اور اسی طرح حکم کثیر السفر زائل
ہوتا ہی اگر کسی جگہ چالیس دن متردد رہے اور جانے مین بسر کرے اور اگر کسی شخص کو
کوئی ضرورت درپیش ہو کہ تین سفر پے در پے کرے بدون اسکے کہ سفر کرنے کو پیشہ قرار دینا
مقصود ہو تو یہ باعث تمام کرنے نماز کا سفر مین نہ ہوگا اور اگر کسی جگہ دس دن بدون
قصد اقامت کے رہا ہو اور بہ سبب جہالت مسئلہ کے نماز تمام پڑھی ہو بسبب خروج
کا حکم کثیر السفر سے نہ ہوگا شرط چھٹی یہ ہو کہ سفر حرام نہ ہو اور نہ غایت سفر حرام ہو
اور منافی کسی امر واجب کا واجبات مین سے نہ ہو اور سفر شکار عبث نہ ہو پس اگر سفر
حرام ہو مثل فرار کے جہاد سے یا خدمت سے مالک کی یا غایت حرام ہو مثل سفر اُس
شخص کے جو بغرض اضرار مومنین یا مسلمین یا سرقہ یا اعانت ظالم کے لیے سفر کرے
یا منافی واجب کا ہو مثل سفر اُس شخص کے کہ جسکو تحصیل علم واجب ہو اور سفر مین ممکن نہو
یا سفر صید لہو ہو تو نماز قصر نہ ہوگی اور اگر شکار قوت عیال کے لیے ہو تو قصر کرے
بلکہ اگر تجارت کے لیے ہو تو بھی وجوب قصر خالی رجحان سے نہین ہی اور احوط جمع ہی
درمیان قصر و اتمام کے شرط ساتوین جواز قصر کی یہ ہو کہ شہر سے اتنا دور ہو جاوے
کہ دیوارین شہر کی دکھائی نہ دین اور آواز اذان شہر سنائی نہ دے اور اگر فقط ایک امر

ان دونون مین سے پایا جاوے مثلاً دیوارین دکھائی دیتی ہون اور آواز نہ سنائی دیتی ہو
یا عکس اسکا ہو اور تاخیر نماز مین اتنی نہ کرسکتا ہو جس مین ایسی حد تک پہونچ جاوے
جہان نہ آواز آوے اور نہ دیوارین دکھائی دیوین تو احوط یہ ہی کہ جمع کرے قصر و اتمام
مین اور معتبر آواز موذن مین اور نظر مین دیکھنے والے کی اور سماعت مین سننے والے کی اور
شہر مین توسط ہی اسی طرح معتبر ہی خالی ہونا ہوا کا شدت آواز سے اور جبکہ دیکھنے والا
یا دیوار یا موذن یا سننے والا نہ ہو تو بنا کی جاویگی تقدیر اور فرض پر یعنی اگر دیوار ہوتی
اور دیکھنے والا بھی ہوتا تو دکھائی دیتی یا نہ دکھائی دیتی اور مثل اسکے اور اعتبار اس
شرط کا آنے اور جانے دونون مین برابر ہی ہر چند احوط آنے مین جمع درمیان قصر و اتمام
کے ہی یا تاخیر کرنا نماز مین یہان تک کہ اپنے مکان مین پہونچے اور فرق نہین ہی اس
شرط مین درمیان وطن کے اور بلد اقامت کے پس واجب ہی قصر اور معین ہی بعد
پائے جانے ان سب شرائط کے اُس شخص پر جو عالم ہو ان شرائط کا مگر مسجد مکہ اور مسجد
مدینہ اور مسجد جامع کوفہ اور حائر سید الشہدا علیہ السلام کہ ان چار مقام مین اختیار ہی
درمیان قصر و اتمام کے اور اتمام افضل ہی اور قصر احوط ہی پس اگر تمام کرے نماز
محل قصر مین باوصف جاننے مسئلہ کے نماز باطل اور اعادہ لازم ہوگا وقت مین اور قضا
بعد وقت کے اور اگر جاہل ہووے وجوب قصر سے اور تمام کرے قضا اور اعادہ کی
ضرورت نہ ہوگی تحقیق مسئلہ مین تقصیر کی ہو یا نہ کی ہو لیکن یہ اُس وقت مین ہی کہ جب
جاہل اصل حکم قصر و اتمام کا ہو اور اگر اصل حکم کو جانتا ہو لیکن محل اُسکا نہ جانتا ہو یا
باقی احکام قصر کو نہ جانتا ہو یا محل اتمام مین وجوب اتمام نہ جانتا ہو اور قصر کرے تو
ان سب صورتون مین نماز باطل ہوگی اور اگر بھول گیا ہو واجب ہونا قصر کا سفر مین

اور تمام پڑھ لے پھر یاد آوے پس اگر وقت باقی ہو اعادہ کرے اور اگر گذر گیا ہو تو کچھ
ضرورت نہین ہی اور جہان دس دن رہنے کا قصد کرے صحرا ہو یا آبادی شہر ہو یا قریہ
اتمام وہان لازم ہی لیکن اگر پھر قصد جاتا رہے پس اگر ایک نماز چور رکعتی تمام پڑھ چکا ہو
تو جب تک وہان رہے تمام پڑھی جاوے اور اگر کوئی نماز چور رکعتی تمام نہ پڑھی ہو اور
قصد اقامت جاتا رہے تو بقصر پڑھے اور احوط یہ ہی کہ مقیم قصد کرے اس بات کا
کہ نسبت محل اقامت کی جو حد ترخص ہو اُس سے باہر نہ نکلونگا بلکہ جس شہر مین اقامت ہو
قصد کرے کہ حدود سے اس شہر کے باہر نہ جاؤنگا پس اگر حد ترخص سے باہر نکل جاوے
اور پلٹنے کے بعد محل اقامت مین دس دن رہنے کا قصد نہ ہو احتیاط یہ ہی کہ قصر و اتمام مین
جمع کرے اور ترک اس احتیاط کو نہ کرے اسی طرح احوط یہ ہی کہ قبل تمام ہونے اقامت کے
خارج حد ترخص سے نہ ہو اور اگر کسی شخص کو منظور ہو دیہات مین یا مزارع مین مدت
مدید مثل چار پانچ مہینے کے رہنا اور کسی ایک مقام خاص پر دس دن علی الاتصال رہنے کا
قصد نہ ہو اور فاصلہ ایک مقام کو دوسرے مقام سے آٹھ فرسخ کا نہ ہو احوط یہ ہی کہ
اس صورت مین بھی بعد اتمام کے قصر کرے

کتاب الصوم

مبحث تیسرا مسائل صوم مین

واضح ہو کہ روزہ کئی قسم کا ہوتا ہی واجب اور مندوب اور مکروہ اور حرام اور ہر ایک
کے لیے ان اقسام مین سے بھی اقسام ہین اور اس مقصد مین چند مبحث ہین

مبحث اول ماہیت اور شرائط اور کیفیت اور احکام صوم مین ہی

اور اُس مین کئی باب ہین

باب پہلا شرائط وجوب وصحت صوم مین ہے

وجوب روزہ مین کئی باتین شرط ہین اوّل بلوغ دوسری عقل تیسری ویسے سفر مین نہ ہونا جس مین نماز قصر ہوتی ہی چوتھی نہ ہونا مرض اور مشقت شدید کا جسکا تحمل عادۃً نہ ہو سکے اور خوف جان کا اور آبرو کا اور مال کا جسکا حفظ واجب ہو پانچوین بیہوش نہ ہونا اتنا کہ جس مین حواس مغلوب ہو جاوین چھٹی نہ ہونا حیض و نفاس کا اور صحت مین بھی یہ سب شرطین ہین سوائے بلوغ کے اور علاوہ انکے اور کئی شرطین ہین اوّل ایمان دوسرے نہ ہونا روزہ کا عید فطر اور اضحی مین اور روزہ غیر رمضان کا رمضان مین اور نہ کم ہونا زمانہ کا ایک مہینہ ایک دن سے اُن روزون مین جن مین دو مہینے کے روزے پیہم واجب ہین تیسری قضائے ماہ رمضان اور روزہ کفارہ کے ذمہ پر نہ ہونا روزہ سنتی کی صحت مین شرط ہی چوتھی اجازت شوہر کی اور مالک کی روزہ سنتی مین زوجہ اور غلام اور کنیز کے اور واجب موسع مین اذن شرط نہین ہی بلکہ خلاف زوج اور مالک بھی ہونا مضر نہین ہی اور احتیاط خوب ہی اور روزہ سنتی مین اولاد کے شرط ہی نہ منع کرنا باپ کا اور مان کا پانچوین جاننا احکام صوم کا اجتہاد یا تقلید سے مگر جو احکام ضروریات دین سے ہون یا یقیناً معلوم ہون اُن مین تقلید ضرور نہین ہی پس اگر سہل انگاری کرے اور مسائل روزہ کے نہ جانتا ہو اور نہ مفطرات یاد سیکھے ہون اُس شخص سے جو لائق اعتماد نہ ہو اور اعتقاد وجوب اعتماد کا اُسپر نہ رکھتا ہو روزہ صحیح نہ ہوگا اور یہی حکم ہی جملہ عبادات مین البتہ جو محض غافل ہو اور نفس الامر مین ترک اُن چیزون کا جو مفطرات صوم ہین اُس سے عمل مین

آوے اور اجمالاً اعتقاد بھی اسکا رکھتا ہو کہ امساک تمام مفطرات سے واقع ہو او وجوب قضا
ایسے شخص پر معلوم نہین ہی اور روزہ سنتی بلکہ مطلق عمل مستحب مین اتنا کافی ہی کہ حرام
نہ ہونا اُسکا جانتا ہو اور استحباب مین کوئی حدیث یا قول کسی مجتہد کا پایا ہو یا قول کسی کا
بوجوب جانتا ہو اور اپنے مجتہد سے عدم وجوب اُسکا معلوم ہو کہ اتنا رجحان فعل مین کافی ہی
اور جو کچھ کتب شیعہ مین مستحباب ہووین اگر قصد خصوصیت نہ کرے بلکہ بامید ثواب بجالاوے تو
مثاب ہوگا چھٹی نیت قربت پوشیدہ نہ رہے کہ خالی ہونا استحاضہ سے شرط صحت صوم
نہین ہی یعنی روزہ مستحاضہ کا صحیح ہی اگر غسل روز و شب واسطے نماز کے بجالاوے اور
احوط یہ ہی کہ وضو اور بدلنا روئی کا اور جو کچھ سوائے اسکے مستحاضہ کو چاہیے کرے ہر چند
صحت روزہ کی سوائے اغسال کے کسی اور امر پر موقوف نہین ہی اور اغسال مین جس سے یہ
صحت موقوف ہی وہ ظاہرا اغسال روز مین اور غسل شب گذشتہ ہی بشرطیکہ غسل قبل طلوع
صبح کے نہ کرے والا صحت صوم مین وہ کفایت کریگا غسل شب گذشتہ سے اور غسل شب
آیندہ کو دخل صحت صوم مین نہین ہی اگرچہ کر لینا اُسکا بھی احوط ہی اور احوط ہی بجالانا غسل
صبح کا قبل اُسکے بقصد نافلۂ صبح کے اور مریض کا روزہ صحیح نہین ہی اگر ضرر کرے اور ضرر مین
معتبر یہ ہی کہ معلوم یا مظنون ہو بلکہ کفایت خوف ضرر بھی بعید نہین ہی اگرچہ احوط جمع درمیان
روزہ اور قضا کے ہی اور کافی ہی مظنون ہونے مین ضرر کے وجود علامت یا تجربہ یا قول
اُس شخص کا جسکے قول سے ظن ہو اگرچہ شخص کافر ہو اور سفر مین روزۂ واجب صحیح نہین ہی
مگر تین روزے بدل ہدی کے اور اٹھارہ روزے بدل بدنہ کے اُس شخص کے لیے جو عرفات
سے قبل غروب آفتاب کے عمداً نکلا ہو اور روزہ نذر کا اگر نذر کی ہو سفر او حضر دونون مین یا
سفر مین رکھنے کے اور روزۂ مندوب کا مکروہ ہونا سفر مین خالی قوت سے نہین ہی لیکن احوط

ترک ہی مگر تین روزے حاجت کے مدینہ مین اور اگر روزہ رکھین صاحبان اعذار سابقہ صحیح نہوگا اور
قضا واجب ہوگی مگر جو مسافر جاہل مسئلہ ہو اور روزہ رکھے روزہ اُسکا صحیح ہی اور قضا ضرور نہین
ہی بخلاف اُس شخص کے جو بھول گیا ہو اور اگر اثنائے روزہ مین مسئلہ یاد آوے یا معلوم ہو تو واجب ہی افطار

فصل دوسری اس بیان مین ہی کہ روزہ کس وقت افطار کرنا چاہیے

واجب ہی افطار کرنا حائض اور نفسا پر اگر آوے حیض یا نفاس قبل غروب کے یا موقوف
ہو بعد طلوع صبح کے اور جو بالغ ہو قبل غروب کے یا مسلمان ہو اُس پر امساک کرنا بقیہ
روز کا واجب نہین ہی لیکن اگر کوئی مفطر قبل بلوغ کے عمل مین نہ لایا ہو تو مستحب ہی بلکہ احوط ہی
اگر بلوغ بغیر مبطل صوم کے ہوا ہو اسی طرح اگر قبل اسلام کے مفطر صوم عمل مین نہ آیا ہو اور
اسلام قبل ظہر کے قبول کیا ہو احوط ہی امساک بقیہ روز مین اور یہی حکم ہی دیوانہ اور بیہوش
کا اگر افاقہ ہو قبل غروب کے اور اسی طرح واجب نہین ہی امساک مریض اور مسافر پر اگر صحیح
اور حاضر ہو جاوے قبل ظہر کے اور افطار کیا ہو قبل اُسکے اور اگر افطار نہ کیا ہو واجب ہوگا
تمام کرنا روزہ کا اور اگر حاصل ہو جاوے عذر مرض اثنائے صوم مین افطار کرے خواہ قبل زوال
کے ہو خواہ بعد اور مسافر اگر بعد زوال کے نکلے تمام کرے اور اگر قبل زوال سفر کرے تو افطار
کرے خواہ شب کو نیت سفر ہو یا نہ ہو لیکن احوط یہ ہی کہ سفر نہ کرے قبل ظہر کے مگر یہ کہ نیت سفر
رات سے رکھتا ہو اور اگر نیت نہ رکھتا ہو تو اُس روزے کو تمام کرے اور قضا بھی کرے
اور جو مرد یا عورت بسبب پیرانہ سالی کے عاجز ہو روزے سے خواہ بالکل قادر نہ ہو یا قادر
ہو بمشقت ترک صوم اُسکو کرنا چاہیے اور اسی طرح صاحب مرض عطش کہ سیراب نہ ہوتا ہو
لیکن واجب ہی ہر ایک پر ان مین سے درصورت قدرت یا مشقت تصدق کرنا عوض مین

ہر روزہ کے ایک مُد طعام سے اور واجب نہین ہی قضا مرد پیر اور زن پیر پر مطلقاً آسان ہو قضا یا نہ لکن صورت اول مین قضا احوط ہی اور یہ احتیاط ترک نہو اور صاحب عطش اگر صحت اُسکو مرض سے حاصل ہو قبل دوسرے رمضان کے قضا اُس پر واجب ہوگی ورنہ نہین اور جائز ہی اُسکو پانی پینا سیر ہو کے اور اسی طرح واجب ہی ترک صوم حاملہ پر اگر وضع حمل نزدیک ہو اور خوف ہو اُسکو اپنا یا لڑکے کا یا دونون کا اور اسی طرح واجب ہی افطار مرضعہ پر اگر دودھ کم ہو اور خوف ہو ضرر طفل کا یا اُسکے بھوکے یا پیاسے رہنے کا اور تصدق کریگی زن مذکورہ ایک مُد طعام عوض ہر روزہ کے اور قضا کرے بعد زوال عذر کے اور مراد مرضعہ سے عام ہی اس سے کہ ماں ہو یا اَنّا یا مفت پلاتی ہو اور جب ممکن ہو واسطے مرضعہ کے ساتھ رفع ضرر کے طفل سے اپنے عوض اور کسی سے پلوانا دودھ کا افطار صوم نہین کر سکتی ہی اور لازم ہی کہ تصدق مال مرضعہ سے ہو اور اگر یہ لوگ روزہ رکھین روزہ اُنکا باطل ہی

باب دوسرا حقیقت صوم کے بیان مین ہے

اور اس باب مین کئی فصلین ہین

فصل پہلی وقت صوم کے بیان مین ہی

ابتداے وقت صوم طلوع صبح صادق ہی پس واجب ہی ترک کرنا وقت مذکور سے اُن امور کا جنکا ذکر آویگا اور ترک کرنا مباشرت کا قبل صبح کے بقدر جس مین غسل سے فراغت قبل صبح کے ہو سکے اور حکم مباشرت مین ہی استمنا اور آخر وقت اُسکا بنا بر اقوی و احوط برطرف ہونا حمرت مشرقیہ کا اور گذر جانا اُسکا بالاے سر سے

فصل دوسری بیان نیت مین ہی

کافی ہی نیت مین قصد کرنا روزہ کا قربۃً الی اللہ اور معین کر لینا اُسکا اگر معین نہو اور قصد
کرنا وجوب کا یا استحباب کا یا تصور کرنا ان امور کا ضرور نہین ہی اور روزہ بے قصد معتبر
کے باطل ہی خواہ عمداً ہو خواہ سہواً اور اجارہ کے روزہ مین قصد نیابت میت لازم ہی
اور وقت نیت واجب معین مین شب ہی پس اگر ترک کرے عمداً نیت کو یہانتک کہ صبح ہوجاے
روزہ صحیح نہین ہی اور قضا واجب ہو نہ کفارہ اور اسی طرح باطل ہی روزہ اُس شخص کا
جسکا شب کو قصد یہ ہو کہ صبح کو روزہ نہ رکھونگا اور بعد نیت صوم کے مفطرات کا
عمل مین لانا قبل صبح کے سبب بطلان نیت کا نہین ہوتا ہی اور تجدید نیت ضرور نہین ہی
اور حال اضطرار مین وقت نیت ظہر تک باقی رہتا ہی مثل اسکے کہ شب کو نیت کرنا بھول
گیا ہو یا نہ معلوم ہو کہ آج پہلی رمضان کی ہی اور مانند اسکے تو اگر ظہر تک یاد آوے اور فوراً
نیت کرلے تو وہ روزہ صحیح ہوجاویگا اور اگر فوراً بعد یاد آنے کے نیت نہ کرے روزہ
باطل ہوگا اور واجب غیر معین مین مثل قضاے رمضان اور نذر مطلق وغیرہ کے زوال
تک تجدید نیت کر سکتا ہی اگر منافی صوم عمل مین نہ لایا ہو اور مندوب مین جائز ہی نیت کرنا
قریب غروب آفتاب تک اگر بعد نیت کے کچھ دن باقی رہے اور کافی نہین ہی نیت روزہ
رمضان کی قبل دخول ماہ رمضان کے اور جائز ہی اول ماہ مین نیت پورے مہینے کے روزون
کی اور ہر شب نیت جدا جدا بھی کر سکتا ہی اور یہی احوط ہی بلکہ یہ احتیاط ترک نہووے اور
ماہ رمضان مین روزہ غیر رمضان کا نہین ہو سکتا ہی نہ واجب نہ سنت نہ سفر مین نہ حضر مین
لیکن اگر داخل ہونا شہر رمضان کا مشکوک ہو مثل یوم الشک کے یا بھولے سے نیت
غیر رمضان کی کی ہو تو وہ رمضان سے محسوب ہوگا اور سنت ہی روزہ آخر شعبان کا

جب شک ہو جاندین اور اگر بہ نیت رمضان رکھے روزہ باطل ہوگا اور اسی طرح اگر
تردید کرے روزہ رمضان و شعبان مین اور اگر یوم الشک مین ثابت ہو جاوے چاند
قبل زوال کے اور کوئی منافی نہ ہوا ہو تجدید نیت کرے اور روزہ محسوب ہوگا رمضان
مین اور اگر بعد ظہر کے ثابت ہو واجب ہی امساک کرنا بقیہ روز مین اور قضا کرنا بعد رمضان
کے اور اگر نیت شعبان سے یوم الشک مین روزہ رکھا ہو جس وقت معلوم ہو ظاہر ہو نا ہلال
رمضان کا اور تجدید نیت رمضان کرے روزہ اسکا صحیح ہی اور اگر نیت روزہ کرکے غافل
ہو جاوے روزہ سے دن کو یا سو جاوے روزہ باطل نہوگا اور اسی طرح جب نیت کرے
افطار کرنے کی بعد تھوڑی دیر کے اور افطار نہ کیا ہو لیکن احوط قضا ہی بخلاف اسکے کہ اگر
نیت ترک صوم کی بالفعل کرے یا قصد ریا کرے کہ روزہ اس وقت مین قطعا باطل ہی
اور اگر لڑکا بالغ ہو قبل ظہر کے غیر منافی صوم سے تجدید کرے نیت روزہ کی اور اگر بعد ظہر
بالغ ہو مجزی نہوگا اور نہ قضا واجب ہو گی

فصل تیسری بیان مین اُن چیزون کے ہی جنکا ترک صایم کو ضروری ہی

اور وہ دس چیزین ہین پہلے کھانا دوسرے پینا مطلقاً خواہ عادت اُسکے کھانے اور پینے کی ہو
مثل روٹی اور پانی کے یا نہ ہو مثل خاک اور سنگریزہ اور فشردہ درختون کا خواہ کھانا اور پینا
اُسکا متعارف ہو یا غیر متعارف ہو مثل نگل جانے بقیہ غذا کے جو دانتون مین رہ جاتا ہی کہ
یہ بھی مبطل ہی اور اگر سہواً نگل جاوے تو روزہ باطل نہ ہوگا گو خلال کرنے مین تقصیر کی ہو
لیکن احوط قضا کرنا ہی اگر خلال ترک کیا ہو اور مبطل نہین ہی نگلنا آب دہن کا بطریق عادت
اگرچہ طعم اُسکا بسبب کسی چیز کے متغیر بھی ہو گیا ہو بشرطیکہ کوئی جز اُسکے اجزا سے آب دہن مین

مین مخلوط نہوا ہو اور منہ مین جمع کرکے نگلنے کا ترک احوط ہی اسی طرح احوط ہی نہ کھینچنا فضلات
اور رطوبات کا سر سے طرف حلق کے اور آب دہن کا منہ سے باہر لاکے نگلنا مبطل ہی اور مضر
نہین ہی چوسنا انگوٹھے کا واسطے دفع تشنگی کے اور چبانا طعام کا واسطے طفل کے یا دانہ کا واسطے
بھرانے مرغ اور کبوتر کے اور چکھنا نمک کا اور مانند اسکے جب تک عمدًا کوئی جز حلق مین جاوے
اور احوط اور اولی ترک انکا ہی بے ضرورت کے اور اگر بدون اختیار اُتر جاوین روزہ باطل نہوگا
اگرچہ عبث منہ مین ڈالا ہو لیکن احوط ترک اسکا ہی اور جائز ہی کلی کرنا جس غرض سے ہو لیکن ٹھنڈک
کے لیے کلی نہ کرنا افضل ہی سواے وضو کے اور مکروہ ہی تکرار کرنا اور مستحب ہی بعد کلی کرنے کے
تین مرتبہ تھوکنا اور اگر کلی مین پانی حلق مین اُتر جائے بے قصد کے پس اگر وضوے نماز واجب ہو
یا کلی دوائی یا ازالہ نجاست کے لیے کی ہو روزہ باطل نہوگا اور اگر وضوے نافلہ ہو یا کلی عبث کی ہو
یا ٹھنڈک کے لیے ہو تو قضا لازم ہوگی اور اسی طرح اگر ناک سے پانی یا اور کوئی چیز حلق تک
پہونچے روزہ فاسد ہوگا اگر اکل یا شرب صادق ہو علی الاقوی اور جائز ہی مسواک کرنا اگرچہ
چوب تر سے بلکہ مطلقًا سنت ہی لیکن مسواک کو منہ سے نہ نکالے جب تک مسواک کرتا رہے
اور اگر مسواک نکال کے پھر منہ مین ڈالے تو آب دہن کو نہ نگلے اور جائز ہی ڈالنا دوا کا احلیل
مین اگرچہ پیٹ مین پہونچے اور اسی طرح ڈالنا دوا کا زخم مین اس طرح کہ پیٹ مین پہونچے اور احوط
اجتناب ہی اور ناس لینی اس طرح پر کہ حلق مین پہونچے تیسرے جماع کرنا یعنی داخل کرنا حشفہ کا
قبل یا دبر مین عورت کی یا دبر مین مرد کی کہ یہ مفسد صوم اور موجب قضا اور کفارہ ہی فاعل اور
مفعول دونون پر اگرچہ مفعول بھی مرد ہو اور انزال ہو یا نہ ہو اور اسی طرح فرج حیوانات مین دخول
مبطل صوم ہی اور احتلام روزہ مین مضر نہین ہی چوتھے تہمت کرنا خدا یا رسول یا امام پر کہ
مبطل روزہ اور موجب قضا اور کفارہ ہی لیکن اُس وقت مین مبطل ہی کہ جب کذب جانتا ہو

اور پھر منسوب کرے طرف خدا و رسول کے اور اگر اعتقاد دروغ ہونے کا نہ رکھتا ہو اور
نسبت کرے حالانکہ واقع میں دروغ ہو روزہ باطل نہ ہوگا اور نہ قضا و کفارہ لازم
ہوگا اور احوط الحاق کرنا جناب سیدہ کا اور باقی انبیا و اوصیا کا اس حکم میں ساتھ ائمہ
طاہرین کے ہو پانچویں ارتماس پانی میں کہ یہ بھی مبطل روزہ اور موجب قضا اور کفارہ ہی
اور حاصل ہوتا ہی ارتماس اس طور سے کہ پانی میں غوطہ لگاوے بلکہ اس طور سے بھی کہ
سر پانی کے اندر ڈبووے اگرچہ بدن یا بال سر کے باہر رہیں اور فرق نہیں ہے درمیان
اسکے کہ منافذ سر کے مثل کان ناک وغیرہ کے بند کر لیے ہوں یا نہیں اور درمیان روزہ
واجب و سنت کے بطلان میں اور نہ درمیان اسکے کہ دفعۃً سر پانی کے اندر لیجاوے یا
تدریجاً مگر یہ کہ ہر ایک جز کو ایک وقت میں پانی کے اندر ڈبووے اس طور سے کہ تمام سر ایک
وقت میں نہ ڈوبنے پاوے کہ اس صورت میں نہ حرام ہو نہ مبطل پس اگر ارتماس بقصد غسل ہو
غسل باطل ہوگا یہ سب احکام تعمد ارتماس کے ہیں اور اگر سہواً ہو تو روزہ باطل نہ ہوگا مگر یہ کہ
اندر پانی کے یاد آوے اور فوراً سر باہر نہ نکالے کہ اس صورت میں بھی روزہ باطل ہو جاویگا
لیکن غسل دونوں صورتوں میں صحیح ہوگا اور اگر ارتماس کرے سہواً آب غصبی میں روزہ صحیح ہوگا
اور غسل باطل ہوگا اگر غصبیت جانتا ہو چھٹے پہونچنا غبار کا حلق میں اور حد اسکی مخرج خا
نقطہ دار ہی کہ یہ موجب قضا و کفارہ ہی خواہ غبار حلال ہو جیسے آٹا یا حرام ہو مثل خاک کے
اگر خود حلق تک پہونچ جاوے یا باعث ہو پہونچانے کا مثل اسکے کہ کھڑا ہو ایسے مقام پر
جہاں غبار اڑتا ہو اور تحفظ نہ کرے اور اگر تحفظ کرے جس طرح چاہیے اسپر بھی ظاہر ہو کہ
غبار پہونچا تو کچھ قباحت نہیں ہی اور شرط نہیں ہی غلیظ ہونا غبار کا بلکہ اتنا کافی ہی کہ محسوس
ہوتا ہو اور احوط اجتناب ہی دخان اور بخار غلیظ سے بھی بلکہ خالی قوت سے نہیں ہی سالو

قے کرنا اور یہ موجب قضا ہی اگر تعمد کرے اور اگر بے اختیار ہو تو کچھ ضرر نہین ہی اور اگر ضرورت پڑے
قے کرنے کی تو کرے گنہگار نہ ہوگا لیکن روزہ باطل ہوگا اور اسی طرح اگر کھانا یا پانی حلق تک
آجاوے اور پلٹ جاوے مضر نہین ہی اور اگر منھ مین آجاوے تو تھوک دیوے اور اگر عمداً
نگل جاوے تو قضا و کفارہ واجب ہوگا آٹھوین استمنا یعنی نکالنا منی کا بے جماع کے اور
واجب ہوتا ہی بسبب اسکے کفارہ اور قضا اور اسی طرح جو فعل سبب انزال ہو عادةً گو قصد
انزال اسے نہ ہو اور اگر قصد انزال ہو کسی فعل سے لیکن انزال نہو روزہ صحیح رہیگا لیکن گنہگار ہوگا
اور اگر دیکھنے سے انزال ہووے اگر بقصد انزال عمل مین لاوے یا عادت انزال کی اس مین
رکھتا ہو موجب قضا و کفارہ ہوگا خواہ نظر طرف حلال کے کرے یا حرام کے والا قضا فقط
ہوگی اور کفارہ لازم نہ ہوگا اور یہی حکم ہی اجنبیہ کی آواز سننے کا اور تصور جماع کا اگر باعث انزال
ہو نوین عمل لینا بدون ضرورت کے اور یہ حرام اور مبطل صوم اور موجب قضا و کفارہ ہی اور شیاف
مکروہ ہی لیکن احوط ترک ہی دسوین عمداً جنب رہنا صبح صادق تک خواہ جنابت احتلام سے
ہوئی ہو یا جماع وغیرہ سے بہر کیف جنب رہنا عمداً حرام ہی اور مبطل صوم ہی اور موجب قضا و
کفارہ ہی اور یہ حکم روزہ رمضان اور اسکی قضا مین ثابت ہی بے اشکال ہے اور سوا ان دو کے
اور روزون مین جیسے کہ مستحب مین احوط افساد ہی بلکہ خالی قوت سے نہین ہی اور مثل جنب رہنے
کے ہی باقی رہنا حیض و نفاس و استحاضہ پر یعنی عمداً غسل نہ کرنا صبح تک لیکن ظاہراً موجب قضا ہی
فقط نہ کفارہ اور غسل مس میت شرط صحت صوم نہین ہی اور مثل جنب رہنے کے ہی سونا جنب کا
جبکہ قصد ہو غسل نہ کرنے کا یا تردد ہو اور اگر قصد ہو غسل کا اور صبح تک سوتا رہے قضا و کفارہ
لازم نہوگا اور نہ سونا حرام ہوگا اور اگر پھر جاگے اور دوبارہ سو رہے تو قضا لازم ہوگی نہ کفارہ
اور خواب حرام نہوگا اور احوط ترک ہی خواب دوم کا اور اگر تیسری مرتبہ سوئے قضا و کفارہ دونون

لازم ہونگے اگرچہ قصد غسل بھی ہو اور جو شخص غافل ہو جنابت سے یا غسل سے قبل صبح کے یا شب
کو روزہ ہونے سے کفارہ اُسپر لازم نہوگا مگر قضا احوط اور اقوی ہی اور اگر ممکن نہو جنب اور حائض
وغیرہ کو غسل واجب ہی تیمم اور احوط یہ ہی کہ بعد تیمم صبح تک جاگا کرے اگرچہ وجوب اسکا مشکل ہی
باقی ہین اس مقام مین چند بحثین بحث پہلی یہ جو کچھ مبطلات صوم ذکر ہوے اُسوقت باطل کرتے ہین
جب عمداً سرزد ہون پس اگر بھولے سے کوئی فعل مبطل عمل مین آوے روزہ باطل نہوگا اور اگر روزہ سے
ہونا یاد ہو لیکن بھول گیا ہو مفطر ہونا کسی چیز کا اور اُسکو عمل مین لاوے تو رجحان اسکو ہی کہ روزہ باطل ہوگا
اور اگر بے قصد و ارادہ کے کوئی فعل مفطر واقع ہو مثل اسکے کہ مچھر اُڑ کے حلق مین چلا جاوے یا غبار غلیظ ایسے
محل مین کہ احتراز اُس سے ممکن نہو یا کوئی بجبر کوئی چیز حلق مین اُسکے ڈالدے یا کوئی اُسکو مارے اسقدر کہ
بے اختیار ہو جاوے اور خود کھاوے تو روزہ باطل نہوگا اور اگر ڈراوین ضرر سے نفس پر یا عیال پر یا
مال پر یا برادر مومنین پر اور تحمل اُس ضرر کا لائق اُسکے حال کے نہو اور قرائن اس بات کے ہون کہ اگر افطار نکریگا
تو ضرر پہونچیگا اس صورت مین اگر افطار نکرے روزہ اُسکا باطل ہوگا اور قضا واجب ہوگی مثل حالت تقیہ
کے مخالفین سے اور اگر شک کرے کسی چیز مین کہ آیا مبطل ہی یا نہین پس اگر مجتہد ہو اور ممکن ہو اُسکو
استنباط یا مقلد ہو اور ممکن ہو اُسکو استفتا مجتہد سے جائز نہوگا استعمال اُسکا اگرچہ لزوم قضا مین
اشکال ہی لیکن قول وجوب قضا کا بہتر ہی اور عدم وجوب کفارہ ظاہر ہی اور اگر جاہل مقصر ہو روزہ
باطل ہوگا اور قضا واجب ہوگی اور احوط وجوب کفارہ ہی بلکہ خالی قوت سے نہین ہی اور اگر غیر مقصر ہی
کفارہ اُسپر نہوگا اور وجوب قضا خالی قوت سے نہین ہی بحث دوسری بیان مین ان مفطرات کے
ہی جنکا عمل مین لانا حرام نہین ہی لیکن موجب قضا ہوتا ہی اور وہ چند چیزین ہین اول کھانا اور پینا
اور مانند اسکے بدون تحقیق کرنے صبح کے باوصف قدرت کے کہ یہ جائز ہی جب تک یقین طلوع فجر
کا نہ حاصل ہو لیکن اگر بعد معلوم ہو کہ صبح ہو گئی تھی قضا واجب ہوگی نہ کفارہ اور اگر ملاحظہ و تفحص کرے

اور رات کے باقی ہونے پر اطمینان ہو جاوے نہ قضا ہوگی نہ کفارہ اور اگر قدرت تفحص پر نہ رکھتا ہو
بعد معلوم ہو کہ صبح تھی احتیاطاً قضا کرے اور یہ حکم مخصوص ہے ساتھ شہر رمضان اور واجب معین
کے دوسرے کھانا اور پینا اور مانند اسکے اعتماد کرکے قول پر کسی دوسرے شخص کے جو خبر دے
بقاے شب سے اور اسکو مظنہ اسکے صدق کا ہو اور بعد معلوم ہو کہ صبح ہوگئی تھی اور اگر علم حاصل ہو
یا خود تفحص کرنے قضا لازم نہوگی تیسرے اگر کوئی شخص خبر دے کہ صبح ہوگئی اور یہ گمان کرے
کذب اسکا اور کچھ کھالے بعد ازان معلوم ہو صدق اسکا لازم ہوگی قضا نہ کفارہ بحث تیسری
حرام ہے روزہ واجب معین کا افطار کرنا بلکہ ماہ رمضان اور نذر معین میں بھی کفارہ واجب ہوتا ہے اور
واجب غیر معین کا افطار قبل زوال کے جائز ہے خواہ قضاے ماہ رمضان ہو یا سوا اسکے اور مکروہ ہے
افطار کرنا بعد زوال کے غیر قضاے رمضان میں اور اُس میں حرام ہے اور لازم ہے کفارہ بنابر اظہر کے
اور اگر وقت تنگ ہو قضا کا حرام ہوگا افطار مطلقاً لیکن کفارہ لازم نہوگا اگر افطار کرے قبل
زوال کے اور اگر موجب کفارہ مکرر کئی دن عمل میں لائے کفارہ مکرر دینا واجب ہوگا اور ماہ رمضان
میں ایک دن بھی اگر مکرر موجب کفارہ عمل میں لاوے احوط یہ ہے کہ مکرر کفارہ دے اور اگر آخر ماہ رمضان میں
افطار کرے بعد ازان معلوم ہو کہ روز عید تھا کفارہ لازم نہوگا اور اگر کوئی شخص اپنی زوجہ سے
بجبر جماع کرے اور دونوں روزہ سے ہوں واجب ہونگے دو کفارے شوہر پر اور اگر زوجہ اطاعت
کرے شوہر کی واجب ہوگا ہر ایک پر ایک کفارہ بحث چوتھی بیان میں علامات ماہ رمضان کے
اور وہ کئی چیزیں ہیں پہلے دیکھنا چاند کا پس جو شخص خود دیکھے اور یقین اسکو ہو جاوے روزہ اسپر
واجب ہوگا گو اور کوئی نہ دیکھے دوسرے شعبان کے تیس دن پورے ہونا کہ اس صورت میں
روزہ واجب ہوتا ہے ہر چند چاند نہ دکھائی دے اور اسی طرح چاند عید کا معلوم ہوتا ہے رمضان
کے تیس دن پورے ہو جانے سے تیسرے گواہی دینا دو عادلوں کی بشرطیکہ اختلاف بیان و صف

ہلال مین نہو اور گواہی مین دیکھنے کی لئے رو ہو تو معتبر نہین ہی قبول کرنا شہادت کا حکم حاکم شرع پر بلا
مقبول ہی شہادت عادلین کی اگرچہ حاکم شرع نے بسبب ناواقفیت حال کے گواہی رد کر دی ہو
شیاع یعنی بیان کرنا ایک جماعت کثیر کا جنکے قول سے علم ہو جاوے اور کافی ہونا ظن قوی کا جو قریب
بہ علم ہو اس مقام مین محل تامل ہی بحث پانچوین شرط ہی واجب ہونے مین قضا کے صوم کے
فوت ہونا روزہ کا بعد بلوغ کے حالت عقل و ایمان اسلام مین پس جو روزے قبل بلوغ کے نہین
رکھے یا حالت جنون یا بیہوشی یا کفر مین انکی قضا واجب نہوگی البتہ اگر قبل صبح صادق کے
لڑکا بالغ ہوا اور مجنون کو افاقہ ہوا اور بیہوش ہوش مین آوے اور کافر مسلمان ہوا اور پھر روزہ ترک کیا
قضا واجب ہوگی اور اسی طرح واجب ہی قضا ایام حیض و نفاس کے روزون کی اور اسی طرح
ہی قضا اُس شخص پر جو روزہ رکھنا بھول گیا ہو اور اُس شخص پر جسنے روزہ نہ رکھا ہو بعد پائے جانے
شرائط وجوب کے بلوغ و عقل وغیرہ سے بشرطیکہ شرع مین کوئی چیز اور قائم مقام روزہ کی نہ کر دی
گئی ہو مثل فدیہ کے واسطے شیخ اور شیخہ اور ذوالعطاش وغیرہ کے اور اُس شخص پر جو بھول گیا ہو غسل جنابت
کرنا اور گذر جاوین کئی دن یا تمام مہینہ اور اگر بھول گیا ہو جنابت کو یا غسل کرنے کو یا یہ کہ قبل شب
روزہ ہی واجب نہوگی قضا اور اسی طرح واجب ہی قضا مرتد پر یعنی جو بعد اسلام کے کافر ہو جائے
خواہ کافر ملی ہو یعنی مسلمان زادہ نہو یا فطری ہو یعنی مسلمان زادہ ہو اور واجب نہین ہی قضا سُنّی پر
اور نہ اور فرق مسلمین پر جو محکوم بکفر نہین مثل خوارج و غلات کے مگر جو روزے نہ رکھے ہون یا بنا بر اپنے
مذہب کے بطور غیر صحیح رکھے ہون اگرچہ بنا بر مذہب شیعہ کے صحیح ہون قضا انکی چاہیئے اور وجوب قضا
فوری نہین ہی اور برابر رکھنا اسکا مستحب ہی اور ترتیب واجب نہین ہی خواہ ایک سال گذرا ہو یا
زیادہ لیکن سنت ہی اور روزہ مستحب صحیح نہین ہی اُس شخص سے جسکے ذمہ پر روزہ واجب ہو مگر جو
قادر نہو واجب پر کہ اُس وقت مین جائز ہوگا فقط

تمت

نام کتاب	قیمت
زاد النجاۃ اُردو مصنفہ جناب	
...ی مقرب علی صاحب جلد دوم	عکا ۴ر
...س علویہ اُردو مصنفہ مولوی	
...ید علی صاحب رح جلد اول	عمہ ۴ر
جلد دوم	عکا
...خصائص حسینیہ اُردو	۱۲ر
...المصائب حصہ سوم و چہارم	۱۲ر
...س الابرار ترجمہ اُردو جلد عاشر	
...الانوار حالات جناب سیدہ	عہ
...س الابرار ترجمہ اُردو جلد	
...شرح بحار الانوار حالات جناب	
...حسن ع	عمہ ۸ر
...ائب الابرار ترجمہ اُردو جلد	
...شرح بحار الانوار کمیاب	للعہ
...صفین و نہروان اُردو	عہ
...ظرہ کلیمیہ	۸عہ
...ضۃ الاحکام جلد طہارت	
...یہ شاہی کاغذ اروی مجلد	۱۲ر
...ضۃ الاحکام کتاب المیراث	
...مطبوعہ شاہی کاغذ اروی واز	
...فرقدرے ناقص	۱۰ر
...سالہ غیبت مطبوعہ شاہی	
...غذ اروی	۴ر
...ال قول مطبوعہ شاہی	۳ر

نام کتاب	قیمت
رسالہ شکیات نماز مطبوعہ شاہی	
مصنفہ آخوند ملا محمد باقر مجلسی رح	۴ر
رسالہ وسیلۃ النجاۃ در ادعیہ و اعمال	
مطبوعہ شاہی	۸ر
میر ایساغوجی مطبوعہ شاہی	۴ر
نار حاطمہ القاصد احراق بیت فاطمہ	۸ر
ترجمہ اُردو جلاء العیون ہر دو جلد	
کامل	لے ر
ترجمہ اُردو حیات القلوب کامل	عہ
تاریخ الانبیا جلد اول	عکا
الیضاً جلد دوم	عمہ ۸ر
الیضاً جلد سوم	عکا
...جناس الجناس ملقب بہ مرصع	
مفتی سید محمد عباس مرحوم	۶ر
دعاے سباسب ماثور از امام اثنا عشر	
برای دفع اعدا بسیار مجرب است	
و نیز دعاے مشلول	۴ر
دعاے جوشن کبیر و صغیر بازو بندی	۳ر
دعاے حفاظت طاعون بازو بندی	۰ر
صحیفۂ علویہ مجلد	عمہ ۴ر
حفظ المناقب مناظرہ مین بجواب...	عہ
سیار الکلام ۔ ایضاً	عہ
روض الصادقین جلد دوم مصنفہ	
میر ظفر مہدی صاحب	عکا

نام کتاب	قیمت
تصحیح الاعمال	۴ر
دعاے حرز ابو دجانہ بازو بندی	۰ر
دعاے حرز جواد بازو بندی	۰ر
دعاے حرز ام الصبیان	۰ر
تحفۃ العوام اُردو کی مشہور کتاب	۱۲ر
رمی الجمرات اُردو بجواب آیات	
بینات جلد اول	عمہ ۴ر
الیضاً جلد دوم	عمہ ۱۲ر
الیضاً جلد سوم	۱۲ر
سواء السبیل اُردو مناظرہ مین	
مشہور کتاب ہے	عہ
انوار الہدی مصنفہ مولوی شیخ احمد	
صاحب مرحوم	عہ
صحیفۂ کاملہ بخط جلی	۱۲ر
زاد المعاد مترجم اوراد و وظائف	
مین عمدہ کتاب ہے	لے ر
تفسیر امام حسن عسکری	عکا
نزہۃ اثنا عشریہ جلد اول	عکا
ذوالفقار حیدر جلد اول	عہ
الیضاً جلد سوم	۴ر
بعد محمد ہندی	ار
ادعیۂ ماثورہ مصنفہ جناب آقا	
مولوی سید ذاکر حسین صاحب قبلہ	
طبع جدید	عمہ

مقباس المصابیح

یہ کتاب ملا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ کی اعمال شب و روز مین نہایت عمدہ اور قابل قدر کتاب ہی جو حضرات ادعیہ و
اعمال کا شوق رکھتے ہین اُنکے واسطے یہی کتاب ایسی ہی کہ جو اُنکے تمام اوقات کو استیعاب کرکے اُنکے لیے ہر ہر لمحہ
کے عوض مین ایک ایک خزانہ بسبب یاد خدا کے جمع کرادیگی جن مین ہر ہر خزانہ تمام دنیا اور ما فیہا سے بہتر ہوگا اس کتاب
کے نسخ تمام ہندوستان مین نہایت کمیاب ہین لہذا ہم ارادہ کرتے ہین کہ اسکو بعون اللہ تعالی طبع کرادین تقطیع
اسکی ۲۰×۲۶ رکھی جائیگی تخمیناً بارہ جزو مین ختم ہوگی قیمت بنظر کفایت صرف ۸؍ ہوگی اور محصول ڈاک ہر حالت مین
بذمہ خریدار رہیگا لہذا حضرات مومنین کی خدمات عالیات مین التماس ہی کہ اسکی خریداری کی درخواستین روانہ فرمادین
اگر سو درخواستین تک بھی ہمارے پاس جمع ہوجائینگی تو انشاء اللہ تعالی دو ماہ کے اندر ہم کتاب تیار کرکے شائقین
کی خدمت مین حاضر کردینگے

ادعیہ ماثورہ

مومنین بالیقین پر مخفی نرہے کہ فی الحال یہ نایاب مجموعہ دعاؤن کا نہایت کوشش و جانکاہی سے بصرف زر کثیر
طبع کیا گیا ہی جسکو جناب مستطاب عالم جلیل فاضل نبیل حاوی فروع و اصول جامع معقول و منقول ماہر علوم
واقف فنون شرعیہ جناب مولانا و مقتدانا مولوی سید ذاکر حسین صاحب مدظلہ العالی ابن العلامہ حجۃ الثقلین آقا
حامد حسین فردوس مآب طاب ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ نے تالیف فرماکر یہی تالیف اُسکا میرے نام ہبہ کردیا اور اُسکو بحضور
شریعت مدار آیۃ اللہ فی العالمین وحجۃ علی الجاحدین صدر المحققین نجم الملۃ والدین حضرت قبلہ و کعبہ آقا السید ناصر حسین
صاحب ادام اللہ ظلہم العالی علی رؤس الموالی بتمامہ اول سے آخر تک ملاحظہ فرما چکے ہین اس مین اعمال عاشورا و
اعمال اربعین و اعمال اکثر اعیاد متبرکہ و اعمال ایام و لیالی متبرکہ مخصوصہ و ادعیہ ساعات دوازدہ گانہ و ادعیہ ایام ہفتہ
و اعمال ماہ ہاے اثنا عشر و ادعیہ تواریخ ہر ماہ و اکثر ادعیہ مبارکہ مشہورہ و اعمال ضروری موجود ہین مگر باوجود ان محاسن
کثیرہ کے قیمت بھی بہت کم کردی گئی ہی یعنی بجاے ۱۲؍ کے اب صرف ۸؍ محصول ڈاک کے علاوہ قیمت رکھی گئی ہی حضرات
مومنین بہت جلد اس گوہر گران بہا کو ہاتھون ہاتھ خرید فرماوین تاکہ ایکی مرتبہ اس مبارک کتاب کو طبع ثانی کے بعد اعلی
صورت مین پیش کرون

المشتہر

سید یحیی علی داروغہ سرکار شریعت مدار آیۃ اللہ فی العالمین وحجۃ علی الجاحدین سلطان الفقہاء والمتکلمین یعسوب العلماء والمتعلمین
صدر المحققین نجم الملۃ والدین ابو الفضل حضرت قبلہ و کعبہ آقا السید ناصر حسین صاحب ادام اللہ ظلہم العالی لکھنؤ نخاس جدید